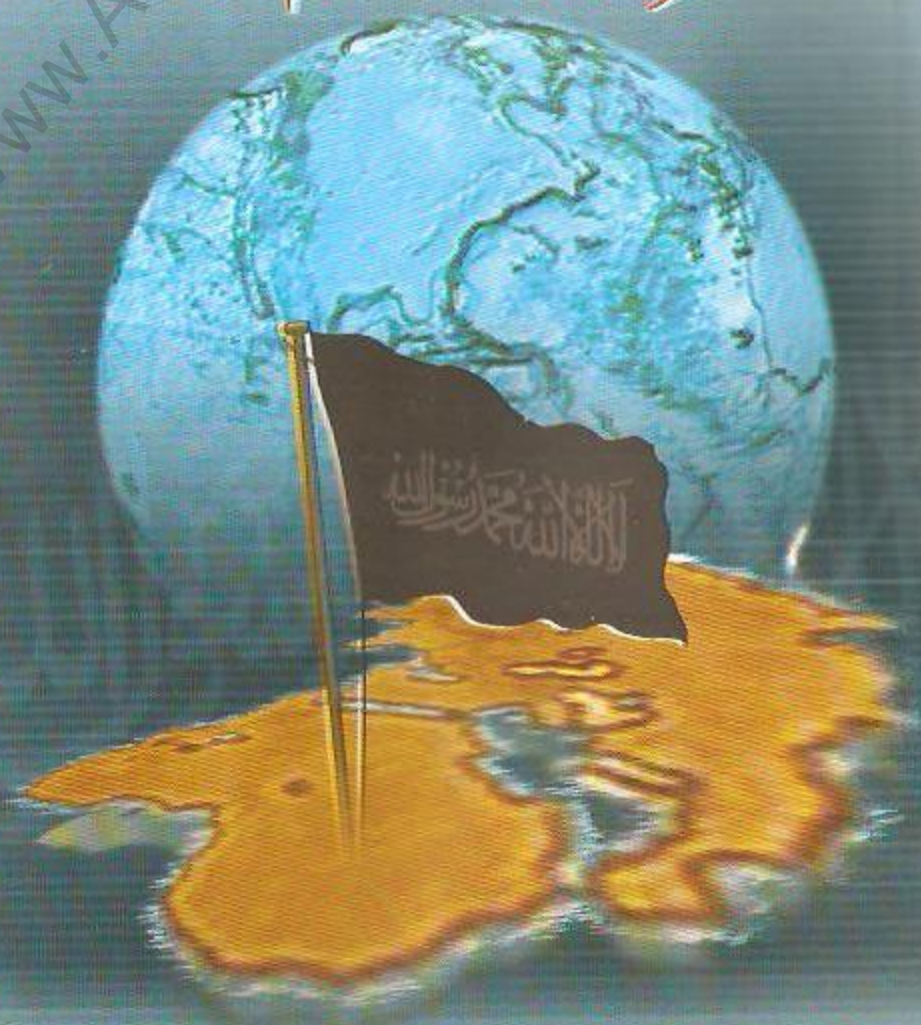


تیسری جنگ عظیم اور دجال



تالیف مولانا عاصم عمر



تیسری جنگ عظیم اور جال

جدید نظر ثانی اضافہ شدہ ایڈیشن

تالیف
مولانا عاصم عمر

ناشر

الغازی ویلفئیر ٹرسٹ
باغ آزاد کشمیر

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

- کتاب کا نام
- از قلم
- ناشر
- طبع پنجم
- تعداد
- تیسری جنگ عظیم اور دجال
- مولانا عاصم عمر
- الغازی ویلفیئر ٹرسٹ باغ آزاد کشمیر
- اکتوبر 2006
- 2200

ملنے کے پتے

- مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر
- ٹی گارڈن ہوٹل بالائی منزل نزد سول ہسپتال شنکھاری مانسہرہ فون: 0997-531319
- اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید راولپنڈی فون: 051-4847585
- جامعہ خالد بن ولید شمس کالونی کوثرہ موڈ اسلام آباد فون: 051-5465438
- حافظ کتب خانہ نزد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
- مدنی کتب خانہ نزد مدنی مسجد مانسہرہ
- لاٹانی اسٹیشنرز کالج روڈ کپہال ایبٹ آباد
- جامع مسجد مصطفیٰ ہارون آباد اسٹاپ نزد بابر کا ناشر شاہ روڈ کراچی فون: 021-2574455
- اسلامی کتب خانہ جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی فون: 021-4927159
- مکتبہ لدھیانوی سلام کتب مارکیٹ جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
- مدنی کتب خانہ تبلیغی مرکز مدنی مسجد کراچی

آپ کی رائے اور مشورے کیلئے

انتساب

ان اسیروں کے نام جنہوں نے وجالی قوتوں کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا اور مشرق سے مغرب تک، شمال سے جنوب تک کفر کے تمام زندانوں کو آباد کیا اور آنکھوں دیکھی آگ کا انتخاب کر کے، اللہ کی جتنوں کے حقدار بن گئے، اور وہ ہم سب کی دھڑکنوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔

ان ماؤں کے نام جنہوں نے محمد عربی ﷺ کا دین بچانے کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اللہ کے راستے میں پیش کر دیا۔

ان بہنوں کے نام جنکے سہاگوں سے زندانوں میں تکبیر کی صدائیں گونجیں۔ شہداء کے ان بچوں کے نام جنہوں نے امت کے بچوں کی خاطر اپنے ”ابو“ کی جدائی برداشت کر کے خود ”یتیمی“ کو گلے لگا لیا۔



تقریظ

حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين الصطفى اما بعد

محترم و مکرم حضرت مولانا عاصم عمر صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) کی گرانقدر زرین تالیف ”تیسری جنگِ عظیم اور دجال“ کے اہم چیدہ چیدہ موضوعات کے مطالعہ سے دل و دماغ منور و معطر ہوئے ایمانی احساسات میں ایک عجیب حرارت محسوس ہوئی۔ دل سے بے اختیار دعا میں نکلیں۔ رب العالمین حضرت مولانا عاصم عمر صاحب کی اس عظیم علمی، تحقیقی، محنت و مشقت کو شرف پذیرائی عطا فرما کر اس کا صلہ مولانا موصوف کو دارین میں عطا فرمائے۔ اور فرزندانِ توحید کو اس بیش بہا، روح پرور کتاب سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

آج جبکہ ظلم و استبداد، جبر و ستم، وحشیانہ بربریت کے علمبرداروں اور انسانیت کے خونخواروں نے تمام عالمِ اسلام کو نمرودی آتشکدہ بنا دیا ہے۔ حسنِ انسانیت، رحمۃ للعالمین ﷺ کی امت مرحومہ پر چاروں طرف سے آگ برسا رہی ہیں اور تمام سربراہانِ مملکت خاموش تماشاویوں کی طرح یہ انسانیت سوز درندگی دیکھ رہے ہیں۔ ایسے مایوس کن جانگداز ماحول میں مولانا موصوف کی یہ مایہ ناز کتاب عامۃ المسلمین کے لئے عموماً اور شیدائیانِ جہاد اور سرفروشانِ اسلام کے لئے خصوصاً حوصلہ افزائی کا موثر علاج ہے۔

بإشاء اللہ قرآن و سنت اور اقوالِ سلف و صالحین کی روشنی میں نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خروجِ حضرت مہدی اور خروجِ دجال کے اہم موضوعات کو نہایت ہی دلکش، روح پرور جامع محققانہ انداز میں ذکر فرمایا ہے۔ اور موجود دشمنانِ اسلام کے دجل و فریب کو دجالی فتنوں کے تناظر میں بے حاصل تہمروں کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

یقیناً مولانا موصوف نے پوری جانفشانی اور عرق ریزی سے ان علمی تحقیقی جواہر پاروں کو حدیث، سیرت و تاریخ کے مستند مصادر و مراجع کے ہزار ہا صفحات سے جمع فرما کر پورے ربط و ضبط کے ساتھ زیب قرطاس فرما کر علمی دنیا کو ایک انمول تحفہ پیش کر دیا ہے۔ آخر میں جہاد کی فضیلت و اہمیت اور مجاہدین کے کارنامہ ہائے نمایاں کو سراہا ہے۔ اور اہل اسلام کو یاس و ناامیدی کے مہلک جراثیم سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بے لوث، للہی مساعی، جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین
واللہ تعالیٰ من وراء القصد وهو یجزی المحسنین.
کتبہ: شیر علی شاہ خادم طلبہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا فضل محمد صاحب استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

محترم جناب مولانا عاصم صاحب مدظلہ مجاہدین کے جانے پہچانے خطیب اور عملی جہاد میں شریک پر عزم نوجوان مجاہد ہیں۔ انھوں نے حضور اکرم ﷺ کی پیش گوئیوں کو اکٹھا کیا ہے جو حضرت محمد ﷺ نے قیامت تک آنے والے واقعات سے متعلق فرمائی ہیں۔ مولانا نے ان تمام پیش گوئیوں کو بہت ہی اچھے انداز میں جمع کیا ہے اور پھر ان پیش گوئیوں کی روشنی میں موجودہ دنیا اور اس میں رونما ہونے والے واقعات پر گہری نگاہ ڈالی ہے اور پھر امت کے ہر صاحب دل مرد و خواتین اور چھوٹوں بڑوں کے دلوں کو جھنجھوڑا ہے۔ خواب غفلت میں پڑے ہوئے مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کی ہے۔ اور انکو میدان جہاد کی طرف آنے کی پوری پوری دعوت دی ہے۔ اور مستقبل کے تمام خطرات سے ان کو آگاہ کیا ہے۔

اس وقت مسلمانوں کو ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی۔ میرے خیال میں یہ کتاب انشاء اللہ تمام مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ میں نے اس کتاب کے چند مقامات کو سرسری نظر سے دیکھا ہے۔ پیش گوئیوں کا معاملہ بہت نازک ہے۔ کیونکہ اس کو واقعات پر چسپاں کرنا آسان کام نہیں ہے۔ مولانا عاصم صاحب نے پیش گوئیوں کا ایک بڑا ذخیرہ اکٹھا کیا ہے۔ امید ہے کہ مولانا نے اس میں احتیاط سیکام لیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو ہر خاص و عام کے لئے مفید بنائے اور خود مؤلف کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین یا رب العالمین

فضل محمد بن نور محمد یوسف زئی استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۲۵ھ اذوالقعدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گزارشات برائے مطالعہ کتاب

اس موضوع کا حق تو یہ تھا کہ اس پر علماء کبار کی ایک مجلس موجودہ دور کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے تحقیقی کام کرتی، اور حدیثوں کی چھان پھٹک کرتی۔ ہمارے اسلاف نے اس موضوع پر بہت کچھ تحقیق کی ہے، تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مواد کو عوام کے سامنے لایا جائے۔

اس موضوع پر لکھنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ غافل مسلمانوں کو حالات کی نزاکت کا احساس دلایا جائے، مایوس نوجوانوں کے دلوں میں امید کی کرنیں جگائی جائیں اور ان کو ابھی سے آنے والے حالات کے لئے تیار کیا جائے۔ اسی مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس باب میں ان حالات پر کھل کر بحث کی گئی ہے جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ اپنی امت کو بار بار ڈرایا کرتے تھے۔

تاہم اسلاف کی اتباع کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ حدیث کو کھینچ تان کر حالات کے موافق نہ ڈھالا جائے بلکہ حدیث کی تشریح میں صرف انہی حالات کو بیان کیا جائے جو اب بالکل واضح ہو چکے ہیں۔

اس کے باوجود یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ یہ وہی حالات ہوں جو حدیث میں بیان کئے گئے ہیں، بلکہ اس کے علاوہ بھی کچھ اور صورت حال ہو سکتی ہے۔ اور احادیث میں بیان کردہ حالات جو ابھی واضح نہیں ہیں ان کو زیادہ جھینڑ چھاڑ سے گریز کیا گیا ہے۔

کتاب میں بیان کردہ احادیث کے حوالے سے اس بات کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ تمام احادیث کی تخریج کی جائے، چنانچہ بہت حد تک اس کو مکمل کیا ہے، اس کے باوجود اگر اہل علم حضرات کسی حدیث کے بارے میں کوئی تحقیق رکھتے ہوں تو براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔ نیز اگر کسی حدیث کی تخریج کہیں اور نہیں مل سکی تو وہاں مرجع کا حوالہ دیا ہے، اس میں مزید تحقیق کرنا علماء حدیث کا کام ہے۔

بعض جگہ ضعیف حدیث کو صرف اس لئے نقل کیا گیا ہے کہ عوام کے سامنے جب مختلف احادیث آئیں تو وہ سمجھ سکیں کہ کون سا بیان مستند ہے۔ کیونکہ ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ اس بارے میں ایک صحیح حدیث اگر کسی سے بیان کی جائے تو وہ اسکے مقابلے میں دوسری حدیث سناتا ہے۔ جسکی وجہ سے لوگوں کے ذہن میں صورت حال مکمل واضح نہیں ہو پاتی۔

ان احادیث کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ خروج مہدی اور دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کبھی تو تمام حالات کو مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے اور کبھی تفصیل بیان کی اور کبھی بہت زیادہ تفصیل بیان کی ہے۔ جس چیز کے بارے میں صحابہ نے سوال کیا ہے آپ نے بعض مرتبہ اسی کا جواب دینے پر اکتفا فرمایا۔ جس کی وجہ سے بعض مرتبہ احادیث میں تضاد محسوس ہوتا ہے حالانکہ درحقیقت وہاں تضاد نہیں ہوتا۔

آپ ﷺ نے حضرت مہدی کے خروج کے سال کو متعین نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی حضرت مہدی اور دجال کے باب میں واقعات کو ترتیب وار بیان فرمایا ہے۔ اس لئے اپنی طرف سے واقعات کو ترتیب وار بیان کرنا اور پھر اس کو لوگوں کے سامنے اس طرح سنانا گویا نبی کریم ﷺ نے اس کو اسی ترتیب کے ساتھ بیان فرمایا ہے بالکل مناسب نہیں۔

البتہ کچھ نشانیاں آپ ﷺ نے خود اس طرح بیان فرمائیں جن سے بعض واقعات کی ترتیب کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کتاب میں کہیں کوئی ترتیب قائم کی گئی ہے تو وہ صرف ایک امکان ہے لہذا اس کو کسی سے بیان کرتے وقت اس بات کی وضاحت ضرور کر دینی چاہئے۔

اسی طرح جب ہم مختلف لشکروں کے بارے میں حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ تم رومیوں سے جنگ کرو گے اللہ تمہیں فتح دیدیگا پھر تم قسطنطنیہ فتح کرو گے۔ کہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا لشکر دمشق میں ہوگا، تم ہندوستان کے خلاف جہاد کرو گے، بیت المقدس میں تمہارا محاصرہ کیا جائے گا، تم فرات کے کنارے قتال کرو گے۔ جب پڑھنے والا یہ دیکھتا ہے کہ یہ لشکر کبھی قسطنطنیہ میں ہے تو کبھی ہندوستان میں جہاد کر رہا ہے، پھر وہ اپنے ذہن سے ان میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حالانکہ نبی کریم ﷺ نے مختلف مجلسوں میں مختلف لشکروں کے بارے میں ذکر فرمایا ہے۔ ضروری نہیں کہ ساری فتوحات ایک بار میں ہی ہو جائیں، اور ایک ہی لشکر کے ہاتھوں ہو جائیں۔ اس کتاب میں اس صورت حال کو وضاحت کے ساتھ سمجھانے کی ایک ادنیٰ کوشش کی گئی ہے

جس سے صورت حال کافی حد تک واضح ہو جاتی ہے۔ نیز خاص خاص مقامات کے نقشے کتاب میں دئے گئے ہیں تاکہ قارئین نقوش کے ذریعے مزید آسانی کے ساتھ واقعات کو ذہن نشین کر لیں۔

چونکہ محدثین نے احادیث میں بیان کردہ الفاظ کو صرف انکے حقیقی معنی میں ہی مراد نہیں لیا ہے بلکہ مجاز کا احتمال بھی وہاں بیان کیا ہے۔ سو اس کتاب میں بھی اسی مسلک کو اختیار کیا گیا ہے۔ خصوصاً ان جگہوں پر تو مجاز ہی کو ترجیح دی ہے جہاں قرآن خود مجاز کی جانب اشارہ کر رہے ہیں۔

دجال کے بیان کا حق یہ ہے کہ اس کو سننے والا اور پڑھنے والا خوف میں مبتلا ہو جائے۔ اس فتنہ کو سن کر خوف میں مبتلا ہونا ایمان کی علامت ہے۔ سو ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ احادیث میں بیان کی جانے والی دجال کی قوت کو موجودہ حالات کی روشنی میں سمجھا جائے تاکہ فتنہ کی اس ہیبت اور ہمہ گیریت کا اندازہ ہو سکے، جس کو آپ ﷺ بار بار بیان فرمایا کرتے تھے۔

اس کتاب کو ضخامت سے بچانے کے لئے بعض جگہ اختصار سے کام لیا گیا ہے، اس لئے مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات مزید مطالعہ کے لئے متعلقہ کتابوں سے رجوع کر سکتے ہیں۔ جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے انکے حوالے کتاب کے آخر میں میں دئے ہیں۔

اس مواد کو جمع کرنے اور احادیث کی تخریج میں کچھ انتہائی عزیزوں نے بہت زیادہ تعاون کیا ہے اور انہی کی محنت اور دعاؤں کی وجہ سے یہ مواد آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ لہذا آپ جب بھی اپنے لئے فتنہ دجال سے حفاظت کی دعا کریں تو ہم سب کو ضرور یاد فرمالیا کریں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اسکو تمام ایمان والوں کے لئے نفع کا ذریعہ بنائے اور اپنی بارگاہ میں اس کو قبول فرمائے۔ اور، ہم سب کو فتنہ دجال سے بچائے۔ آمین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

طبع پنجم

تمام تعریفیں اس پروردگار کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے تمام معاملات کو چلاتا ہے اور جو اس نظام کو چلانے میں کسی کا محتاج نہیں۔ اور درود و سلام ہو ان نبی آخر الزماں، محمد عربی ﷺ پر جنکو دنیا میں اسلئے بھیجا گیا کہ وہ تمام دنیا سے جاہلی تہذیبوں کو مناکر اسلامی تہذیب کا بول بالا کریں اور جسکے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ اور نور کی بارشیں ہوں ان پاک ہستیوں پر جنہوں نے اس مشن میں، امام انسانیت، رحمۃ اللعالمین ﷺ کا ساتھ دیا اور اپنے امام و قائد کے حکم پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اور رحمتیں نازل ہوں ان علماء حق پر جو اسلام کے اس شجر کو ہر دور میں اپنے خون سے سیراب کرتے رہے، نیز بادشاہ حقیقی کی مدد و نصرت ہو ان مجاہدین پر جو علماء حق کی قیادت میں، اپنے جگر کا لہو جلا کر، فرعونوں کے خوف سے ٹھٹھکی امت کو حرارت بخش رہے ہیں اور امت کو عزت سے جینے اور مرنے کا طریقہ سکھلا رہے ہیں۔ اور تباہی و بربادی ہو ان تمام لوگوں پر جو اسلام اور مجاہدین اسلام کے خلاف سازشوں میں شریک ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے طبع چہارم کے بعد طبع پنجم آپکے ہاتھوں میں ہے۔ بہت سے دوستوں نے کتاب کی تشہیر و تقسیم میں دل و جان سے محنت کی ہے۔ اس غریب کے پاس انکے لئے اس سے بہتر کوئی اور کلمہ نہیں کہ سچا خدا ان دوستوں کو جھوٹے اور کانے خدا کے فتنے سے بچا کر اپنے مقرب بندوں میں شامل فرمادے۔ آمین

حالات جس تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں اور دجال کے ایجنٹ جس یکسوئی کے ساتھ امت محمدیہ ﷺ پر یلغاریں کر رہے ہیں، ایسے وقت میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ دشمنوں کی مکاریوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا رہے۔ محمد عربی ﷺ کے وارثوں پر یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی تقریروں میں ان موضوعات پر گفتگو کریں جنکو بیان کرنا ان پر فرض ہے اور بیان نہ کرنا کتمان حق (حق کو چھپانے) کے زمرے میں آتا ہے، جو کہ اللہ کے نزدیک سنگین جرم اور باعث

اعت ہے۔ اسی طرح اہل قلم حضرات رسالوں، کتابچوں اور پمفلٹ کے ذریعے باطل تو توں کی سازشوں کو بے نقاب کریں اور عام مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کتابوں اور پمفلٹوں کو عوام میں خوب پھیلائیں۔ گھروں میں بھی انکی تشہیر کی جائے۔

حق کو بیان کرنے میں کسی کی ناراضگی یا ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے خواہ سامنے جابر بادشاہ ہو یا کوئی اپنا ہم مسلک یا رشتہ دار۔ عوام تو عوام آجکل خواص بھی بعض دفعہ اس لئے حق کو چھپا جاتے ہیں کہ اس کو بیان کرنے سے انکے ہم مسلک یا حکمران وقت ناراض ہو جائیں گے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کی ناراضگی تمام بادشاہوں، تمام حکمرانوں اور تمام ہم مسلکوں سے زیادہ سخت ہے۔ ہر مسلمان کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ وہ دجال کے فتنے کا شکار ہو جائے اور اسکو خبر تک نہ ہو یا وہ حضرت مہدی کے لشکر میں شامل ہونے یا اسکی مدد سے محروم رہ جائے اور لشکر دور نکل چکا ہو۔ یہ عاجز احادیث کے مطالعے اور دنیا کے حالات دیکھنے کے بعد یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہے کہ حضرت مہدی کے خروج کے بعد بھی بہت سے مسلمانوں کو خبر تک نہیں ہوگی کہ جہاد کی قیادت خود حضرت مہدی سنبھال چکے ہیں۔ بلکہ لوگ اس وقت بھی مجاہدین کے جہاد کو اسی نظر سے دیکھ رہے ہوں گے جس نظر سے میڈیا انکو دکھا رہا ہوگا۔ ہر طبقے اور ملک فکر کی رائے اپنی سوچ کے مطابق ہوگی، سوائے ان لوگوں کے جنکے دل حق کو قبول کرنے میں دیر نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو اس دین کے لئے جینے اور مرنے والا بنادے اور دنیا کے تمام خداؤں کا باغی بنا کر صرف اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ شامل فرمادے۔ خواہ اسکے لئے تن، من، دھن سب کچھ قربان کرنا پڑے۔ آمین

عاصم عمر



فہرست

- ۵ • انتساب
- ۶ • تقریظ
- حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی
- استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
- ۸ • تقریظ
- حضرت مولانا فضل محمد صاحب مدظلہ العالی
- استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
- ۹ • گذارشات
- ۱۲ • پیش لفظ دوسرا ایڈیشن
- ۱۴ • فہرست
- ۲۰ • مقدمہ

پہلا باب

- ۲۶ • نبی کریم ﷺ کی پیشین گوئیوں اور حضرت مہدی کے بیان میں
- ۲۶ • حضرت مہدی کا نسب
- ۲۷ • حضرت مہدی سے پہلے دنیا کے حالات
- ۲۷ • مدینہ منورہ سے آگ کا نکلنا
- ۲۸ • سرخ آندھی اور زمین کے دھنس جانے کا عذاب
- ۲۹ • پہلی امتوں کی روش اختیار کرنا

- ۳۰ • مساجد کو سجانے کا بیان
- ۳۲ • سود کا عام ہو جانا
- ۳۲ • منافع بھی قرآن پڑھے گا
- ۳۲ • سب سے پہلے خلافت ٹوٹے گی
- ۳۵ • دجال کی آمد کا انکار
- ۳۵ • علماء کے قتل کا بیان
- ۳۷ • فاج کا بیان
- ۳۷ • وقت کا تیزی سے گزرنا
- ۳۸ • چاند میں اختلاف ہونا
- ۳۸ • جدید ٹیکنالوجی کی پیشن گوئی
- ۳۹ • ہر قوم کا حکمراں منافع ہوگا
- ۳۹ • پانچ جنگِ عظیم
- ۴۰ • فتنوں کا بیان
- ۴۱ • فتنے میں مبتلا ہونے کی پہچان
- ۴۲ • فتنوں کے وقت بہترین شخص
- ۴۳ • دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے بھاگ جانے کا بیان
- ۴۶ • کیا جہاد بند ہو جائے گا؟
- ۴۸ • مسلم ممالک کی اقتصادی ناکہ بندی
- ۴۹ • عرب کی بحری ناکہ بندی
- ۵۰ • مدینہ منورہ کا محاصرہ
- ۵۱ • اہل یمن اور اہل شام کے لئے دعا
- ۵۱ • مختلف علاقوں کی خرابی کا بیان
- ۵۵ • عراق پر قبضے کی پیشن گوئی
- ۵۵ • شام اور یمن کے بارے میں چند روایات
- ۵۶ • دریائے فرات پر جنگ
- ۵۸ • دریائے فرات اور موجودہ صورتِ حال

- ۵۹ • خروج مہدی کی نشانیاں
- ۵۹ • حج کے موقع پر منیٰ میں قتل عام
- ۶۱ • رمضان میں آواز کا ہونا
- ۶۳ • خروج مہدی
- ۶۵ • سفیانی کون ہے؟
- ۶۶ • نفس زکیہ کی شہادت
- ۶۸ • آپ ﷺ کی پیشین گوئیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں
- ۶۹ • جنگِ عظیم میں مسلمانوں کا ہیڈ کوارٹر
- ۶۹ • حضرت مہدی کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگیں
- ۷۰ • رومیوں سے صلح اور جنگ
- ۷۱ • جنگِ ائماق (یا دابق) اور اسکے فضائل
- ۷۳ • دابق کا جغرافیہ اور موسم
- ۷۴ • تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں
- ۷۵ • فدائی جنگ..... تاریخ انسانی کی خطرناک ترین جنگ
- ۷۷ • کیا جنگیں صرف تلواروں سے ہونگی؟
- ۷۹ • افغانستان کا بیان
- ۸۲ • عالمِ عرب کی امارت کا حقدار کون؟
- ۸۶ • مجاہدین بھارت کو فتح کریں گے
- ۹۰ • اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد
- ۹۲ • ہندستان کے بارے میں پیشین گوئیاں
- ۹۲ • صوبہ سرحد اور قبائل
- ۹۵ • جنگِ عظیم میں مسلمانوں کی پناہ گاہ
- ۹۷ • مجاہدین کے نعروں سے ویٹی کن سٹی کا فتح ہونا
- ۹۸ • کیا اسرائیل تباہ ہو جائے گا؟
- ۱۰۱ • کافروں کے جدید بحری بیڑے۔ مقاصد کیا ہیں؟
- ۱۰۴ • برمودا ٹکون کیا ہے؟



- دوسرا باب
- دجال کا بیان
- دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ
- نبوت کا دعویدار بُش کذاب
- فتنہ دجال احادیث کی روشنی میں
- دجال سے پہلے دنیا کی حالت
- دجال کا حلیہ
- دجال کا فتنہ بہت وسیع ہوگا
- پانی پر جنگ اور دجال
- چشموں کا میٹھا پانی اور ٹیسلے منرل واٹر
- دجال کہاں سے نکلے گا؟
- عراق کے بارے میں ایک حیران کن روایت
- دجال سے تمیم داری کی ملاقات
- دجال کے سوالات اور موجودہ صورتِ حال
- بیسان کے باغات
- بحیرہ طبریہ تاریخی اور جغرافیائی اہمیت
- بحیرہ طبریہ اور موجودہ صورتِ حال
- زُغر کا چشمہ
- گولان کی پہاڑیوں کی جغرافیائی اہمیت
- دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوگا
- حدیثِ نوّاس ابن سمعان
- کیا وقتِ قہم جائے گا؟
- ابنِ صیّا کا بیان
- کیا ابنِ صیّا دجال تھا؟
- اولادِ آزمائش ہے
- دجال کا معاشی پہلو

- دجال کی سواری اور اسکی رفتار ۱۳۵
- دجال کا قتل اور انسانیت کے دشمنوں کا خاتمہ ۱۳۹
- دجال کا دجل و فریب ۱۵۹
- حضرت مہدی کے خلاف ممکنہ ابلیسی سازشیں ۱۶۰
- دجال کے لئے عالمی اداروں کی تیاریاں ۱۶۱
- دجال اور غذائی مواد ۱۶۲
- کاشت کار بمقابلہ دجال ۱۶۳
- عالمی ادارہ صحت ۱۶۳
- معدنی وسائل ۱۶۸
- دولت کا ارتکاز ۱۶۹
- عالمی بینک اور آئی ایم ایف ۱۷۰
- عالمی ادارہ تجارت W.T.O ۱۷۰
- افرادی وسائل ۱۷۰
- دجال اور عسکری قوت ۱۷۰
- پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور سائنسداں ۱۷۱
- عالمی برادری ۱۷۲
- عالمی امن ۱۷۲
- پاک بھارت دوستی ۱۷۳
- پاک اسرائیل دوستی ۱۷۵
- دجال اور جادو ۱۷۶
- میڈیا کی جنگ ۱۷۶
- موجودہ دور اور صحافیوں کی ذمہ داری ۱۷۷
- ہالی وڈ ۱۷۹
- نجکاری ۱۷۹
- پیناگون ۱۸۲
- وائٹ ہاؤس ۱۸۲

- ۱۸۲ • نیو
- ۱۸۳ • خاندانی منصوبہ بندی
- ۱۸۳ • ناسا
- ۱۸۴ • موجودہ حالات اور اسلامی تحریکات
- ۱۸۵ • جہادِ فلسطین
- ۱۸۸ • جہادِ افغانستان
- ۱۹۳ • جہادِ عراق
- ۱۹۴ • جہادِ چینیا
- ۱۹۵ • جہادِ فلپائن
- ۱۹۵ • جہادِ کشمیر
- ۱۹۷ • لہو ہمارا بھلا نہ دینا
- ۲۰۱ • نازک حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داری
- ۲۰۲ • خلاصہ واقعاتِ احادیث
- ۲۰۲ • خروجِ مہدی سے قریب ترین واقعات
- ۲۰۲ • جنگِ عظیم کے مختلف محاذ
- ۲۰۵ • عرب کا محاذ
- ۲۰۶ • ہندوستان کا محاذ
- ۲۰۶ • دجال کا ذکر قرآن میں
- ۲۰۷ • فتنہ دجال اور ایمان کی حفاظت
- ۲۱۱ • فتنہ دجال اور خواتین کی ذمہ داری
- ۲۱۵ • فہرست حوالہ جات ماخذ و مصادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

۱ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

تاریخ عالم میں ایسا بارہا ہوتا رہا ہے کہ اپنے وقت کی طاقتور قومیں کمزور قوموں کو فتح کر کے انکو اپنا غلام بناتی رہی ہیں۔ لیکن جیسے جیسے فاتح قوموں کی طاقت کا سورج ڈھلتا جاتا تھا۔ ویسے ہی غلامی کی زنجیریں بھی ڈھیلی پڑتی جاتی تھیں۔ لیکن دور جدید میں طاقتور قومیں کمزور قوموں کو بغیر انکے علاقے فتح کئے ہی اپنا غلام بنالیتی ہیں، اور یہ غلامی اتنی بدترین ہوتی ہے کہ فاتح قوم کے مٹ جانے کے بعد بھی، جوں کی توں باقی رہتی ہے۔

اگر دیکھا جائے تو جسمانی غلامی اتنی نقصان دہ اور معیوب نہیں جتنی کہ ذہنی غلامی ہے۔ کیونکہ اگر کسی قوم کی فکر اور سوچ آزاد ہو تو وہ کبھی بھی شکست تسلیم نہیں کرتی، اور موقع پاتے ہی خود کو آزاد کرالیا کرتی ہے۔ جبکہ کسی قوم کا ذہنی غلامی میں مبتلا ہو جانا اسکے اندر سے سوچنے تک کی صلاحیت کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے۔

ذہنی غلامی کا شکار قومیں نہ تو اپنے ذہن سے سوچتی ہیں اور نہ ہی حالات کو اپنی نظروں سے دیکھتی ہیں بلکہ انکے آقا جس طرف چاہتے ہیں انکی سوچوں کا رخ موڑ دیتے ہیں، پھر اس پر ستم بالائے ستم کہ یہ بے چارے غلام یہی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم آزاد سوچ کے مالک ہیں۔

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں مسلمانوں پر نازک سے نازک حالات آئے۔ آقائے مدنی کے وصال کے فوراً بعد اٹھنے والا ارتداد کا فتنہ کوئی معمولی فتنہ نہ تھا۔ اگر اسلام کے بجائے دنیا کا کوئی اور مذہب ہوتا تو اس کا نام بھی باقی نہ رہتا۔ لیکن اس خطرناک فتنے سے مسلمان رخصت ہو کر نکلا۔

1258 میں فتنہ تاتار درحقیقت ساری دنیا سے مسلمانوں کا وجود مٹا دینے کی سازش تھی۔ تاتاری ایک کے بعد ایک مسلم علاقہ فتح کرتے جاتے تھے، یوں لگتا تھا کہ اس تباہی مچاتے سیلاب کو اب کوئی نہیں روک سکے گا۔ کیونکہ کسی قوم کے لئے اس سے بڑی مایوسی اور خوف کی بات کیا ہوگی کہ اس کے دار الخلافہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے، اور خلیفہ وقت کو چٹائی میں لپیٹ کر، گھوڑوں کے سموں تلے روند ڈالا جائے۔ لیکن اس سب کے باوجود بھی مسلمانوں نے ہمت نہیں ہاری اور تاتاریوں کے خلاف میدان جہاد میں نکل آئے اور بالآخر انکو شکست دی۔ غرض یہ کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت رہی مسلمان کبھی کسی قوم کے ذہنی غلام نہیں بنے۔ بلکہ انکی سوچیں ہمیشہ آزاد رہیں۔ لیکن خلافت ٹوٹنے کے بعد جہاں ایک طرف مسلم علاقوں پر کافر قبضہ کرتے چلے گئے وہیں انکے ذہن بھی کافروں کی غلامی میں جاتے رہے۔ اس غلامی کے اثرات اتنے موثر اور دیرپا ثابت ہوئے کہ جسمانی آزادی کے باوجود بھی مسلمان ذہنی طور پر کافر طاقتوں کے غلام ہی رہے۔

ذہنی غلامی کی سب سے بڑی نحوست (Adversity) یہ ہوتی ہے کہ ذہنی طور پر غلام قوم اچھے کو برا، برے کو اچھا، نفع کو نقصان اور نقصان کو نفع، دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن سمجھ رہی ہوتی ہے۔

اسی کو علامہ اقبال نے فرمایا:

بھروسہ کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر جسے زیبا
کہیں آزاد بندے ہے وہی زیبا

اسی ذہنی غلامی کے زہریلی اثرات نے مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھادی کہ اس دور میں اسلامی خلافت کی کوئی ضرورت نہیں، اور اب جمہوریت کا دور ہے۔ اس طرح جمہوریت کو اسلامی خلافت کا نعم البدل (Alternative) قرار دیا گیا۔

اسی ذہنی غلامی نے مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے مطابق سوچنے کی صلاحیت سے دور کر کے رکھ دیا کہ وہ حالات کا قرآن و حدیث کی روشنی میں تجزیہ (Analysis) کرتے۔ بلکہ آج اکثر پڑھے لکھے لوگ بھی حالات کو مغربی میڈیا کی نظر سے دیکھ کر تجزیہ کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں نام نہاد دانشور (Intellectuals) اور مفکرین (Thinkers) اور ادیب حضرات اپنے قلم کو انہی راستوں پر دوڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں جو خود مغربی مفکرین نے اپنے ہاتھ سے

بنائے ہوتے ہیں۔ اور یہ دانشور انہی راستوں پر اپنے قلم کو دوڑا کر جب منزل تک پہنچتے ہیں تو یہ وہی منزل ہوتی ہے جو مغربی مفکرین پہلے سے طے کر چکے ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ حضرات یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ بہت دور کی کوڑی لائے ہیں۔ موجودہ دور میں آپ اکثر یہی بات دیکھیں گے۔ مثال کے طور پر روس کا افغانستان میں آنا، اور افغان مجاہدین کا جہاد اور فتح، طالبان کی اسلامی حکومت اور امریکہ کا افغانستان پر حملہ، امریکہ کا خلیج میں آنا اور عراق پر قبضہ، اسرائیل کے فلسطینیوں پر مظالم، گیارہ ستمبر کے امریکہ پر حملے اسی طرح کے دیگر واقعات میں ان دانشوروں کے تجزیوں کے نتیجوں کا خلاصہ ایسا ہوگا جس میں مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے بجائے حوصلہ شکنی ہوتی ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طاقت کو سپر پاور ثابت کرنے کے بجائے، کسی کافر ملک کو سپر پاور ثابت کیا جائے گا، کہ جو کچھ بھی ہوتا ہے بس کافروں کی مرضی کے مطابق ہی ہوتا ہے۔

روس کے خلاف افغان جہاد کو مکمل امریکی امداد اور سیاست کی نظر کر کے مسلمانوں کے بڑھتے حوصلوں کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ اتنی بھی تحقیق گوارا نہیں کی گئی کہ روس کو شکست امریکی اسلحے سے دی گئی یا آسمان سے اترتے فرشتوں کے ذریعے یہ فتح حاصل کی گئی۔ اگر یہ امریکی مفاد کی جنگ ہوتی، تو اس جنگ سے پھر اللہ رب العزت کو بھلا کیا غرض ہو سکتی تھی، لیکن یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ مکمل افغان جہاد میں مجاہدین کے ساتھ فرشتے آتے رہے، جنکو خود روسی افسروں نے بھی بار بار دیکھا۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ اس جہاد میں مکمل اللہ کی مدد تھی تو پھر ہمارے کالم نگار حضرات اس جنگ کو مکمل امریکہ کی جھولی میں کیوں ڈال دیتے ہیں؟ کیا صرف اسلحے کہ اس طرح کا مضمون سب سے پہلے کسی امریکی نے لکھا تھا، کہ امریکہ سوویت یونین کو ختم کرنے کے لئے افغان مجاہدین کی مدد کر رہا ہے۔

اسی طرح امریکہ کی عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگ کو مکمل اقتصادیات کی جنگ قرار دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ عالم کفر خود اس جنگ کے مذہبی ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔

نام نہاد مسلم دانشوروں کے بقول عراق پر قبضہ تیل کی دولت پر قبضہ کرنے کے لئے کیا گیا جبکہ افغانستان پر قبضہ وسط ایشیاء کے معدنی وسائل (Mineral Resources) پر قبضہ کرنے کے لئے کیا گیا۔

یہ وہی تجزیے ہیں جو خود یہودی اپنے کالم نگاروں کے ذریعے اپنے اخبارات و رسائل میں

تحقیقی رپورٹ کے نام پر شائع کراتے ہیں، اور ہمارے نام نہاد دانشور اور مفکرین جن کی تمام دانش اور تمام فکر میڈان پولیس اے ہوتی ہے، ان تحقیقی رپورٹوں کو پڑھ کر انکے پیچھے اپنے قلم کو گھسنا شروع کر دیتے ہیں۔

ایسے دانشوروں کے بارے میں ”یہودی پروڈوکٹس میں لکھا ہے کہ ”یہ لوگ ہمارے ہی ذہن سے سوچتے ہیں جو رخ ہم ان کو دیتے ہیں یہ اسی پر سوچنا شروع کر دیتے ہیں“

جہاں تک تعلق وسائل پر قبضے کا ہے تو اگر آج سے پچاس سال پہلے جنگوں کے بارے میں یہ کہا جاتا کہ یہ دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے ہیں، تو کسی حد تک درست تھا، لیکن اس دور میں ان جنگوں کو تیل اور معدنی وسائل کی جنگ کہنا اسلئے درست نہیں کہ امریکہ پر حکمرانی کرنے والی اصل قوتیں اب تیل اور دیگر دولت کے مرحلے سے بہت آگے جا چکی ہیں۔ اب انکے سامنے آخری ہدف ہے اور وہ اپنی چودہ سو سالہ جنگ کے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں۔

دنیا کے تمام وسائل پر اگرچہ امریکہ کا قبضہ نہیں ہے لیکن ان تمام وسائل پر ان یہودیوں کا قبضہ ہے جنکے قبضے میں امریکہ ہے۔ جبکہ یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آچکی ہے کہ افغانستان و عراق پر چڑھائی کرانے والی وہی قوتیں ہیں، تو پھر ایک ایسی چیز جو پہلے سے انکے پاس ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے جنگ کرنے کی بھلا انکو کیا ضرورت پیش آسکتی ہے۔

ہمارے کہنے کا یہ مقصد بالکل نہیں کہ امریکہ کو ان وسائل سے کوئی سروکار نہیں۔ سروکار ہے لیکن ان جنگوں کا پہلا مقصد یہ وسائل نہیں بلکہ پہلا مقصد وہ ہے جو محمد عربی ﷺ نے چودہ سو سال پہلے بیان فرما دیا ہے۔

یہودی کا لم نگار جب ان جنگوں کو اقتصادی جنگ کا نام دیتے ہیں تو انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمان ان جنگوں کو مذہبی جنگ نہ سمجھنے لگیں کہ یہ چیز انکے اندر جذ بہ جہاد اور شوق شہادت کو زندہ کر دے گی۔

یہ ٹھیک وہی طریقہ کار ہے جو برہمن بھارت کے اندر مسلمانوں پر مظالم ڈھانے کے بعد ان مسلم کش فسادات کو بی جے پی کی سیاست کا نام دے کر مسلمانوں کو ٹھنڈا کر دیتا ہے، اور مذہبی تعصب کو سیاست اور ووٹ پالیٹکس کی بھیجٹ چڑھا دیتا ہے۔

سوچوں میں اس تبدیلی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمان موجودہ حالات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ انکی بنیاد مغربی میڈیا کے تجزیے اور تبصرے ہوتے

ہیں۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ آج اکثر پڑھ لکھے لوگوں کے سوچنے کا انداز مغربی ہے۔ اور لوگ مغرب کی ذہنی غلامی کا شکار ہیں۔

جبکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک کسی قوم کا اپنے عقیدے اور نظریے، اپنی بنیادوں اور اصولوں سے گہرا تعلق رہے گا وہ قوم اس وقت تک کسی کی ذہنی غلام نہیں بن سکتی۔ دنیا کی کوئی بھی قوم اسی وقت تک اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہے جب تک اس کا اپنے افکار و نظریات، عقیدے اور اصولوں کے ساتھ گہرا تعلق رہتا ہے۔ کسی نظریے اور عقیدے کے بغیر کوئی بھی قوم اس قافلے کی طرح ہوتی ہے جو ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹنے کے بعد، صحراء میں حیران و پریشان بھٹکتا پھر رہا ہو۔ اور ایسے قافلے کی بد نصیبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر ر ہزن کو رہبر سمجھ کر اس کے پیچھے چلنا شروع کر دیتا ہے۔ بار بار دھوکہ کھانے کے بعد بھی ان کا یہی خیال ہوتا ہے کہ اس بار ان کا سفر صحیح سمت میں ہو رہا ہے۔ اس طرح یہ قافلہ اس وقت تک بھٹکتا ہی رہتا ہے جب تک یہ قافلے والے اس راستے کا پتہ نہیں چلا لیتے جہاں ان کو لوٹا گیا تھا۔

چنانچہ اگر آج بھی ہم اپنی منزل کو پانا چاہتے ہیں اور حالات کو درست انداز میں سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اصولوں اور بنیادوں کی طرف لوٹنا ہوگا۔ جب تک ہم یہ پتہ نہیں لگا لیتے کہ وجودہ دور کے بارے میں قرآن وحدیث کیا کہتے ہیں، تب تک ہم صورت حال کو بالکل بھی نہیں سمجھ سکتے۔

مسلمانوں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل بنانا ہوگا اور مغربی میڈیا کی نام نہاد تحقیقی رپورٹیں پڑھ کر تجزیے کرنے سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا۔ ورنہ قیامت تک ہم حالات کا صحیح اندازہ نہیں کر سکیں گے اور اچانک قیامت ہمارے سروں پر پہنچ جائے گی۔ اگر ہم یوں ہی تجزیے کرتے رہے، تو نہ ہی ماضی کا آئینہ درست تصویر دکھائے گا اور نہ مستقبل کی تصویر واضح ہوگی۔ نہ یورپ کی نشاۃ ثانیہ (The Renaissance) کی وجہ سمجھ پائیں گے، نہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی حقیقت کا سراغ ملے گا، اور نہ ہی امریکہ اور سوویت یونین کے مابین سرد جنگ کے ڈرامے کی ہوا لگے گی۔ اسی طرح اب امریکہ چین یا بھارت چین دشمنی کی حقیقت تک بھی نہیں پہنچ پائیں گے۔

اس کتاب کو لکھنے کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی احادیث کی روشنی میں حالات کو سمجھا جائے اور پھر مستقبل کی منصوبہ بندی کی جائے۔ جب تک تشخیص (Diagnosis) درست نہیں ہوگی، علاج کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے قیامت تک پیش آنے والے واقعات کو کھول کر بیان فرمایا تاکہ مسلمان ان احادیث کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل مرتب کر سکیں۔ آنے والے وقت کے لئے خود کو ابھی سے تیار کریں۔ ایک طے شدہ حقیقت سے نظریں چرانے کے بجائے اس سے مقابلے کی تیاری کریں۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور ہم سب کو دین و دنیا میں کامیابی سے کنارا فرمائے۔ آمین



نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئیوں اور حضرت مہدی کے بیان میں

حضرت مہدی کے خروج کے بارے میں اہل سنت و الجماعت کا چودہ سو سالہ یہ نظریہ ہے کہ وہ آخری دور میں تشریف لائینگے۔ اور امت مسلمہ کی قیادت کریں گے۔ اللہ کی زمین پر قتال فی سبیل اللہ کے ذریعے اللہ کا قانون نافذ کریں گے۔ جسکے نتیجے میں دنیا میں امن و انصاف کا بول بالا ہو جائے گا۔

عقیدہ خروج مہدی کے بارے میں مدلل و مفصل مطالعہ کے لئے حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ کی کتاب ”عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں“ کا مطالعہ یقیناً فائدہ مند ثابت ہوگا۔

البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ وہ مہدی نہیں ہونگے جنکے بارے میں اہل تشیع نے یہ عقیدہ گھڑ رکھا ہے کہ وہ مہدی حسن عسکری ہیں جو سارا کی پہاڑیوں سے نکلیں گے۔ اس بارے میں علماء امت نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں جن میں اس نظریہ کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔

حضرت مہدی کا نسب

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عُرْتَيْيَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ عجماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”مہدی میرے خاندان میں سے حضرت فاطمہؑ کی اولاد سے ہونگے۔“

حدیث: حضرت ابو اہلق کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسنؑ کی طرف دیکھ کر کہا میرا بیٹا جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا، سردار ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا، وہ اخلاق و عادات میں حضور ﷺ کے مشابہ ہوگا، ظاہری شکل و صورت میں آپ ﷺ کے مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علیؑ نے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیئے کا واقعہ بیان فرمایا۔ (ابوداؤد)

حدیث: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مہدی میری اولاد میں سے ہونگے، روشن و کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے۔ وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی، وہ سات برس تک زمین پر برسرِ اقتدار رہیں گے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: حضرت مہدیؑ والد کی طرف سے حضرت حسنؑ کی اولاد میں سے ہونگے اور ماں کی طرف سے حضرت حسینؑ کی اولاد سے ہونگے۔ (شرح ابوداؤد دعون المعبود کتاب المہدی)

حضرت مہدی سے پہلے دنیا کے حالات اور نبی کریم ﷺ کی پیش گوئیاں

حدیث: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرے یہ رفقاء (صحابہ کرامؓ) بھول گئے ہیں یا (وہ بھولے تو نہیں لیکن کسی وجہ سے وہ) ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بھول گئے ہیں۔ خدا کی قسم رسول کریم ﷺ نے کسی بھی ایسے فتنہ پرداز کو ذکر کرنے سے نہیں چھوڑا تھا جو دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والا ہے، اور جسکے ماننے والوں کی تعداد تین سو یا تین سو سے زیادہ ہوگی۔ آپ ﷺ نے ہر فتنہ پرداز کا ذکر کرتے وقت ہمیں اس کا، اس کے باپ کا اور اسکے قبیلہ تک کا نام بتایا تھا۔ (ابوداؤد)

مدینہ منورہ سے آگ کا نکلنا

حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حجاز سے ایک آگ نہ بھڑک اٹھے، جو بصری کے اونٹوں کی گردن روشن کر دے گی۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: اس حدیث میں جس آگ کا ذکر آیا ہے اس آگ کے بارے میں حافظ ابن کثیرؒ اور دیگر مورخین کا کہنا ہے کہ اس آگ کے نمودار ہونے کا حادثہ پیش آچکا ہے۔ یہ آگ جمادی الثانی ۶۵۰ھ جمعہ کے دن مدینہ منورہ کی بعض وادیوں سے نمودار ہوئی اور تقریباً مہینہ تک چلی۔ رادیوں نے اس کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ اچانک حجاز کی جانب سے وہ آگ نمودار ہوئی اور ایسا

معلوم ہوتا تھا کہ آگ کا پورا ایک شہر ہے اور اس میں قلع یا برج اور کنگورے جیسی چیزیں موجود ہیں۔ اس کی لمبائی چار فرسخ اور چوڑائی چار میل تھی۔ آگ کا سلسلہ جس پہاڑ تک پہنچتا اس کو شیشے اور موم کی طرح پگھلا دیتا۔ اس کے شعلوں میں بجلی کی کڑک جیسی آواز اور دریا کی موجوں جیسا جوش تھا۔ اور یہ محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے اندر سرخ اور نیلے رنگ کے دریا نکل رہے ہوں۔ وہ آگ اسی کیفیت کے ساتھ مدینہ منورہ تک پہنچی مگر عجیب بات یہ تھی کہ اس کے شعلوں کی طرف سے جو ہوا مدینہ منورہ کی طرف آرہی تھی وہ ٹھنڈی تھی۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس آگ کی لپٹیں مدینہ کے تمام جنگلوں کو روشن کئے ہوئے تھیں، یہاں تک کہ حرم نبوی اور مدینہ کے تمام گھروں میں سورج کی طرح روشنی پھیل گئی تھی، لوگ رات کے وقت اس کی روشنی میں اپنے سارے کام کاج کرتے تھے، بلکہ ان دنوں میں اس علاقے کے اوپر سورج اور چاند کی روشنی ماند ہو گئی تھی۔

مکہ مکرمہ کے بعض لوگوں نے یہ شہادت دی کہ وہ اس وقت یمامہ اور بصری میں تھے تو وہ آگ انھوں نے وہاں بھی دیکھی۔

اس آگ کی عجیب خصوصیات میں سے ایک یہ تھی کہ یہ پتھروں کو تو جلا کر کوئلہ کر دیتی تھی لیکن درختوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ کہتے ہیں جنگل میں ایک بہت بڑا پتھر تھا جس کا آدھا حصہ حرم مدینہ کی حدود میں تھا اور آدھا حصہ حرم مدینہ سے باہر تھا۔ آگ نے اس آدھے حصہ کو جلا کر کوئلہ کر دیا جو حرم مدینہ سے باہر تھا لیکن جب آگ اس حصہ تک پہنچی جو حرم میں تھا تو ٹھنڈی پڑ گئی۔ اور پتھر کا وہ آدھا حصہ بالکل محفوظ رہا۔

بصری کے لوگوں نے اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے اس رات آگ کی روشنی میں جو جواز سے ظاہر ہو رہی تھی، بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن دیکھا۔ (النبایہ للبدایہ ابن کثیر)

سرخ آندھی اور زمین کے دھنس جانے کا عذاب

حدیث: حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب میری امت پندرہ خصلتوں کا ارتکاب کرے گی تو ان پر بلائیں نازل ہوں گی۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! وہ کون سے افعال ہوں گے؟ فرمایا جب مال غنیمت کو اپنی دولت سمجھا جائے گا اور امانت کو غنیمت کی طرح سمجھا جائے اور زکوٰۃ کو نواں سمجھا جائے اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا اور اپنے دوست کے ساتھ احسان کرے گا اور اپنے باپ کے ساتھ بے وفائی کرے گا اور مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں گی اور قوم کا سب سے ذلیل آدمی قوم کا

حاکم ہوگا اور آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے کیا جائے گا اور شراب پی جائے گی (کثرت سے) اور (مرد) رشم پہنیں گے اور گانے والیاں اور گانے بجانے کے آلات بنائے جائیں گے اور اس امت کے بعد کا طبقہ پہلے لوگوں پر لعنت کرے گا پس اس وقت انتظار کرنا سرخ آندھی کا یا زمین کے دھنس جانے کا یا چہرے مسخ ہو جانے کا۔ (ترمذی شریف ج: ۴ ص: ۴۹۴۔ المعجم الاوسط ج: ۱ ص: ۱۵۰)

فائدہ: اس حدیث میں مالی غنیمت کو اپنی دولت سمجھنے کے بارے میں آیا ہے۔ اس سے مجاہدین کو بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ مالی غنیمت میں بغیر امیر کی اجازت کے کوئی تصرف نہیں کرنا چاہئے۔ ابلیس ہر انسان کو انکی نفسیات کے اعتبار سے ہی گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ سو اس بارے میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ بلکہ بیت المال میں بھی بغیر اجازت کے کوئی دست درازی نہیں کرنی چاہئے۔ اسی طرح مجاہدین شیطان کے دھوکے سے بچ کر اپنے جہاد کو مقبول بنا سکتے ہیں۔ ورنہ کتنے ہی لوگ برس برس تک جہاد کرتے رہتے ہیں لیکن تھوڑی سی مالی خیانت کی وجہ سے اپنا جہاد خراب کر بیٹھتے ہیں۔ اسلئے اس راستے کی نزاکتوں کو ہر ساتھی کو سمجھنا چاہئے۔

شراب اس وقت بھی عام ہے۔ پاکستان اگر چہ ابھی اس سے محفوظ ہے لیکن جس روشن خیالی کی جانب اسکو لیجایا جا رہا ہے تو اسکا حال تیونس اور ترکی جیسا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جہاں مسجد کے باہر شراب کی دکان ہوتی ہے۔

پہلی امتوں کی روش اختیار کرنا

عن ابی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ. فَبَشِّرْ بِذُرَاعِ بَذْرَاعٍ حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا فِي حُجْرٍ ضَبَّ لَا تَبْعَتُمُوهُمْ فَلَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَيْهِمْ وَالنَّصَارَىٰ قَالَتْ فَمَنْ. (بخاری ج: ۳ ص: ۱۲۷۔ مسلم ج: ۴ ص: ۲۵۴)

ابن حبان ج: ۱۵ ص: ۱۹۵)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ضرور پہلے لوگوں کی روش اور طریقہ کی مکمل طور پر اتباع کرو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گویہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اُن کی اتباع میں اُس میں داخل ہو گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ (پہلے والوں سے مراد) یہود و نصاریٰ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے

فرمایا تو اور کون ہیں؟ (یعنی وہی ہیں)۔

فائدہ: اس وقت مسلمانوں کے اندر اکثر وہ بیماریاں پائی جاتی ہیں جن میں پہلی امتیں مبتلا تھیں، زنا، شراب، جوا، بے ایمانی، ناحق قتل کرنا، اللہ کی کتاب میں تحریف کرنا، نبی ﷺ کی سیرت و تعلیمات کو منہ پر کر کے پیش کرنا، یہودیوں کی طرح دین کی ان باتوں پر عمل کرنا جو نفس کو اچھی لگتی ہیں اور ان باتوں کو پس پشت ڈال دینا جو نفس پر دشوار ہوں، یتیموں اور یتیموں کا مال کھانا، طاقت ور کے خوف یا مالدار سے پیسہ لینے کے لئے احکامِ الہی میں تحریف و تاویل کرنا وغیرہ۔

مساجد کو سجانے کا بیان

عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبَاهِيَ النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ. (صحیح ابن خزیمہ ج ۲: ص ۲۸۲۔ صحیح ابن حبان ج ۳: ص ۳۹۳)۔

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ مسجدوں (میں آنے اور بنانے) میں ایک دوسرے کو دکھاوانہ کرنے لگیں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ لوگ مسجدوں میں آتے وقت بھی ایسے انداز میں آئینگے کہ ایک دوسرے کو اپنی دولت و سطوت دکھانا مقصود ہوگا، اور مسجدیں بنانے میں بھی دکھاوا ہوگا۔ ہر علاقے والے ایک دوسرے سے خوبصورت مساجد بنانے کی کوشش کریں گے۔

عن أبي الدرداء قال إذا زُحِرْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَلَيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالْإِمَارَةُ عَلَيْكُمْ (رواه الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول عن ابی الدرداء ووقفه ابن المبارک فی الزهد وابن ابی الدینافی المصاحف عن ابی الدرداء) (کشف الخفاء ج ۱: ص ۹۵)۔

ترجمہ: حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب تم اپنی مساجد کو سجانے لگو گے اور اپنے قرآن کو (زیور وغیرہ سے) آراستہ کرنے لگو گے تو تمہارے اوپر ہلاکت ہوگی۔

عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ قَوْمٍ إِلَّا زُحِرَتْ مَسَاجِدُهَا وَمَا زُحِرَتْ مَسَاجِدُهَا إِلَّا عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ. (استن النوار وروای النعمان ج ۳: ص ۸۱۹)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی قوم

کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں تو انکی مسجدیں بہت زیادہ خوبصورت بنائی جاتی ہیں۔ اور خوبصورت مساجد وہاں کے خروج ہی کے وقت میں بنائی جائیں گی۔

فائدہ: ٹھیک کہتے ہیں کہ غلامی میں قوموں کی سوچیں بھی الٹ جاتی ہیں۔ آج اگر کسی علاقے میں خوبصورت مسجد نہ ہو تو اس علاقے والوں کو یوں سمجھا جاتا ہے جیسے اللہ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، جبکہ جہاں مسجد خوبصورت بنی ہو ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ بڑے دین دار لوگ ہیں، لیکن یہ کسی کو پتہ نہیں کہ اللہ کی نظر میں ان کی کیا حقیقت ہے؟

اگر کوئی اہل دل ان احادیث کا عملی تجربہ کرنا چاہتا ہے تو کچھ دن ان علاقوں کی مسجدوں میں سجدے کر کے دیکھے جہاں مسجدیں کچی اور سادہ ہوتی ہیں، پھر اس کو مسجدوں کی حلاوت کا احساس ہوگا۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رِسْمُهُ يَعْمُرُونَ مَسَاجِدَهُمْ وَهِيَ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ خَرَابٌ شَرُّ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَنِ عُلَمَاءُ نُهُم مِنْهُمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَالِيَهُمْ قَعُودٌ . (تفسیر قرطبی ج ۱۲ ص ۲۸۰)

ترجمہ: حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے وہ مسجدیں تعمیر کریں گے حالانکہ وہ اللہ کے ذکر سے خالی ہوں گی۔ اس زمانے میں لوگوں میں سب سے بدترین علماء ہوں گے۔ انہی سے فتنے نکلیں گے اور ان ہی میں واپس لوٹیں گے۔

فائدہ ۱: اگرچہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک ارب چالیس کروڑ تک ہے لیکن اسلام کی حالت کیا ہے کہ کسی ایک ملک میں بھی اسلامی نظام نہیں ہے، زبان سے تو سب کلمہ پڑھ رہے ہیں کہ اللہ تیرے سوا کسی کو حاکم نہیں مانتیں گے لیکن عملاً صورت حال یہ ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر سیکڑوں معبود (حاکم) بنا رکھے ہیں۔ سجدے میں گر کر اللہ کی برتری کا علان کرنے والوں کی تعداد تو بہت ہے پر حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کو انسانوں کے بنائے ہوئے کفریہ جمہوری نظام کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے۔ جو کلمہ مسلمان پڑھتا ہے وہ اسکا اللہ کے ساتھ ایک معاہدہ ہے کہ اب وہ اللہ کے علاوہ ہر قوت کا، ہر نظام کا اور ہر طاغوت کا انکار کریگا اور نہ تو زبان سے اور نہ ہی اپنے عمل سے اس معاہدے کی خلاف ورزی کریگا۔ لیکن آج کے مسلمان اللہ کو بھی راضی رکھنا چاہتے ہیں اور طاغوت کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ قرآن نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا **ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأُمُورِ**۔ (یہ گرائی) اس

وجہ سے ہے کہ انہوں نے ان (کافر) لوگوں سے جنہوں نے اللہ کے نازل کردہ (یعنی قرآن) سے نفرت کی، یہ کہا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری پیروی کریں گے۔ (یعنی قرآن کی ساری باتیں نہیں مانیں گے کچھ تمہاری بھی مانیں گے)۔

فائدہ ۲: اس روایت میں علماء سے مراد علماء سوء ہیں۔ علماء سوء کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اگر بنی اسرائیل کے علماء کا حال دیکھنا ہو تو علماء سوء کو دیکھ لو۔ (الفوز الکبیر)

سود کا عام ہو جانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْكُلُونَ فِيهِ السَّبَا قَالَ قِيلَ لَهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْكُلْهُ مِنْهُمْ نَالَهُ مِنْ غِبَارِهِ۔ (ابوداؤد ج: ۳ ص: ۲۳۳۔ مسند احمد ج: ۳ ص: ۴۹۴۔ مسند ابی یعلیٰ ج: ۱۱ ص: ۱۰۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ سود کھائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے پوچھا کیا تمام لوگ (سود کھائیں گے)؟ تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ”ان لوگوں میں سے جو شخص سود نہیں کھائے گا اس کو سود کا کچھ غبار پہنچے گا۔“

فائدہ: یہ حدیث اس دور پر کتنی صادق آتی ہے۔ آج اگر کوئی سود کھانے سے بچا ہوا بھی ہے تو اسکو سود کا غبار ضرور پہنچ رہا ہے۔ اور نام نہاد دانشوروں کے ذریعے سودی کاروبار پر اسلام کا لیبل لگا کر امت کو سود کھلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

منافع بھی قرآن پڑھے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ تَكْثُرُ فِيهِ الْفُرَّاءُ وَتَقِلُّ الْفُقَهَاءُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا الْهَرَجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْقَتْلُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ زَمَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ رِجَالٌ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ زَمَانٌ يُجَادِلُ الْمُنَافِقُ الْكَافِرُ الْمُشْرِكُ بِاللَّهِ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ مَا يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَلَمْ يَخْرُجَاهُ۔ (المستدرک علیٰ المسحوقین ج: ۳ ص: ۵۰۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں قراء بہت ہونگے اور دین کی سمجھ رکھنے والے کم ہونگے۔ علم اٹھالیا

جائیگا اور ہرج بہت زیادہ ہو جائیگا۔ صحابہ نے پوچھا یہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا تمہارے درمیان قتل۔ پھر اسکے بعد ایسا زمانہ آئیگا کہ لوگ قرآن پڑھینگے حالانکہ قرآن انکے حلق سے نہیں اترےگا، پھر ایسا زمانہ آئیگا کہ منافق، کافر اور مشرک مومن سے (دین کے بارے میں) جھگڑا کریں گے۔

فائدہ: اس وقت ہر طرح کے پڑھے لکھے لوگ کثرت سے موجود ہیں، مختلف علوم میں تخصص اور ماسٹر کرایا جا رہا ہے۔ لیکن دین کی سمجھ رکھنے والے خال خال ہی نظر آتے ہیں، جو شان ہمارے اسلاف میں نظر آتی تھی کہ باطل کو ہزار پردوں میں بھی پہچان لیا کرتے تھے اب وہ بات بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ قرآن کی سمجھ اور قرآن کا علم اہل علم طبقے میں بھی مفقود نظر آتا ہے حالانکہ اور علوم میں انتہائی توجہ صرف کی جاتی ہے۔ معلومات کا سمندر تو بہت نظر آتا ہے لیکن علم کا فقدان ہے۔

منافق اور مشرک قرآن کی آیات کو اڑ بنا کر اہل حق سے بحث و مباحثہ کرتے نظر آتے ہیں اور اپنے باطل اقدامات کو قرآن و سنت سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو عامر اشعرؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں جن باتوں کا اپنی امت پر خطرہ محسوس کرتا ہوں ان میں زیادہ خوف والی بات یہ ہے کہ ان کیلئے مال کی زیادتی ہو جائے گی جس کی وجہ سے ایک دوسرے سے حسد کریں گے اور آپس میں لڑیں گے اور ان کیلئے قرآن کا پڑھنا آسان ہو جائے گا۔ چنانچہ اس قرآن کو ہر نیک، فاسق و فاجر اور منافق پڑھے گا اور یہ لوگ فتنے پھیلانے اور اس کی تاویل کی غرض سے اس کے ذریعہ مومن سے جھگڑا کریں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی تاویل و تفسیر کو کوئی نہیں جانتا (یعنی وہ آیات جن کا علم صرف اللہ ہی کو ہے) اور جو علم میں پختہ کار ہوں گے وہ بھی (ان آیات کے بارے میں) یوں کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے۔ (الاحاد والثنائی ج ۳ ص ۴۵۳)

فائدہ: مال کی زیادتی اس وقت عام ہے اور عرب ممالک میں مال کی ریل پیل ہے جسکی وجہ سے تمام فتنے جنم لے رہے ہیں۔ قرآن کا پڑھنا اتنا آسان ہو گیا کہ اب اسکو مختلف ٹی وی چینلوں پر عربی رسم الخط کے ساتھ انگلش رسم الخط میں بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ اس طرح اگر کسی کو عربی میں قرآن نہیں پڑھنا آتا تو وہ انگریزی رسم الخط میں پڑھ سکتا ہے۔ ہر فاسق و منافق آج قرآن پڑھتا نظر آتا ہے بلکہ اس میں بغیر علم کے اپنی رائے زنی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ترکی، مصر، تیونس اور امارات کے بعد اب ہمارے ملک میں بھی قرآن کی تفسیر وہ لوگ کر رہے ہیں جنکو ذرہ برابر بھی علم نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایک طرف فلموں اور ڈراموں میں کام کرتے ہیں اور امت کو بے حیائی

اور بے شرمی کا درس دیتے ہیں اور دوسری جانب اللہ کی کتاب کی ان آیات میں رائے زنی کرتے ہیں جس کا علم اللہ نے اپنے پاس رکھا ہے۔
سب سے پہلے خلافت ٹوٹے گی

عن ابی امامۃ الباہلی عن رسول اللہ ﷺ قال لَتَنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةُ عُرْوَةٍ فَكُلَّمَا انْقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَ النَّاسُ بِالنَّبِيِّ تَلِيهَا فَأُولَٰئِهِنَّ نَقْضُ الْحُكْمِ وَأَخْرَجَهُنَّ الصَّلَاةُ. (شعب الایمان ج: ۳ ص: ۳۲۶۔ انجم الکبیر ج: ۸ ص: ۹۸۔ موارد الظمآن ج: ۱ ص: ۸۷)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اسلام کی کڑیاں ضرور ایک ایک کر کے ٹوٹیں گی، چنانچہ جب ایک کڑی ٹوٹے گی تو لوگ اسکے بعد والی کڑی کو پکڑ لینگے۔ ان میں سب سے پہلے جو کڑی ٹوٹے گی وہ اسلامی نظام عدالت کی کڑی ہوگی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے والی کڑی نماز کی ہوگی۔

فائدہ: یعنی مسلمان جس چیز کو سب سے پہلے چھوڑینگے وہ اسلامی عدالتی نظام ہوگا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے ٹوٹنے والی کڑی ”امانت“ کی ہوگی۔ شریعت کی اصطلاح میں لفظ امانت بہت وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ الْآيَةِ

ترجمہ: بیشک ہم نے ”امانت“ کو زمین و آسمان اور پہاڑوں کو پیش کیا پر انھوں نے اس کا بار اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ اس (اہم ذمہ داری کے بار) سے ڈر گئے اور اس کو انسان نے اٹھا لیا۔
حضرت قتادہؓ نے یہاں امانت کی تفسیر یوں فرمائی ہے۔

الَّذِينَ وَالْفَرَائِضَ وَالْحُدُودَ۔ ا

یعنی حقوق، فرائض، اور حدود اللہ یعنی اسلام کے عدالتی نظام سے متعلق احکامات۔ اور یہ سب اسلامی خلافت کے تحت صحیح طور پر انجام پاتے ہیں۔ چنانچہ پہلی چیز جو اس امت سے اٹھے گی وہ خلافت ہوگی جب خلافت اٹھ جائے گی تو اسلامی عدالتی نظام بھی ختم ہو جائے گا اور آخری ٹوٹنے والی کڑی نماز کی ہوگی۔

دجال کی آمد کا انکار

عن ابن عباسؓ خطب عمرؓ فقال إنه سيكون في هذه الأمة قوم يكذبون بالرّجيم ويكذبون بالدجال ويكذبون بعذاب القبر ويكذبون بالشّفاعَةِ ويكذبون بقوم يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ (فتح الباری ج: ۱۱ ص: ۴۲۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے خطبہ دیا اور یہ بیان فرمایا اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو رجم (سنگسار) کا انکار کریں گے، عذاب قبر کا انکار کریں گے اور دجال (کی آمد) کا انکار کریں گے اور شفاعت کا انکار کریں گے، اور ان لوگوں (یعنی گنہگار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے۔

فائدہ: یہودیوں کے مال پر پلنے والی این جی اوز اپنے آقاؤں کے اشاروں پر آئے دنیا اسلامی قوانین کا مذاق اڑاتی رہتی ہیں اور انکو ختم کرنے کی باتیں کرتی ہیں۔

اس وقت حدود آرڈیننس کی بحث چل رہی ہے اور اس کو اس طرح پیش کیا جا رہا ہے گویا یہ کسی انسان کے بنائے ہوئے قوانین ہیں۔ اسی طرح کئی عرب مفکر ہیں جو رجم اور دیگر اسلامی قوانین کو اس دور میں (نعوذ باللہ) ازکار رفتہ قرار دے چکے ہیں۔

نیز دجال کی آمد کا انکار کرنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ اور آنے والے دنوں میں اس مسئلے کو اختلافی بنا دیا جائے گا۔

علماء کے قتل کا بیان

قال رسول الله ﷺ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْعُلَمَاءِ زَمَانٌ يُقْتَلُونَ فِيهِ كَمَا يُقْتَلُ اللَّصُوصُ فَيَأْتِيَتِ الْعُلَمَاءُ يَوْمَئِذٍ تَحَامِقُوا (السنن الواردة في الفتن ج: ۳ ص: ۶۶۱)

ترجمہ: حضرت محمد ﷺ نے فرمایا علماء پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا کہ اُن کو ایسے قتل کیا جائے گا جیسے چوروں کو قتل کیا جاتا ہے، تو کاش کہ اس وقت علماء جان بوجھ کر انجان بن جائیں۔

فائدہ: آج کس وحشت و بربریت، بے دردی اور بے حسی کے ساتھ ان عظیم ہستیوں کو قتل کیا جا رہا ہے، جو کائنات کے نظام کو فساد اور ظلم سے پاک کرنے کا درس دیتے ہیں۔ جنگی ساری زندگی انسانیت کی فلاح اور کامیابی کا پرچار کرتے گزر جاتی ہے، اللہ کی زمین کو انسانیت کے دشمنوں سے پاک کرنا ہی جنکا مشن ہوتا ہے، انسانیت حیران ہے، عقل محو ہوتا ہے، علم کے

مینارے خاموش ہیں، دانشور سناٹے میں ہیں، کہ آخر امت کے اس طبقہ سے کسی کو کیا دشمنی ہو سکتی ہے، جو دنیا میں حق اور باطل، خیر اور شر، ظلم اور انصاف کے درمیان طاقت کا توازن رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر یہ طبقہ نہ ہو تو کائنات کا نظام ہی درہم برہم ہو جائے، زمین و فضاء میں طاقت کا توازن بگڑ کر رہ جائے، شرخیر پر غالب آنے لگے اور حق و باطل کے معرکے میں باطل سر چڑھ کر بولنے لگے، انسانیت، اہلیست کی لونڈی بن کر رہ جائے، خباثت کے ہاتھوں شرافت کا دامن تار تار کر دیا جائے۔

علماء امت کے قتل کو ہر ایک اپنے زاویہ نظر سے دیکھتا ہے، پر کاش نبی ﷺ کے وارثوں کے اس قتل کو نبی کی احادیث کی روشنی میں دیکھا جاتا۔ اس وقت جبکہ باطل خیر کے مقابلے میں آخری اور فیصلہ کن جنگ کا اعلان کر چکا ہے، اہلیست ہر طرف کھلے عام ننگا ناچ ناچنا چاہتی ہے، اللہ کی حاکمیت و بالادستی کے تصور کو ختم کر کے دجالت اور یہودیت کا ورلڈ آرڈر لوگوں سے عملاً اور ذہناً منوانا چاہتی ہے۔ تو بھلا اہلیس کے اشاروں اور مشوروں پر کام کرنے والے، ان حق کے میناروں اور امید کے جزیروں کو کیونکر برداشت کر سکتے ہیں جبکہ ایک اشارے اور قلم کی حرکت پر دجال کے مضبوط ایوانوں میں دراڑیں پڑ سکتی ہیں، یہ نفوس قدسیہ، جو دجالی قوتوں کی ”عظیم طاقت“ کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں، اور اس دور میں بھی کلمہ لا الہ الا وہی مفہوم بیان کرنے پر بضد ہیں جبکہ اعلان کوہ صفا پر چڑھ کر آج سے چودہ سو سال پہلے کیا گیا تھا، دجال کے مقدمۃ انجیش (Advance Force) کو کس طرح ہضم ہو سکتے ہیں۔

علماء حق کے قتل میں براہ راست یہودی خفیہ تحریک فریمین ملوث ہے۔ ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں کہ بھارے کے قاتل کون ناپاک لوگ تھے، لیکن آنے والے دن اس بات کو اور واضح کر دیں گے کہ ان علماء کو راستے سے ہٹائے بغیر فریمین اپنے منشور کو پاکستان میں آگے نہیں بڑھا سکتی تھی۔

مولانا عظیم طارق شہید، مفتی نظام الدین شامز کی شہید اور مفتی جمیل خان شہید، مولانا نذیر تونسوی شہید اور مفتی عتیق الرحمن شہید (رحمہم اللہ) کی شہادت کے بارے میں یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ جن خطوط (Lines) پر کام کر رہے تھے وہ عالمی یہودی قوتوں کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ لہذا ان حضرات کی شہادت کو فرقہ وارانہ رنگ دینا خود ان شخصیات کی دینی خدمات کو چھوٹا ثابت کرنا ہے۔ جبکہ مشن بڑے ہوتے ہیں انکے دشمن بھی بڑے ہوا کرتے ہیں۔

فالج کا بیان

حدیث: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فالج ضرور پھیلے گا یہاں تک کہ لوگ اسکو طاعون سمجھنے لگیں گے۔ (اسکے تیزی سے پھیلنے کی وجہ سے) (مصنف عبد الرزاق ج: ۳ ص: ۵۹۷)

فائدہ: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ کہ خشکی اور سمندر میں فساد پیدا ہو گیا لوگوں کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے۔ ممکن ہے انسانیت کے دشمنوں کی جانب سے انسانوں پر ایسے وائرس کے حملے کئے جائیں جو فالج کا سبب بنیں۔ یا پھر ابھی سے لوگوں کو ایسے ٹیکے یا کسی دوائی کے قطرے پلائے جائیں جو آگے چل کر اس بیماری کا سبب بنیں۔ اس وقت ایسی مشینیں بنائی جا چکی ہیں جنکے ذریعے فضاء میں موجود مختلف بیماریوں کے جراثیم اکٹھے کر کے جراثیمی ہتھیار بنائے جا رہے ہیں۔ اور ان سے لوگوں میں بیماریاں پھیلتی ہیں۔

لہذا مسلم ممالک کو عالمی یہودی اداروں کی جانب سے دی جانے والی کسی بھی طبی امداد کو پہلے اپنی تجربہ گاہوں میں ٹیسٹ کرا کر ہی عوام تک پہنچانا چاہئے۔ اور کسی بھی ایسی دوائی یا ویکسین کو قبول نہیں کرنا چاہئے جس پر اس کا فارمولا لکھا ہوا نہ ہو۔

وقت کا تیزی سے گزرتا

حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی جب تک زمانہ آپس میں بہت قریب نہ ہو جائے۔ چنانچہ سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹے کے برابر اور گھنٹہ کچھور کی پتی یا شاخ کے جلنے کی مدت کے برابر ہو جائے گا۔ (ابن حبان ج: ۱۵ ص: ۲۵۲)

فائدہ: وقت میں برکت کا ختم ہو جانا تو اس وقت ہر ایک سمجھ سکتا ہے، کہ کس طرح سے ہفتہ مہینہ اور سال گزر جاتا ہے کہ پتہ ہی نہیں چلتا۔ روحانیت سے غافل انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ وقت میں برکت کے کیا معنی؟ جبکہ پہلے کی طرح اب بھی دن چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے، ہفتہ میں اب بھی سات ہی دن ہوتے ہیں؟ وقت میں برکت کے معنی اگر اب بھی کسی کو سمجھنے ہوں تو وہ اپنے دن کے معمولات کو فجر کی نماز کے بعد کر کے دیکھے تو اسکو پتہ چل جائیگا کہ جس کام میں وہ سارا دن صرف کرتا تھا وہی کام اس وقت میں بہت کم عرصے میں ہو جائیگا۔

چاند میں اختلاف ہونا

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ انْتِفَاحُ الْأَهْلِ
وَأَنْ يُرَى الْهَلَالُ لِلَّيْلَةِ فَيَقَالُ هُوَ بَنُ لَيْلَتَيْنِ. (المعجم الصغیر ج ۲ ص ۱۱۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی قریبی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پہلی تاریخ کے چاند کو یہ کہا جائیگا کہ یہ دوسری تاریخ کا چاند ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں علماء امت کو بہت غور کرنا چاہئے اور جو صورت حال اس وقت مسلم دنیا میں چاند کے اختلاف کے حوالے سے پیدا ہو چکی ہے اسکو ختم کرنا چاہئے۔

جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں پیش گوئی

عن ابی سعید بن الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا
تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السَّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذْبَةً سَوَطِهِ
وَتُشْرَاكَ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَيُخَذُّهُ بِمَا أُحْدِثَ أَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ. هذا حديث صحيح
على شرط مسلم ولم يخرجاه (مسند رک ج ۳ ص ۵۱۵۔ ترمذی ۲۱۰۸)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک درندے آدمیوں سے بات نہ کرنے لگیں، اور آدمی کے چابک کا پھندا اور اس کے جوتے کا تسمہ اس سے بات نہ کرنے لگے، اور انسان کی ران اس کو یہ بتایا کرے کہ اسکی غیر موجودگی میں اسکے گھر والوں نے کیا بات کی ہے اور کیا کام کئے ہیں؟

فائدہ: درود و سلام ہو محمد ﷺ پر جنہوں نے ہر میدان میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ یہ بیان آپکا معجزہ ہی کہا جائے گا کہ ایک ایسے دور میں آپ ﷺ یہ بات بیان فرما رہے ہیں جہاں جدید ٹیکنالوجی کا موجودہ تصور بھی نہیں تھا۔ لیکن الیکٹرونک چپ (Electronic Chip) کا یہ جدید دور چیخ چیخ کر نبی کریم ﷺ کے بیان کی سچائی کو ثابت کر رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ایسی چیمپ تیار کی جا چکی ہیں بلکہ زیر استعمال ہیں۔ یہ چپ کسی کو لگائی جائے تو دور بیٹھا دوسرا شخص اسکی تمام باتیں سن بھی سکتا ہے اور اس کو دیکھ بھی سکتا ہے، اسکے علاوہ اگر اس چپ کو نکال کر اس کا ڈیٹا (چپ) میں موجود مواد) کمپیوٹر وغیرہ میں ڈاؤن لوڈ کیا جائے تو سب کچھ پتہ چل سکتا ہے کہ اس شخص نے آپ کی غیر موجودگی میں کیا کچھ کیا ہے۔ ابھی اس کو ناگ یا بازو پر باندھ کر استعمال کیا

جار ہا ہے، جبکہ بازو یا ران کے گوشت میں پیوست کرنے کے تجربات چل رہے ہیں، اور ممکن ہے کہ یہ بھی ہو چکا ہو۔

فائدہ ۲: جانوروں سے گفتگو: آپ سنتے رہتے ہوئے کہ مغربی ممالک جانوروں کی بولی سمجھنے اور ان سے گفتگو کرنے کے لئے مسلسل تجربات کر رہے ہیں۔

ہر قوم کا حکمران منافق ہوگا

عن ابی بکرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَسُودَ كُلُّ قَوْمٍ مُنَافِقُهُمْ. (المجم الاوسط ج ۴: ص ۳۵۵)

ترجمہ: حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئیگی جب تک ہر قوم کے حکمران ان (میں) کے منافق نہیں بن جاتے۔

فائدہ: آقائے مدنیؒ نے اس حدیث میں امت کے عمومی مزاج کی نشاندہی کی ہے کہ انکے اندر بزدلی اور کابلی پیدا ہو جائے گی جس کے نتیجے میں ان پر منافقین کی حکمرانی ہوگی۔

پانچ جنگِ عظیم

عن عبد اللہ بن عمرو قال مَلَأَ اللَّهُ النَّاسَ خَمْسَ فِئَتَيْنِ قَدْ مَضَتْ وَثَلَاثٌ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مَلْحَمَةُ الثُّرُكِ وَمَلْحَمَةُ الرُّومِ وَمَلْحَمَةُ الدَّجَالِ لَيْسَ بَعْدَ الدَّجَالِ مَلْحَمَةٌ. (کتاب الفتن، تعلیم ابن ماجہ ج ۲: ص ۵۳۸۔ السنن الواردة فی الفتن)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمروؓ نے فرمایا کہ (دنیا کی ابتداء سے آخر دنیا تک) کل پانچ جنگِ عظیم ہیں۔ جن میں سے دو تو (اس امت سے پہلے) گذر چکیں۔ اور تین اس امت میں ہوگی۔ ترک جنگِ عظیم اور رومیوں سے جنگِ عظیم اور دجال سے جنگِ عظیم۔ اور دجال والی جنگِ عظیم کے بعد کوئی جنگِ عظیم نہ ہوگی۔

(حاشیہ ۱: پہلے ایڈیشن میں یہ لکھا گیا تھا کہ اس امت میں ہونے والی تین جنگِ عظیم میں سے دو جنگِ عظیم ہو چکی ہیں۔ جسکی وجہ یہ تھی کہ اس روایت کا عربی متن ”السنن الواردة فی الفتن“ سے لیا گیا تھا۔ جو یہ ہے ”ملا حسم الناس خمس ملاحم ثننان قد مضتا وثلاث فی هذه الأمة ملحمة الدجال وليس بعد الدجال ملحمة“ اس روایت میں اس امت میں ہونے والی جنگوں کی تفصیل نہیں ہے اب یہ تفصیل تعلیم ابن ماجہ کی ”کتاب الفتن“ میں ملی ہے۔ چنانچہ اس روایت کی روشنی میں یہ یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ پہلی جنگِ عظیم (1918ء تا 1924ء) اور دوسری جنگِ عظیم (1939ء تا 1945ء) اس حدیث کا مصداق ہیں۔)

فائدہ: اگرچہ مسلمان اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے ایک ہونے والی حقیقت کے لئے خود کو تیار نہیں کر رہے لیکن کفر اس کا اعلان واضح اور دو ٹوک الفاظ میں کر رہا ہے۔ اگر کوئی اس انتظار میں ہے کہ حضرت مہدی آنے کے بعد جنگ عظیم کا اعلان کریں گے، تو ایسا شخص جس انتظار ہی کرتا رہ جائے گا۔ کیونکہ حضرت مہدی کا خروج ایک ایسے وقت میں ہوگا جب جنگ چھڑ چکی ہوگی۔

فتنوں کا بیان

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعِدْ بِهِ. (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب فتنے پیدا ہونگے، ان فتنوں میں بیٹھے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا سچی کرنے والے سے بہتر ہوگا، اور جو شخص فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا، لہذا جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ پائے اور ٹھکانہ پائے تو وہیں پناہ لے لے۔

فائدہ: ”چلنے والے سے کھڑے رہنے والا اور کھڑے رہنے والے سے بیٹھ جانے والا“ اس سے مراد اس فتنہ میں کم کوشش کرنا اور کم مبتلا ہونا ہے۔ وہ فتنہ ایسا ہوگا کہ جو جتنی کوشش کرے گا وہ اتنا ہی اس میں ملوث ہوگا۔ یہ فتنہ کئی قسم کا ہو سکتا ہے انہی میں سے ایک مال کا فتنہ ہے جس کو آپ ﷺ نے اس امت کے لئے سب سے خطرناک فتنہ قرار دیا ہے۔ اس وقت عالمی سودی نظام کے ہوتے ہوئے جو شخص اس نظام میں زیادہ کمانے کی کوشش کرے گا وہ اتنا ہی خود کو سود میں ڈبو تا جائے گا۔ اور جو کم کوشش کریگا وہ کم ملوث ہوگا۔ اس طرح چلنے والے سے کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا، اور کھڑے رہنے والے سے بیٹھنے والا بہتر ہوگا۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریاں لے کر پہاڑوں یا بیابانوں میں نکل جائے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَمَا لَقَابِضٌ عَلَى الْجَمْرِ. قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. (سنن الترمذی ج ۴ ص ۵۲۶)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس

وقت ان میں اپنے دین پر ڈٹ جانے والا اس شخص کے مانند ہوگا جس نے اپنی مٹھی میں انگارہ لے لیا ہو۔

عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فَتَنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُضِيحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُؤْمِسِي كَافِرًا أَوْ يُؤْمِسِي مُؤْمِنًا وَيُضِيحُ كَافِرًا يَبْنِعُ دِينَهُ بَعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔ (مسلم ج: ۱ ص: ۱۱۰ صحیح ابن حبان ج: ۱۵ ص: ۹۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اعمالِ صالحہ میں جلدی کرو قبل اس کے کہ وہ فتنے ظاہر ہو جائیں، جو تاریک رات کے ٹکڑوں کے مانند ہونگے (ان فتنوں کا اثر یہ ہوگا کہ) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر بن جائے گا یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر اٹھے گا۔ اپنا دین و مذہب دنیا کے تھوڑے سے فائدہ کے لئے بیچ ڈالے گا۔

فتنوں میں مبتلا ہونے کی پہچان

عن حُذَيْفَةَ قَالَ تَعْرِضُ الْفِتْنَةُ عَلَى الْقُلُوبِ فَأَيُّ قَلْبٍ كَرِهَهَا نَكَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيَظَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نَكَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ (السنن الواردة في الفتن ج: ۱ ص: ۲۲۷ مترک ج: ۴ ص: ۵۱۵)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا فتنوں لوگوں پر یلغار کرتے ہیں۔ جو دل اس (فتنہ) کو برا جانتا ہے تو اس دل میں ایک سفید نکتہ پڑ جاتا ہے۔ اور جو دل اس (فتنہ) میں ڈوب جاتا ہے تو اس (دل) میں ایک کالا نکتہ پڑ جاتا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْلَمَ أَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ أَمْ لَا فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ كَانَ رَأَى حَلَالًا كَانَ يَرَاهُ حَرَامًا فَقَدْ أَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ وَإِنْ كَانَ يَرَى حَرَامًا كَانَ يَرَاهُ حَلَالًا فَقَدْ أَصَابَتْهُ. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يَخْرُجَاهُ. (مترک ج: ۴ ص: ۵۱۵)

ترجمہ: اگر تم میں سے کوئی شخص یہ جاننا چاہتا ہے کہ آیا وہ فتنے میں مبتلا ہوا یا نہیں تو اس کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ کوئی ایسی چیز جس کو پہلے وہ حرام سمجھتا تھا اب اس کو حلال سمجھنے لگا ہے یا کوئی ایسی چیز جس کو پہلے وہ حلال سمجھتا تھا اب اس کو حرام سمجھنے لگا ہے؟

فائدہ: حضرت حذیفہؓ نے فتنے میں مبتلا ہونے کی پہچان بتلا دی۔ کہ اگر پہلے کسی چیز کو حرام سمجھتا تھا لیکن اب اس کو حلال سمجھنے لگا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص فتنے میں مبتلا ہو چکا

ہے۔ اگر غور کریں تو اپنی اصلاح کے لئے یہ بہت عمدہ نسخہ ہے۔

فتنوں کے وقت میں بہترین شخص

عن ابن عباسؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ رَجُلٌ آخَذَ بِعِصْمَةِ قُرْبِيهِ أَوْ قَالَ بِرَسْنِ قُرْبِيهِ خَلَفَ أَعْدَاءُ اللَّهِ يُخَيِّفُهُمْ وَيُخَيِّفُونَهُ أَوْ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي بَادِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ الَّذِي عَلَيْهِ . هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يَخْرُجَاهُ (المستدرک علی النسخین ج: ۴ ص: ۵۱۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنوں کے دور میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام یا فرمایا اپنے گھوڑے کی تکمیل پکڑے اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہو، وہ اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ کرتا ہو اور وہ اس کو ڈراتے ہوں، یا وہ شخص جو اپنی چراگاہ میں گوشہ نشین ہو جائے، اس پر جو اللہ کا حق (زکات وغیرہ) ہے اس کو ادا کرتا ہو۔

حضرت ام مالک بہر یہ کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا اور اسکو کھول کر بیان کیا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس فتنہ کے زمانے میں سب سے بہتر کون شخص ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان فتنوں کے زمانے میں سب سے بہتر شخص وہ ہوگا، جو اپنے موسیٰ شیوں میں رہے اور انکی زکات ادا کرتا رہے، اور اپنے رب کی بندگی میں مشغول رہے، اور وہ شخص (سب سے بہتر ہوگا) جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہو (یعنی ہر وقت جہاد کے لئے تیار ہو) اور دشمنانِ دین کو خوف زدہ کرتا ہو، اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں۔ (ترمذی شریف۔ کتاب الفتن۔ نعیم ابن حمار ج: ۱ ص: ۱۹۰)

فائدہ ۱: ایسے وقت میں بہترین لوگ وہ ہونگے جو جہاد میں مصروف ہونگے، وہ دشمن کو خوف زدہ کرتے ہونگے اور دشمن ان کو ڈراتا ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے جہاد کی بھی تشریح فرمادی کہ یہاں جہاد سے کیا مراد ہے؟

پھر فرمایا: وہ لوگ بہترین ہونگے جو فتنوں کے وقت اپنے مال موسیٰ شیوں کو پہاڑوں اور بیابانوں میں لے کر چلے جائینگے۔ اس میں اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ ان جگہوں سے دور چلا جائے جہاں دجالی تہذیب کا غلبہ ہو۔

فائدہ ۲: مذکورہ حدیث اور کئی دیگر احادیث میں یہ ذکر ہے کہ دجال کے فتنے سے دو قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے۔ پہلی قسم مجاہدین جو اللہ کے دین کی سر بلندی کے لئے جہاد کر رہے ہونگے اور

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو اپنے مال مویشی لے کر پہاڑوں اور بیابانوں میں چلے جائیں گے۔ اور اللہ کی اطاعت کر رہے ہوں گے۔ دوسری قسم کے لوگ صرف اپنا ایمان بچانے کے لئے پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ اور قتل کے دور میں ایمان بچانے کے لئے گھریا چھوڑ دینا بھی اللہ رب العزت کے نزدیک بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ جبکہ مجاہدین صرف اپنے ایمان کی فکر نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ وہ ساری امت کے ایمان کو بچانے کی خاطر اور دجال کے قتلے کا زور توڑنے کی خاطر دجال اور اسکے ایجنٹوں سے قتال کر رہے ہوں گے۔ اپنا گھر، وطن، ماں باپ، بیوی بچے اور مال و دولت غرض سب کچھ امت کا ایمان بچانے کے لئے قربان کر رہے ہوں گے۔ اسلئے زیادہ فضیلت مجاہدین کی ہی ہوگی۔

دین کو بچانے کے لئے قتلوں سے بھاگ جانے کا بیان

عَنِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَذَا غَرِيباً وَسَيَعُودُ غَرِيباً كَمَا بَدَأَ وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا. (صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۳۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور عنقریب اسلام دوبارہ اجنبیت کی حالت کی طرف لوٹے گا جیسے کہ ابتدا میں ہوا تھا اور وہ (یعنی اسلام) سمٹ کر دو مسجدوں کے درمیان چلا جائے گا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹتا ہے۔

فائدہ: حدیث میں لفظ غریب کا ترجمہ اجنبی اور غیر مانوس سے کیا گیا ہے۔ جس طرح ابتدائے اسلام میں لوگ اسلام کو اجنبی اور غیر مانوس سمجھتے تھے اسی طرح آج بھی اکثر مسلمان اسلام کے بہت سارے احکامات کو اجنبی سمجھنے لگے ہیں اور ان احکامات کے ساتھ ایسا برتاؤ ہے گویا وہ ان کو جانتے ہی نہیں کہ ان احکامات سے بھی ہمارا وہی تعلق ہے جو نماز روزہ وغیرہ سے ہے۔ کہتے ہیں کہ اب تو اس کا دور ہی نہیں رہا۔ حالانکہ شریعت کا زیادہ بڑا حصہ انہی احکامات (اسلام کا تجارتی اور عدالتی نظام) پر مشتمل ہے۔ اسلئے آج یہی کہا جائے گا کہ اسلام ایک ارب چالیس کروڑ کے ہوتے ہوئے بھی اجنبی بن کر رہ گیا ہے۔

سوان لوگوں کو رحمتہ للعالمین ﷺ نے مبارک باد دی ہے جو ان جگہوں سے بھاگ جائیں جہاں اسلام اجنبی ہو گیا ہو، اور ایسی جگہ چلے جائیں جہاں اسلام اجنبی نہ بنا ہو، بلکہ وہاں کے لوگ آج بھی اسلام کو اسی طرح پہچانتے ہوں جیسا کہ اس کو پہچاننے کا حق ہے، اور آج بھی انکی زندگی کا

مقصد وہی ہو جو صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا مقصد تھا۔ وہ نماز روزے کے ساتھ ساتھ اسلام کے دیگر احکامات کو بھی اپنے سینے سے لگائے رکھتے ہوں اور اس میں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا بھی نہ کرتے ہوں۔ اور اس عہد پر اپنی جانیں کٹانے کا عزم رکھتے ہوں کہ جس طرح صحابہؓ نے اپنا قیمتی ابو بھاکر اسلام کو اجنبیت کی حالت سے نکالا ہم بھی اس کو اجنبیت کی حالت سے نکال کر اس حالت میں لے آئیں گے جہاں وہ اجنبی نہیں رہے گا۔

غرباء والی احادیث کی تشریح کرتے ہوئے ابوالحسن حنفی نے المعتصر من المختصر میں غریب کے یہی معنی بیان فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

”الاسلام طرا علی اشیاء لیست من اشکالہ فکان بذلک معہا غریبا کما یقال لمن نزل علی قوم لا یعرفونہ اَنہ غریب بینہم“ (المعصر من المختصر من مشکل الآثار ج: ۳ ص: ۲۶۶)

یعنی اسلام کو ایسے حالات سے سابقہ پڑ جائے جو اس سے کوئی مناسبت نہ رکھتے ہوں، تو اسلام اس صورت میں غریب (اجنبی) ہو جائے گا۔ جیسا کہ اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے جو ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اس کو نہیں جانتے ہوں، تو وہ آنے والا انکے درمیان غریب (اجنبی) ہوگا۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ بہت سے حضرات اس حدیث کو اپنی سستی اور بزدلی کے لئے آڑ بناتے ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے مقابلہ کی تیاری کرو تو کہتے ہیں کہ اسلام تو ہر دور میں کمزور رہا ہے، اور اس حدیث کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ وہ حدیث کے لفظ غریب کو اردو کے غریب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ جو درست نہیں۔

قال ابو عیاش سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا فَيُطَوَّبُ لِلْغُرَبَاءِ قَالَ وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ يُضِلُّونَ حِمِينَ يَفْسُدُ النَّاسُ. (المجم الاوسط ج: ۵ ص: ۱۳۹ ج: ۸ ص: ۳۰۸)

ترجمہ: حضرت ابو عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ابن عبد اللہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور ایک بار پھر اسلام اسی اجنبیت کی حالت میں چلا جائیگا، سو مبارک باد ہے غرباء کو۔ پوچھا کہ یا رسول اللہ غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا وہ لوگ، جو لوگوں کے فساد میں مبتلا ہونے کے وقت ان

کی اصلاح کریں گے۔

فائدہ: اس حدیث شریف میں ان لوگوں کو آپ ﷺ نے مبارک باد دی ہے جو دنیا میں فساد عام ہو جانے کے وقت لوگوں کی اصلاح کریں گے۔ اور لوگوں میں سب سے بڑا فساد یہ ہے کہ وہ اللہ کی سب سے بڑی صفت حاکمیت میں انسانوں کو شریک بنالیں۔ لہذا شریعت کی نظر میں اللہ کی حاکمیت اور قانون کی جانب بلانا سب سے بڑی اصلاح کہلائے گی جسکے تحت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا جائے گا۔ یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ اس پر قرآن کی آیت کنتم خیر امة الایہ کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی تفسیر گواہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ شَيْءٍ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْغُرَبَاءُ قِيلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ الْفَرَارُونَ بَدْنِهِمْ يَبْتَغِيهِمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. (خليفة الاولياء ابو نعیم ج: ۱ ص: ۲۵۔ کتاب الزہد الکبیر ج: ۲ ص: ۱۱۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے محبوب لوگ غرباء ہونگے، پوچھا گیا غرباء کون ہیں؟ فرمایا اپنے دین کو بچانے کے لئے فتنوں سے دور بھاگ جانے والے۔ اللہ تعالیٰ انکو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ شامل فرمائے گا۔

عن أبي سعيد الخدري أنه قال قال رسول الله ﷺ يوشك أن يكون خير ماله المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن. (بخاری شریف ج: ۱ ص: ۱۵)۔ (معتمد ابن ابی شیبہ ج: ۷ ص: ۴۳۸) (متذلل بطل ج: ۲ ص: ۲۷۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور (دور دراز کے) بارانی علاقوں میں دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ جائے۔

فائدہ: اس حدیث میں بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایسی جگہوں پر آدمی کا ایمان بچانا مشکل ہو جائے گا جہاں پر جاہلی ابلیس تہذیب اور اسکا تجارتی نظام عام ہو۔ کیونکہ اگر یہ وہاں رہے گا تو یقیناً اسکو اس سودی نظام کی حمایت کرنی ہوگی یا کم از کم خاموش رہنا پڑیگا۔ اور یہ خاموش رہنا بھی اس پر راضی رہنے جیسا ہے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ نوجوان اور بوڑھے جو اس وقت اپنا ایمان بچانے کے لئے اپنا

گھربار، دھن دولت اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پہاڑوں کو اپنا نشیمن بنا چکے ہیں، اور ایک ایسے وقت میں کہ جب ابلیس کے نیوولڈ آرڈر نے ہر مسلمان کو سودی کاروبار میں ملوث کر دیا ہے اور اگر کوئی براہ راست ملوث نہیں تو اسکو اس سودی نظام کی ہوا ضرور لگ رہی ہے، ایک ایسے وقت میں کہ جب امت کے سب سے معزز اور شریعت کے محافظ طبقے، علماء کرام کو غیر شرعی فتاویٰ دینے پر مجبور کیا جا رہا ہے، دجالی قوتیں علی الاعلان اپنی حاکمیت اعلیٰ (Sovereignty) کا اعلان کر رہی ہیں، اور صرف اللہ کی حاکمیت کے سامنے سر جھکانے کا وعدہ کرنے والے مسلمان، آج غیر اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کر کے اللہ کے ساتھ کھلا شرک کر رہے ہیں... مقررین خاموش ہیں، الا ماشاء اللہ، اہل قلم... سوائے چند کے.... یا تو قلم کے تقدس کو فروخت کر چکے یا پھر باطل کی گیدڑ بھسکیوں نے انکے قلم کی سیانی کو منہمک کر کے رکھ دیا ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات کا گھلا گھونٹ کر رکھ دیا گیا جو مسلمانوں کو باطل کے سامنے سر اٹھا کر جینا سکھاتی ہیں۔ جس طرف نظر دوڑاؤ مصلحتوں کی چادریں اوڑھے ایسے مسلمان نظر آتے ہیں کہ اگر انکے دور میں دجال آجائے اور اپنی خدائی کا اعلان کر دے تو شاید یہ مصلحت کی چادر سے باہر نکلنا پسند نہ فرمائیں۔ کیونکہ اس وقت بھی دجال کے تحیث و ہی بات کہہ رہے ہیں کہ یا تو ہماری صفوں میں شامل ہو جاؤ یا پھر ہمارے دشمنوں کی... جبکہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث بھی یہی مطالبہ کر رہی ہیں کہ اے مسلمانو! اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اللہ والی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ اب درمیان کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

کیا جہاد بند ہو جائے گا؟

عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ: الجهاد ماضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللهُ إِلَيَّ
أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدِّجَالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَانِبٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ (ابوداؤد ج: ۳ ص: ۱۸)
کتاب السنن ج: ۲ ص: ۱۷۶)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے جب سے مجھے بھیجا اس وقت سے جہاد جاری ہے اور (اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ) میری امت کی آخری جماعت دجال کے ساتھ قتال کرے گی۔ اس جہاد کو نہ تو کسی ظالم کا ظلم ختم کر سکے گا اور نہ کسی انصاف کرنے والے کا انصاف۔

عن جابر بن سمرّة عن النبي ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ
عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ (مسلم ج: ۳ ص: ۱۵۲۳)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا یہ دین باقی رہے گا اسکی حفاظت کیلئے مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک قتال کرتی رہے گی۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الْجِهَادُ حُلُومًا أَخْضَرُ مَا قَطَرَ الْقَطْرُ مِنَ السَّمَاءِ وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ فِيهِ قُرَاءٌ مِنْهُمْ لَيْسَ هَذَا زَمَانٌ جِهَادٍ فَمَنْ أَذْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَنِعْمَ زَمَانُ الْجِهَادِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاحِدٌ يَقُولُ ذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ مَنْ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (السنن الواردة في الفتن ج ۳ ص: ۷۵۱)

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تک آسمان سے بارش برتی رہے گی تب تک جہاد تروتازہ رہے گا (یعنی قیامت تک)۔ اور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب ان میں پڑھے لکھے لوگ بھی یہ کہیں گے کہ یہ جہاد کا دور نہیں ہے۔ لہذا ایسا دور جس کو ملے تو وہ جہاد کا بہترین زمانہ ہوگا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا کوئی (مسلمان) ایسا کہہ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (ایسا وہ پڑھے لکھے کہیں گے) جن پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔ (السنن الواردة في الفتن ج ۳ ص: ۷۵۱)

عن الحسن أَنَّهُ قَالَ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُونَ لَا جِهَادَ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَجَاهِدُوا فَإِنَّ الْجِهَادَ أَفْضَلُ. (کتاب السنن ج ۲ ص: ۱۷۶)

ترجمہ: حضرت ابورجاء الجوزی حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ کہیں گے کہ اب کوئی جہاد نہیں ہے۔ تو جب ایسا دور آجائے تو تم جہاد کرنا۔ کیونکہ وہ افضل جہاد ہوگا۔

حدیث: حضرت ابراہیم سے روایت ہے فرمایا انکے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں (اب) کوئی جہاد نہیں ہے۔ تو انھوں نے فرمایا یہ بات شیطان نے پیش کی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶ ص: ۵۰۹)

فائدہ: اگرچہ اس حدیث کا مصداق خلافت عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد کا دور واضح ہے لیکن اس سے زیادہ واضح دور اور کونسا ہو سکتا جس سے ہم گزر رہے ہیں۔ جاہلوں کا تو کہنا ہی کیا پڑھے لکھے حضرات بھی جہاد کے بارے میں وہی الفاظ استعمال کر رہے ہیں جنکی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے۔ خصوصاً طالبان کی پسپائی کے بعد تو یوں لگتا ہے جیسے ہوا کا رخ ہی تبدیل ہو گیا ہو۔

سو جہاد کرنے والوں کو کسی کی باتوں یا مخالفتوں اور طعن و تشنیع سے دلبرداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ انکو انکے رسول ﷺ نے پہلے ہی تسلی دیدی ہے کہ ایسے وقت میں جہاد کرنا افضل جہاد ہوگا۔ مجاہدین کو اخلاص اور اللہ کو راضی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لگے رہنا چاہئے۔

مسلم ممالک کی اقتصادى ناکہ بندی

حدیث: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وہ وقت قریب ہے کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلہ آنے پر پابندی لگادی جائے گا۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ پابندی کس کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ عجمیوں (Non Arabs) کی جانب سے۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب اہل شام پر بھی یہ پابندی لگادی جائے گی۔ پوچھا گیا کہ یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم (مغرب والوں) کی جانب سے۔ پھر فرمایا رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر کے دیگا اور شمار نہیں کرے گا نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا جس طرح کے ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں رہ جائے گا پھر آپ نے فرمایا کہ مدینہ سے جب بھی کوئی بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا تو اللہ اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ پر ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ چھوڑ کر وہاں چلے جائینگے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا کہ وہ اس بات کو جانتے نہیں۔ (مسند رک ج ۳ ص ۴۵۶)

فائدہ ۱: عراق پر پابندی کی پیشن گوئی مکمل ہو چکی ہے۔ سو اے ایمان والو! اب کس بات کا انتظار ہے؟

ف ۲: مدینہ میں کوئی منافق نہیں رہ سکے گا۔ صرف وہی لوگ وہاں رہ جائیں گے جو اللہ کے دین کی خاطر جان دینے کی ہمت رکھتے ہونگے۔ کیونکہ مسلم شریف میں حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ جب دجال مدینہ کے باہر آئے گا اور اپنا گرز مارے گا تو اس وقت مدینہ کو تین جھٹکے لگیں گے جس سے ڈر کر کمزور ایمان والے، مدینہ سے نکل کر کفار کے ساتھ مل جائیں گے۔

حدیث: حضرت ابو نصرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ۔ ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابرؓ نے فرمایا

رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا میری آخری امت میں خلیفہ ہوگا جو مالِ لب بھر بھر کر دے گا۔ اور شمار نہیں کرے گا۔ (مسلم ج ۲، ص: ۳۹۵)

حدیث: حضرت ابوصالح تابعیؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ مصر پر بھی پابندیاں لگائی جائیگی۔ (مسلم شریف)

عرب کی بحری ناکہ بندی

عَنْ كَعْبٍ قَالَ يُوشِكُ أَنْ يُزِيحَ الْبَحْرُ الشَّرْقِيَّ حَتَّى لَا يَبْعُرِي فِيهِ سَفِينَةٌ وَحَتَّى لَا يَسْجُوزَ أَهْلُ قُرَيْبَةَ إِلَى قُرَيْبَةٍ وَذَلِكَ عِنْدَ الْمَلَا حِمٍ وَذَلِكَ عِنْدَ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ (السنن الواردة في الفتن)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مشرقی سمندر دور ہو جائیگا اور اس میں کوئی کشتی بھی نہ چل سکے گی، چنانچہ ایک بستی والے دوسری بستی میں نہ جاپا سکیں گے اور یہ جنگِ عظیم کے وقت میں ہوگا، اور جنگِ عظیم حضرت مہدی کے وقت میں ہوگی۔

فائدہ: مشرقی سمندر سے یہاں بحرہ عرب مراد ہے، دور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس تک تو پہنچنا دشوار ہو جائیگا، جسکی وجہ سے وہاں آمد و رفت بند ہو جائیگی۔

آپ ذرا دنیا کا نقشہ اٹھائیں اور امریکن بحری بیڑوں کی موجودہ جگہوں کو دیکھیں، تو یہ روایت بہت آسانی سے آپکی سمجھ میں آجائے گی۔ کراچی کے ساحل سے لے کر صومالیہ تک تمام بحری گزرگاہوں پر عالمی کفر کا قبضہ ہے۔ گیارہ ستمبر کے بعد بحرہ ہند اور بحرہ عرب میں آنے جانے والے جہازوں کی چیلنگ بہت سخت کی جا رہی ہے۔ خصوصاً پاکستان سے جانے والے جہازوں کی چیلنگ انتہائی سخت ہوتی ہے۔ آئندہ حالات مزید سخت ہونگے جس کی وجہ سے سمندر کے راستے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بہت مشکل ہو جائے گا۔

دنیا کے نقشہ پر اگر نظر ڈالی جائے تو تو اس وقت دجالی قوتوں نے مکہ اور مدینہ کی ہر طرف سے ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ تمام سمندری راستوں پر انکا کنٹرول ہے۔ اسی طرح خشکی کی جانب سے بھی ان دونوں شہروں کو مکمل اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۱)

ایسا محسوس ہوتا ہے گویا دجالی قوتیں حضرت مہدی تک پہنچنے والی رسد و ملک کو ہر طرف سے روکنا چاہتی ہیں۔ اور ان خاص جگہوں پر اپنا کنٹرول چاہتی ہیں جہاں سے انکی حمایت کے لئے مجاہدین آسکتے ہیں۔

مدینہ منورہ کا محاصرہ

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں عنقریب مدینہ میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا جائیگا یہاں تک کہ آخری مورچہ سلاح میں ہوگا۔ اور سلاح ایک مقام ہے خیبر کے قریب۔ (مشکوٰۃ باب الملاحم۔ رواہ ابوداؤد)

فائدہ: خیبر مدینہ منورہ سے ساٹھ میل دور ہے۔ اس وقت امریکی فوجیں مدینہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود ہیں۔ (دیکھیں نقشہ ۶)

حدیث: حضرت یحییٰ ابن ادرعؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) لوگوں سے خطاب کیا چنانچہ تین مرتبہ (یہ) فرمایا یوم الخلاص وما یوم الخلاص یوم الخلاص وما یوم الخلاص۔ کسی نے پوچھا یہ یوم الخلاص کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا دجال آئے گا اور احد کے پہاڑ پر چڑھے گا پھر اپنے دوستوں سے کہے گا کیا اس قصر ابیض (سفید محل) کو دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد کی مسجد ہے۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب آئے گا تو اس کے ہر راستے پر ہاتھ میں لگی تلوار لئے ایک فرشتے کو مقرر پائے گا۔ چنانچہ سبۃ الجرف کی جانب آئے گا اور اپنے خیمے پر ضرب لگائے گا۔ پھر مدینہ منورہ کو تین جھٹکے لگیں گے۔ جسکے نتیجے میں ہر منافق مرد و عورت اور فاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اسکے ساتھ چلے جائیں گے۔ اس طرح مدینہ (گناہ گاروں سے) پاک ہو جائے گا۔ اور یہی یوم الخلاص (چھٹکارے یا نجات کا دن) ہے۔ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے (متدرک علی التحسین ج ۴ ص ۵۸۶)

فائدہ ۱: دجال جب مسجد نبویؐ کو دیکھے گا تو اس کو قصر ابیض یعنی سفید محل کہے گا۔ جس وقت نبی کریم ﷺ یہ بات بیان فرما رہے ہیں اس وقت مسجد نبویؐ بالکل سادہ مٹی اور گارے کی بنی ہوئی تھی۔ اور اب مسجد نبویؐ کو اگر دور سے یا کسی اونچی جگہ سے دیکھا جائے تو یہ دیگر عمارتوں کے درمیان بالکل کسی محل کے مانند لگتی ہے۔ مسجد نبویؐ کی ایک تصویر سیٹیلٹ سے لی گئی ہے جس میں مسجد نبویؐ بالکل سفید نظر آ رہی ہے۔ نیز ایک دوسری روایت جس میں دجال کے وقت میں مدینہ منورہ کے سات دروازوں کا ذکر ہے تو سات دروازوں سے مراد شہر میں داخلے کے سات راستے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور اس وقت مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے سات بڑے راستے ہیں۔

(۱) جدہ سے آنے والا (۲) مکہ مکرمہ سے آنے والا (۳) ربیع سے آنے والا۔ (۴) اتر پورٹ سے شہر میں آنے والا۔ (۵) تبوک سے آنے والا۔ اور باقی دو راستے وہ ہیں جو مضافاتی

(Outskirts) علاقوں سے آتے ہیں۔

اہل ایمان کے لئے انتہائی غور و فکر کا مقام ہے۔ (اعوذ باللہ من فتنۃ الدجال)

اہل یمن اور اہل شام کے لئے دعا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا
بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا. قَاطَنَةُ قَالَ فِي النَّائِلَةِ هُنَاكَ
الْوَلَاةُ لَوِ الْفَتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے شام
میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے نجد
میں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرما اور ہمارے یمن میں
بھی۔ لوگوں نے پھر کہا ہمارے نجد میں بھی۔ راوی کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے کہ تیسری بار رسول
ﷺ نے فرمایا کہ وہاں زلزلے آئیں گے اور فتنے ہونگے۔ اور وہاں شیطان کا سینک ظاہر ہوگا۔

قائدہ:- شام اور یمن کی برکت تو آج بھی صاف نظر آ رہی ہے کہ اللہ نے اس آخری معرکہ
میں فلسطین، و شام اور یمن کے مجاہدین کو جو حصہ عطا کیا ہے وہ آپ کی دعائی کا اثر ہے۔ اس وقت
دنیا نئے کفر کو بلانے والے شام اور یمن کے جانباز ہی زیادہ ہیں۔ اور خود شیخ اسامہ بن لادن
(حفظہ اللہ) کا تعلق بھی یمن ہی سے ہے۔ نجد کا علاقہ ریاض اور اسکے ارد گرد کا علاقہ ہے۔

مختلف علاقوں کی خرابی کا بیان

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابٌ
يُتْرَبُ وَخَرَابٌ يَثْرَبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتُحُ الْقِسْطُ نِطْنِيَّةٌ وَفَتْحُ
الْقِسْطُ نِطْنِيَّةٌ خُرُوجُ الدَّجَالِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَيْحِ مَعَاذٍ أَوْ مَنَكِبِهِ
وَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ كَمَا أَنْتَ هَاهُنَا أَوْ أَنْتَ قَاعِدٌ. (ابوداؤد ج ۳: ص ۱۱۰ مندرجہ)

ج ۵: ص ۲۳۵ مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کا
آباد ہونا مدینہ کی خرابی کا باعث ہوگا، اور مدینہ کی خرابی جنگ عظیم کا باعث بنے گی، اور جنگ عظیم فتح
قسطنیہ کا سبب ہوگی۔ اور فتح قسطنیہ دجال کے نکلنے کا سبب بنے گی۔ حضرت معاذ بن جبلؓ

فرماتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے معاذ کی رائے یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ سب اسی طرح حقیقت ہے جس طرح تم یہاں ہو یا بیٹھے ہو۔

فائدہ: شہروں کی خرابی کے حوالے سے جو احادیث آئی ہیں ان میں لفظ ”خراب“ استعمال ہوا ہے۔ جو ہر قسم کے نقصان، مکمل ہو یا جزوی، سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسلئے ہم نے اس کا ترجمہ خراب سے ہی کیا ہے۔ کیونکہ حدیث میں بیان کردہ ہر ملک کا نقصان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

بیت المقدس کی آبادی سے مراد یہودیوں کا وہاں قوت پکڑنا ہے۔ بیت المقدس پر اسرائیلی قبضہ کے بعد یہودیوں کی ناپاک نظریں مدینہ منورہ پر لگی ہوئی ہیں۔ جنگِ خلیج کے وقت امریکی فوجوں کا جزیرۃ العرب میں آنا درحقیقت وہ اسی منصوبہ کا حصہ ہے جسکی نشاندہی آپ ﷺ نے فرمائی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اہل ایمان یہودیوں کی اس سازش کو سمجھ گئے اور اللہ والوں نے امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا اس طرح اس وقت سے شروع ہونے والی کفر و اسلام کی جنگ اب تیزی کے ساتھ فیصلہ کن مرحلہ کی جانب بڑھ رہی ہے۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ مَسْنَدٍ قَالَ الْجَزِيرَةُ أَمْنَةٌ مِنَ الْخُرَابِ حَتَّى يَخْرُبَ مِصْرُ وَلَا تَكُونُ الْمَلِكُ حِمَّةُ الْكُبْرَى حَتَّى تَخْرُبَ الْكُوفَةُ فَإِذَا كَانَتِ الْمَلِكُ حِمَّةً فُتِحَتْ الْقُسْطَنْطِينَةُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَخُرَابُ الْأَنْدَلُسِ وَخُرَابُ الْجَزِيرَةِ مِنْ سَنَابِكِ الْخَيْلِ وَاخْتِلَافِ الْجُيُوشِ فِيهَا وَخُرَابُ الْعِرَاقِ مِنْ قَبْلِ الْجُوعِ وَالسَّيْفِ وَخُرَابُ أَرْمِينِيَّةٍ مِنْ قَبْلِ الرَّجْفِ وَالصَّوَاعِقِ وَخُرَابُ الْكُوفَةِ مِنْ قَبْلِ الْعَدُوِّ وَخُرَابُ الْبَصْرَةِ مِنْ قَبْلِ الْغَرَقِ وَخُرَابُ أُبُلَّةٍ مِنْ قَبْلِ الْعَدُوِّ وَخُرَابُ الرُّيِّ مِنْ قَبْلِ الدَّيْلَمِ وَخُرَابُ خُرَاسَانَ مِنْ قَبْلِ تَبَتٍ وَخُرَابُ تَبَتٍ مِنْ قَبْلِ السِّنْدِ وَخُرَابُ السِّنْدِ مِنْ قَبْلِ الْهِنْدِ وَخُرَابُ الْيَمَنِ مِنْ قَبْلِ الْجَرَادِ وَالسَّلْطَانِ وَخُرَابُ مَكَّةَ مِنْ قَبْلِ الْحَبَشَةِ وَخُرَابُ الْمَدِينَةِ مِنْ قَبْلِ الْجُوعِ. (السنن الواردة في الفتن ج ۳ ص ۸۸۵)

ترجمہ: حضرت وہب ابن مسنہ فرماتے ہیں کہ جزیرۃ العرب اس وقت تک خراب نہ ہوگا جب تک مصر خراب نہ ہو جائے، اور جب تک عظیم اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کوفہ خراب نہ ہو جائے، اور جب تک عظیم ہوگی تو قسطنطنیہ بنی ہاشم کے ایک شخص کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ اور اندلس اور جزیرۃ العرب کی خرابی گھوڑوں کی ناپوں اور لشکروں کے اختلاف کی وجہ سے ہوگی اور عراق کی

خرابی بھوک اور تلوار کی وجہ سے ہوگی، اور آرمینیا کی خرابی زلزلے اور کڑک سے ہوگی، اور کوفہ کی خرابی دشمن کی وجہ سے ہوگی اور بصرہ کی خرابی ڈوبنے کی وجہ سے ہوگی، اور ابلہ کی خرابی دشمن کی وجہ سے ہوگی، اور ری کی خرابی دہلیم کی وجہ سے ہوگی اور خراسان کی خرابی تہمت کی وجہ سے ہوگی اور تہمت کی خرابی سندھ کی وجہ سے ہوگی، اور سندھ کی خرابی ہندستان کی وجہ سے ہوگی، اور یمن کی خرابی مڈیوں اور بادشاہ کی وجہ سے ہوگی، اور مکہ کی خرابی حبشہ کی وجہ سے ہوگی، اور مدینہ کی خرابی بھوک کی وجہ سے ہوگی۔

روایت: حضرت کعب فرماتے ہیں جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہو جائے۔ اور مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہو جائے۔ اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہو جائے، اور جنگ عظیم اس وقت تک نہیں چھڑے گی جب تک کوفہ خراب نہ ہو جائے۔ اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کفر کا شہر فتح نہ ہو جائے۔ (مسند رک ج: ۳ ص: ۵۰۹)

روایت: حضرت منجور بن غیلانؒ حضرت عبد اللہ بن صامتؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد عبد اللہ کے ساتھ مسجد سے باہر آئے تو عبد اللہ نے فرمایا ”خطوں میں زیادہ جلد خراب ہونے والے خطے، بصرہ اور مصر ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان کو کیا چیز خراب کر سکتی ہے حالانکہ وہاں تو بڑے معزز اور مالدار لوگ موجود ہیں۔ تو انھوں نے جواب دیا خونریز قتل عام اور انتہائی بھوک۔ (یہ بات میں ایسے کہہ رہا ہوں) گویا میں بصرہ میں ہوں اور بصرہ گویا بیٹھا ہوا شتر مرغ ہو۔ رہا مصر تو دریائے نیل خشک ہو جائیگا اور یہی مصر کی خرابی کا سبب ہوگا۔ (السنن الواردة فی الفتن)

حضرت ابو عثمان انہدی کہتے ہیں کہ میں جریر بن عبد اللہ کے ساتھ قطر بل میں تھا، تو انھوں نے پوچھا اس بستی کا کیا نام ہے؟ میں نے کہا قطر بل۔ ابو عثمان کہتے ہیں پھر جریر بن عبد اللہ نے دُجیل کی جانب اشارہ کیا (پوچھا اس کا کیا نام ہے) ابو عثمان کہتے ہیں میں نے کہا دُجیل۔ کہتے ہیں پھر انھوں نے دجلہ کی جانب اشارہ کیا۔ میں نے کہا وہ دجلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں پھر انھوں نے الصراۃ کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا اس کو الصراۃ کہتے ہیں۔ وہ (جریر بن عبد اللہ) فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجلہ اور دُجیل اور قطر بل اور الصراۃ کے درمیان ایک شہر بنایا جائے گا، جس میں دنیا کی دولت، خزانے اور دنیا کے جابر لوگ جمع کئے

جائیں گے۔ اہل شہر دھنس جائیں گے، تو یہ شہر لوہے کی کیل سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ زمین میں دھنس جانے والا ہے۔ (تاریخ بغداد ج: ۱ ص: ۳۰)

فائدہ: دُجیل بغداد اور تکریت کے درمیان ہمارا شہر کے قریب ہے۔

عن اسحاق بن ابی یحییٰ الکعبی عن الأوزاعی قَالَ إِذَا دَخَلَ أَصْحَابُ الرِّيَاطِ الصُّفْرَ مَضْرُوفًا فَلْيَخْفُوا أَهْلَ الشَّامِ أَسْرَابًا تَحْتَ الْأَرْضِ. (السنن الواردة فی الفتن)

ترجمہ: حضرت اہل بن ابی یحییٰ الکعبی حضرت اوزاعی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ جب پہلے جھنڈوں والے مصر میں داخل ہو جائیں تو اہل شام کو زمین و دوسرے ٹکلیں کھود لینی چاہئیں۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انھوں نے مصر والوں سے فرمایا جب تمہارے پاس مغرب سے عبد اللہ ابن عبد الرحمن آئے گا تو تم اور وہ قطرہ سے قتال کرو گے جسکے نتیجے میں تمہارے درمیان ستر ہزار مقتول ہوں گے، اور تمہیں سرزمین مصر اور شام کی ایک ایک بستی سے ضرور نکال دیں گے، اور عربی عورت دمشق کے راستے پر بچیں، درہم میں بیچی جائے گی، پھر وہ حصص میں داخل ہوں گے وہاں وہ اٹھارہ مہینے ٹھہریں گے، اور وہاں مال و دولت تقسیم کریں گے، نیز وہاں مردوں اور عورتوں کو قتل کریں گے۔ پھر انکے خلاف ایک شرعی شخص نکلے گا، تو وہ ان سے جنگ کریگا اور ان کو شکست دیدیگا، یہاں تک کہ ان کو مصر میں داخل کر دیگا۔ (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج: ۱ ص: ۲۶۷)

عن سعید بن سنان عن الأشیاخ قَالَ تَكُونُ بِحِمَصَ صَيْحَةٍ فَلْيَلْبَثْ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ فَلَا يَخْرُجْ فَلَا تَسَاعَاتٍ. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج: ۱ ص: ۴۱۴)

ترجمہ: سعید بن سنان نے شیوخ سے روایت کی ہے فرمایا (شام کے شہر) حمص میں ایک چیخ ہوگی، سو (اس وقت) ہر ایک اپنے گھر میں رکھ رہے، تین گھنٹے تک نہ نکلے۔

فائدہ: ان تمام روایات میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ مسلمان دشمن کو دیکھ کر خواب غفلت میں نہ پڑے رہیں، اور ایک مسلم ملک کو پٹتا ہو اور دیکھ کر دوسرے مسلمان یہ نہ کہیں کہ ہماری باری نہیں آئیگی، بلکہ پہلے سے ہی دشمن کے مقابلے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

عن كعب قال إِذَا رَأَيْتَ الرِّيَاطِ الصُّفْرَ نَزَلَتْ الْإِسْكَندَرِيَّةُ ثُمَّ نَزَلُوا سُورَةَ الشَّامِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يُخَسَفُ بِقَرْيَةٍ مِنْ قُرَى دِمَشْقَ يُقَالُ لَهَا حَرَسْتَا (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج: ۱ ص: ۲۷۲)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب تم دیکھو کہ پہلے جھنڈے اسکندریہ میں آچکے ہیں پھر وسط شام میں اتر آئیں، تو اس وقت دمشق کی بستیوں میں سے ایک بستی، جس کا نام حرستا ہے، دھنس جائے گی۔

فائدہ: حرستا دمشق سے قریب حمص کے راستے میں ہے۔

عراق پر قبضے کی پیشن گوئی

عن عبد اللہ بن عمرو قال یوشک بنو قنطورا ان یخربوکم من ارض العراق قللت ثم نعوذ قال انت تشتہی ذاک قلت اجل قال نعم ویكون لکم سؤلوة من غیش. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج: ۲ ص: ۶۷۹)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمرو سے روایت ہے کہ وہ وقت قریب ہے جب بنو قنطوراء (اہل مغرب) تمہیں عراق سے نکال دیں۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا (کیا عراق سے نکلنے کے بعد) پھر ہم دوبارہ (عراق) واپس آسکیں گے؟ حضرت عبد اللہ نے فرمایا آپ ایسا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ضرور (میں ایسا چاہتا ہوں) انھوں نے فرمایا ہاں (وہ واپس عراق لوٹ کر آئیں گے)۔ اور انکے لئے (عراق میں) خوشحالی اور آسودگی کی زندگی ہوگی۔

شام اور یمن کے بارے میں دیگر روایات

عن عبد السلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول إن صاحب المغرب وبنی مروان وقضاة تجتمع على الزيات السود في بطن الشام. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج: ۲ ص: ۲۷۷)

ترجمہ: حضرت عبد السلام ابن مسلمہ سے روایت ہے انھوں نے ابو قبیل کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مغرب والا، بنی مروان اور قضاہ اندرون شام میں کالے جھنڈوں کے نیچے جمع ہونگے۔

عن كعب قال إن الله تعالى يُمِدُّ أَهْلَ الشَّامِ إِذَا قَاتَلَهُمُ الرُّومُ فِي الْمَلَا حِمٍ بِقَطِيعَتَيْنِ دَفْعَةً سَبْعِينَ أَلْفًا وَدَفْعَةً ثَمَانِينَ أَلْفًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ حِمَائِلَ سُيُوفِهِمُ الْمُسَدَّ يَقُولُونَ نَحْنُ عِبَادُ اللَّهِ حَقًّا نَقَاتِلُ أَعْدَاءَ اللَّهِ رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُمْ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعَ وَالْأَوْصَابَ حَتَّى لَا يَكُونَ بَلَدٌ أَبْرَأَ مِنَ الشَّامِ وَيَكُونَ مَا كَانَ فِي الشَّامِ مِنْ تِلْكَ الْأَوْجَاعِ وَالطَّاعُونَ فِي غَيْرِهَا. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج: ۲ ص: ۳۶۹)

ترجمہ: حضرت کعب سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب رومی جنگ عظیم (لامح) میں اہل شام سے جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ دو لشکروں کے ذریعے ان (اہل شام) کی مدد فرمائے گا، ایک مرتبہ ستر ہزار سے اور دوسری مرتبہ اسی ہزار اہل یمن کے ذریعے، جو اپنی بندگواریں (یعنی بالکل بیک اسلحہ اس سے مراد نیا اسلحہ ہے) لٹکائے ہوئے آئیں گے۔ وہ کہتے ہو گئے کہ ہم یکے سچے اللہ کے بندے ہیں۔ ہم اللہ کے دشمنوں سے قتال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے طاعون، ہر قسم کی تکلیف (بیماری وغیرہ) اور تھکاوٹ کو اٹھالیں گے۔ حتیٰ کہ شام سے زیادہ کوئی ملک (ان بیماریوں سے) محفوظ نہیں ہوگا، اور شام میں جو تکلیف اور طاعون ہوگا وہ شام کے علاوہ (ملکوں) میں بھی ہوگا۔ (یعنی طاعون اور دیگر بیماریاں تمام جگہوں پر ہوں گی لیکن شام میں سب سے کم ہوں گی، اور مجاہدین کو تو اللہ بالکل ہی ان تمام آفتوں سے محفوظ فرمائے گا)۔

اسی روایت میں ہے ”حضرت کعب نے فرمایا مغرب میں بھیڑ کی مدت حمل کے برابر ایک بادشاہ ہوگا جو اہل شام کے مقابلے لئے جہاز تیار کرے گا، چنانچہ جب بھی وہ جہاز تیار کریگا تو اللہ تعالیٰ (ان کو تباہ کرنے کے لئے) تیز ہوا کو بھیج دیگا یہاں تک کہ اللہ ان (جہازوں) کو نکلنے کی اجازت دیدگا تو وہ ”عکا“ اور ”نہر“ کے درمیان لنگر انداز ہو گئے۔ پھر ہر لشکر دوسرے کی مدد کریگا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت کعب سے پوچھا کہ وہ نہر کون سی ہے؟ (جہاں اہل مغرب آکر لنگر انداز ہو گئے) انھوں نے فرمایا دریائے ارنط (یعنی نہر حمص)۔ اور مہراقہ“ اقرع اور مصیصہ کے درمیان کا علاقہ ہے۔“ (کتاب التین نعیم ابن حماد ج: ۲ ص: ۶۹۹)

دریائے فرات (Euphrates) پر جنگ

عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ يوشك الفرات أن يخسر عن كنف من ذهب فمن حصره فلا يأخذ منه. (بخاری ج: ۶ ص: ۲۶۰۵۔ سنن الترمذی ج: ۳ ص: ۶۹۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ غنقریب دریائے فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا۔ لہذا جو بھی اس وقت موجود ہو، اس میں سے کچھ نہ لے۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے مال کو اس امت کے لئے فتنہ قرار دیا ہے۔ فرمایا ان لکل امۃ فتنۃ وان فتنۃ امۃ المال! ہر امت کے لئے کوئی چیز فتنہ رہی ہے اور بیشک میری امت کے لئے فتنہ مال ہے اور فتنے سے دور رہنا ہی فتنے سے بچنے کا سبب ہوتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے

اس مال سے دور رہنے کا حکم فرمایا۔ اس حدیث میں نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کے احکامات کو بھلا کر دولت اکٹھی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ نہ نکلے لوگ اس پر جنگ کریں گے اور ہر سو میں سے نواں مارے جائیں گے ہر ایک بچنے والا یہی سمجھے گا کہ شاید میں ہی اکیلا بچا ہوں۔“ (مسلم ج ۳: ۲۲۱۹)

فائدہ: دریائے فرات کے کنارے واقع ”فلوجہ“ کے لئے اتحادی فوجوں اور مجاہدین کے درمیان خونریز جنگ ہوئی ہے۔ اور جھڑپیں ابھی بھی جاری ہیں۔ البتہ اس بات کا علم نہیں کہ کیا وہاں سونے کے پہاڑ کے بارے میں کافروں کو علم ہے یا نہیں؟ یا پھر یہاں سونے کے پہاڑ سے کچھ اور مراد ہے۔ واللہ اعلم

عن ثوبانؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَلُ عِنْدَ كُنُزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ سَمَلًا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يَقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلَجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ (متدرک ج ۳: ۵۱۰ - سنن ابن ماجہ ج ۳: ۱۳۶۷)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کریں گے یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا اسکے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کیساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس شدت کے ساتھ جنگ نہ کی ہوگی۔ (راوی کہتے ہیں پھر آپ نے کوئی بات فرمائی جو ہم نہ سمجھ سکے) ابن ماجہ کی روایت میں اس جملے کی تصریح ان الفاظ میں ہے ”پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا خروج ہوگا پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لئے تمہیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔“

فائدہ: اس خزانے سے مراد یا تو وہی فرات والا خزانہ ہے یا وہ خزانہ ہے جو کعبہ میں دفن ہے اور جس کو حضرت مہدی نکالیں گے۔ یہاں دو فریق پہلے سے اس خزانے کے لئے جنگ کر رہے ہوں گے۔ پھر مشرق سے کالے جھنڈے والے آئیں گے۔ جو اسلام کی طلب میں آئیں گے۔ اس کا

بیان آگے آئے گا۔

عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَالُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ يَفْتَرِقُ النَّاسُ عِنْدَ خُرُوجِهِ ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ تَتَّبِعُهُ وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِأَهْلِهَا مَنَابِتُ الشَّيْخِ وَفِرْقَةٌ تَأْخُذُ شَطْرَ هَذِهِ الْفِرَاقِ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ حَتَّى يَقْتُلُونَ بَعْضُ بَعْضٍ الشَّامُ فَيَبْعَثُونَ طَلِيعَةً فِيهِمْ فَرَسٌ أَشَقَرُ أَوْ أُنْثَى فَيَقْتُلُونَ فَلَا يَرْجِعُ مِنْهُمْ أَحَدٌ. (متدرک علی التحسین ج ۳: ص ۲۳۶۵)

ترجمہ: حضرت ابو زعراء فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود کے سامنے دجال کا ذکر ہوا تو فرمانے لگے کہ دجال کے وقت لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت اس کے ساتھ ہو جائے گی، اور ایک جماعت گھر کے بڑے کا قائم مقام بن کر اپنے گھروں میں بیٹھ جائے گی اور ایک جماعت اس فرات کے کنارے ڈٹ جائے گی۔ دجال ان سے جنگ کرے گا اور یہ دجال سے جنگ کریں گے۔ (لڑتے لڑتے آگے بڑھتے جائیں گے) یہاں تک کہ مغربی شام میں جنگ کریں گے۔ پھر (ریکی کے لئے) ایک دستہ بھیجیں گے جس میں چست گھوڑے یا بھورے رنگ کے گھوڑے ہوں گے، یہ (وہاں) جنگ کریں گے۔ چنانچہ ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئے گا۔

دیر یا فرات اور موجودہ صورت حال
دیکھو! قافلہ چھوٹ نہ جائے:

تاریخ میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن کو اس وقت کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی جب وہ رونما ہو رہے تھے، البتہ بعد میں چل کر انکے دور رس اثرات کے بارے میں لوگوں کو علم ہوا۔ اس دور میں بھی ہمارے سامنے دل دہلا دینے والے اور ذہنوں کو جھنجھوڑ دینے والے حادثات رونما ہو رہے ہیں، زمانہ قیامت کی چال چل رہا ہے، واقعات چیخ چیخ کر غور و فکر کی دعوت دے رہے ہیں۔ لیکن غفلت کے صحراؤں میں بھٹکنے والے نہ معلوم کب تک بھٹکتے رہیں گے۔ نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ احادیث پر عمل کرنا تو دور کی بات آج اکثر مسلمان ان میں غور کرنے کی بھی تکلیف گوارا نہیں کر رہے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خود کو اس وقت کے لئے تیار کرو جب جہاد ہی ایمان کا معیار ہوگا، جو جہاد سے پیچھے رہے گا اس کا ایمان معتبر نہیں ہوگا، تو کہتے ہیں کہ ابھی وہ وقت بہت دور ہے۔ حالانکہ حقیقت میں وہ اپنی بزدلی اور دنیا کی محبت کی وجہ سے جہاد کی تیاری نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے کہنے میں سچے ہوتے تو کچھ تو تیاری کرتے۔ نیز ان حالات میں تو

غور و فکر کرتے جو اس وقت ان علاقوں میں رونما ہو رہے ہیں جسکے بارے میں احادیث میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔

دریائے فرات کے بارے میں کافی احادیث آئی ہیں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جیسے ہی فرات کے کنارے فلوچہ میں جنگ شروع ہوئی تھی تو ایمان والوں کو فکر لاحق ہونی چاہئے تھی لیکن لگتا یوں ہے کہ مسلمان بھی کفر کی آنکھ (مغربی میڈیا) سے واقعات کو دیکھتے ہیں۔

فرات کے کنارے فلوچہ میں گھسان کی جنگ بھی لڑی گئی، اور مشرق سے کالے جھنڈے والے بھی وہاں لڑ رہے ہیں اور اس انداز میں لڑ رہے ہیں کہ اس پہلے کوئی نہیں لڑا۔ اگرچہ ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ یہ وہی لشکر ہے جس کا ذکر اوپر والی حدیث میں آیا ہے، ممکن ہے حدیث والا لشکر بعد میں پہنچے۔ البتہ جو دو باتیں ہم نے بیان کی ہیں وہ ساری دنیا جانتی ہے کہ حقیقت ہیں۔ جنگ بھی فرات کے کنارے ہے اور کالے جھنڈے والے القاعدہ کے مجاہدین کی بڑی تعداد جو وہاں لڑ رہی ہے وہ سب وہی عرب مجاہدین ہیں جو طالبان کی پسپائی کے بعد مشرق (افغانستان) ہی سے عرب ممالک واپس گئے ہیں۔ اب مزید تحقیق کرنا علماء کرام کا کام ہے کہ مسئلہ بہت اہم ہے اور میڈیا پر کفریہ طاقتوں کا قبضہ ہے۔

ایمان والوں سے گزارش یہ ہے کہ حالات کو احادیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں، ابھی سے اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار کر لیں، اگر دل میں ایمان ہے اور ایمان ہی کی حالت میں اللہ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ورنہ یہ حقیقت ذہن نشین رہے کہ حضرت مہدی آکر کفار سے قتال کریں گے اس وقت تربیت کا موقع نہیں ملے گا، وہی انکے ساتھ جا پائے گا جو پہلے سے جہاد کی تیاری کئے ہوگا۔ ابھی وقت ہے بیدار ہونے کا ورنہ ایسا نہ ہو کہ نامعلوم منزلوں کی جانب سفر جاری رہے اور جب ہوش آئے تو قافلہ چھوٹ چکا ہو۔

خروج مہدی کی نشانیاں

حج کے موقع کے پر مٹی میں قتل عام

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ تُجَادِبُ الْقَبَائِلُ وَتُعَادِرُ فَيُنْهَبُ الْحَاجُّ فَتَكُونُ مَلْحَمَةً بِمِنَى يُكْثَرُ فِيهَا الْقَتْلَى وَيَسِيلُ فِيهَا الدِّمَاءُ حَتَّى تَسِيلَ دِمَائُهُمْ عَلَى عَقَبَةِ الْجُمُرَةِ وَحَتَّى يَهْرُبَ صَاحِبُهُمْ فَيَأْتِي بَيْنَ الرُّحْنِ وَالْمَقَامِ فَيَبْأَعُ وَهُوَ كَارٍ يُقَالُ لَهُ إِنَّ أُنْبُتَ ضَرْبُنَا

عُنُقُكَ يُبَايِعُهُ مِثْلُ عِلْدَةِ أَهْلِ بَدْرٍ يَرْضَى عَنْهُمْ مَسَاكِنُ السَّمَاءِ وَمَسَاكِنُ الْأَرْضِ. (المستدرک علی التحسین ج ۳: ص ۵۳۹)

ترجمہ: حضرت عمرو ابن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی قعدہ کے مہینے میں قبائل کے درمیان کشمکش اور معاہدہ شکنی ہوگی چنانچہ حابیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں جنگ ہوگی۔ بہت زیادہ قتل عام اور خون خرابہ ہوگا یہاں تک کہ عقبہ جمرہ پر بھی خون بہ رہا ہوگا۔ نوبت یہاں تک آئے گی کہ حرم والا (حضرت مہدی) بھی بھاگ جائے گا اور (بھاگ کر) وہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان آکھینگے اور انکے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ اگرچہ وہ (حضرت مہدی) اسکو پسند نہیں کر رہے ہونگے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اگر آپ نے بیعت لینے سے انکار کیا تو ہم آپکی گردن اڑا دیں گے۔ پھر بیعت کریں گے بیعت کرنے والوں کی تعداد اہل بدر کے برابر ہوگی۔ ان (بیعت کرنے والوں) سے زمین و آسمان والے خوش ہونگے۔

مستدرک کی ہی دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جب لوگ بھاگے بھاگے حضرت مہدی کے پاس آئیں گے تو اس وقت حضرت مہدی کعبہ سے لپٹے ہوئے رو رہے ہونگے۔ (حضرت عبداللہ ابن عمروؓ فرماتے ہیں) گویا میں ان کے آنسو دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ لوگ (حضرت مہدی سے کہیں گے) آئیے ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ وہ (حضرت مہدی) کہیں گے افسوس! تم کتنے ہی معاہدوں کو توڑ چکے ہو، اور کس قدر خون خرابہ کر چکے ہو، اسکے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی وہ بیعت کر لیں گے۔ (حضرت عبد اللہ ابن عمروؓ) فرمایا (اے لوگو!) جب تم انھیں پالو تو تم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کیونکہ وہ دنیا میں بھی ”مہدی ہیں اور آسمان میں بھی ”مہدی ہیں“۔

فائدہ ۱: اس حدیث میں منیٰ میں خون خرابے کا ذکر ہے۔ اتنا بڑا واقعہ اچانک تو رونما نہیں ہوگا بلکہ باطل قوتیں اسکے لئے پہلے سے ہی تیاریاں کر رہی ہوں گی۔

فائدہ ۲: حضرت مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد جنگ بدر کے مجاہدین کے برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی۔ نعیم ابن حنظل نے کتاب الفتن میں اس کے بارے میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

امام زہری فرماتے ہیں کہ اس سال (حضرت مہدی کے سال) دو اعلان کرنے والے اعلان کریں گے۔ آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اے لوگو! تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

اور زمین سے اعلان کرنے والا اعلان کریگا۔ اس (اعلان کرنے والے) نے جھوٹ کہا۔ چنانچہ نیچے والے اعلان کرنے والے لڑائی کریں گے، یہاں تک کہ درختوں کے تنے خون سے سرخ ہو جائیں گے۔ اور اس دن جس کے بارے میں عبد اللہ ابن عمروؓ نے فرمایا یہ وہ لشکر ہے جس کو زینوں والا لشکر (جیش البراذع) کہا جاتا ہے۔ وہ (اپنے گھوڑوں کی) زینوں کو پھاڑ کر ڈھال بنالیں گے۔ چنانچہ (جب) کافروں اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہوگی تو اس دن آسمان سے آنے والی آواز کا ساتھ دینے والوں میں سے صرف اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ مسلمان بچیں گے۔ اس طرح ان (مسلمانوں) کی مدد کی جائیگی۔ پھر یہ اپنے ساتھی کے پاس آئیں گے۔

حدیث: حضرت علیؓ فرماتے ہیں مدینہ کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ آل بیت کو قتل کریں گے۔ تو مہدی اور مفضی مدینہ سے مکہ بھاگ جائیں گے۔ (منتخب کنز العمال ص: ۳۳ ج: ۶)

رمضان میں آواز کا ہونا

عن فیروز الدیلیمی قال قال رسول اللہ ﷺ یكون فی رمضان صوت قالوا یا رسول اللہ فی اولہ او فی وسطہ او فی آخرہ قال لا بل فی النصف من رمضان اذا كانت لیلة النصف لیلة الجمعة یكون صوت من السماء یضعق له سبعون ألفاً ویصم سبعون ألفاً قالوا یا رسول اللہ فمن السالم من امتک قال من لزمت بیته وتعوذ بالسجود وجہر بالتکبیر لله ثم یتبعه صوت آخر فالصوت الاول صوت جبریل والثانی صوت الشیطان، فالصوت فی رمضان والمعمعة فی شوال ویميز القبائل فی ذی القعدة ویغار علی الحاج فی ذی الحجة والمحرّم وأما المحرم اوله بلاء علی امتی وآخره فرج لامتی. الراجلۃ یقتہا ینجو علیہا المؤمن خیر له من دسکرة تغل بمائة آلب۔ (المجم الکبیر ج: ۱۸ ص: ۳۲۲)

ترجمہ: حضرت فیروز دیلیمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں ایک نو بردست آواز آئے گی۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ آواز رمضان کے شروع میں ہوگی، یا درمیان میں یا آخر میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نصف رمضان میں۔ جب نصف رمضان میں جمعہ کی رات ہوگی تو آسمان سے ایک آواز آئے گی، جس سے ستر ہزار لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، اور ستر ہزار بہرے ہو جائیں گے۔ صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ تو آپ کی امت میں سے اس آواز سے

محفوظ کون رہیگا؟ فرمایا جو (اس وقت) اپنے گھروں میں رہے اور جہادوں میں گر کر پناہ مانگے، اور زور زور سے تکبیریں کہے۔ پھر اسکے بعد ایک اور آواز آئیگی۔ پہلی آواز جہرئیل کی ہوگی اور دوسری آواز شیطان کی ہوگی۔

(واقعات کی ترتیب یہ ہے کہ) آواز رمضان میں ہوگی۔ اور منعمہ اسٹال میں ہوگی۔ اور ذی قعدہ میں قبل عرب بغاوت کرینگے اور ذی الحجہ اور محرم میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ رہا محرم کا مہینہ تو محرم کا ابتدائی حصہ میری امت کے لئے آزمائش ہے اور اسکا آخری حصہ میری امت کے لئے نجات ہے۔ اس دن وہ سواری مع کجاوے کے جس پر سوار ہو کر مسلمان نجات پائے گا، اس کے لئے ایک لاکھ سے زیادہ قیمت والے اس مکان سے بہتر ہوگی جہاں کھیل و تفریح کا سامان ہوتا ہے۔

فائدہ: اس روایت میں عبد الوہاب بن ضحاک راوی متروک ہیں۔ چنانچہ یہ روایت ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد ج: ۷ ص: ۳۱۰)

ایک دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ”اور ستر ہزار (گھبراہٹ کے مارے) راستہ بھٹک جائینگے، ستر ہزار اندھے ہو جائینگے ستر ہزار گونگے ہو جائینگے، ستر ہزار لڑکیوں کی بکارت زائل ہو جائیگی۔ (سنن الواردة فی النتن)

حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں آواز ہوگی، اور ذی قعدہ میں قبل کی بغاوت ہوگی، اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائیگا۔ طبرانی نے اسکو الاوسط میں روایت کیا ہے۔ اس میں شہر ابن حوشب راوی ضعیف ہیں۔ (مجمع الزوائد ج: ۷ ص: ۳۱۰)

حضرت یزید ابن سندی نے حضرت کعب سے روایت کی ہے فرمایا حضرت مہدی کے خروج کی نشانی یہ ہے کہ مغرب کی جانب سے جھنڈے آئیں گے جن پر بنو کندہ کا ایک لنگڑا شخص سربراہ ہوگا، سو جب مغرب والے مصر میں آجائیں تو اس وقت شام والوں کے لئے زمین کا اندرونی حصہ بہتر ہوگا۔ (سنن الواردة فی النتن)

(آگ کی حرارت Radiation یا گھسان کی جگ) (حاشیہ: بمعنہ جگ کی گھن گرج یا گھسان کی جگ کو کہتے ہیں۔ اور اسکے معنی آگ کی لپٹ اور حرارت (Heat Radiation) کے بھی ہیں۔ کیونکہ یہ اصل میں معدنہ النار سے لیا گیا ہے جسکے معنی آگ کی لپٹ یا انگارے کے ہیں۔ (لسان العرب)

خروج حضرت مہدی

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِيَةٌ فَيُسَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيُجَهِّزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خَسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيهِ عَصَابُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشَأُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَأَخُوهُ كُلُّبٌ فَيُجَهِّزُ إِلَيْهِ جَيْشًا فَيَهْزُمُهُمُ اللَّهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ يَوْمُ كُلِّبِ الْخَثَابِ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كُلِّبٍ فَيَسْتَفْتَحِ الْكُتُوزَ وَيَقْسِمُ الْأَمْوَالَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجَرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَعِيشُ بِذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ قَالَ تِسْعَ سِنِينَ. (أصحح لأوسط ج: ۳: ص: ۲۵)

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا خاندان نبی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائیگا لوگ (اسے پہچان کر کہ یہی مہدی آخر الزماں ہیں) گھر سے باہر نکال لائیں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان انکے نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے ہاتھ پر بیعت خلافت کریں گے۔ (اس کی بیعت خلافت کی خبر سن کر) شام سے ایک لشکر ان سے مقابلہ کے لئے روانہ ہوگا چنانچہ یہ لشکر جب بیداء میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائیگا۔ اسکے بعد ان کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے۔ پھر ایک شخص شام سے نکلے گا جسکی نبیال قبیلہ کلب میں ہو گی وہ اپنا لشکر ان (بنی ہاشم کے اس شخص) کے خلاف مقابلے کے لئے روانہ کریگا اللہ تعالیٰ اس لشکر کو شکست دیگا جسکے نتیجے میں ان پر آفت آئیگی۔ یہی ”کلب“ کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو ”کلب“ کی غنیمت سے محروم رہا۔ پھر وہ (مہدی) خزانوں کو کھول دیں گے اور مال تقسیم کریں گے اور اسلام دنیا میں مستحکم ہو جائے گا وہ اس طرح سات یا نو سال رہیں گے۔ اس روایت کو طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے۔ اور اسکے تمام راوی صحیح ہیں۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص: ۲۱۵)

ابوداؤد کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ”پھر وہ (مہدی) وفات پا جائیں گے اور لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ فائدہ: بنی ہاشم کے وہ شخص جن کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی وہ محمد ابن عبداللہ ہوں گے جو مہدی کے لقب سے مشہور ہوں گے۔

طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ بیعت کرنے والوں کی تعداد میدان بدر کے صحابہ کے برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی۔ (أصحح لأوسط ج: ۹: ص: ۱۷۶)

فائدہ ۲: حدیث میں لفظ ”مدینہ“ سے مراد اگر مدینہ منورہ ہے تو وفات پانے والا حکمران سعودیہ کا ہی ہوگا جسکے بعد اسکے جانشین پر اختلاف ہوگا۔ اور امیر مہدی مدینہ منورہ سے مکہ آجائینگے (اختلاف سے بچنے کے لئے)۔ اور اگر لفظ مدینہ سے مراد شہر ہے تو پھر کسی اور ملک کا شہر بھی ہو سکتا ہے، جہاں کے حکمران کے مرنے کے بعد اختلاف ہوگا۔

فائدہ ۳: حضرت مہدی کی بیعت کی خبر ملتے ہی ایک لشکر انکے خلاف نکلے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار حضرت مہدی کے انتظار میں ہو گئے اور اپنے جاسوسوں کے ذریعے حرم شریف کی خبریں رکھتے ہو گئے۔ اس روایت میں صرف اتنا ذکر ہے کہ لشکر بھیجنے والے کی نبیہال بنو کلب میں ہوگی۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے تورشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”جب سفیانی حضرت مہدی سے اختلاف کرے گا تو انکے خلاف اپنی نبیہال والوں سے مدد طلب کرے گا۔“ (عون المعبود)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت بنو کلب بھی عرب کے کسی ملک پر حکمران ہو گئے۔ اور اسلام کے دشمن ہو گئے۔

طبرانی کی ہی دوسری روایات میں اس شخص کے بارے میں یہ آیا ہے کہ اس کا تعلق قریش سے ہوگا۔ اور بعض دیگر روایات میں ہے کہ وہ سفیانی کے نام سے مشہور ہوگا۔ اس کا ذکر ہم آگے کریں گے۔

ف ۴: بیداشام میں بھی ہے اور ایک بیداء اردن میں ہے۔ لیکن شارح مسلم امام نوویؒ کے مطابق یہاں بیداء سے مراد مدینہ منورہ والا بیداء ہے۔ جو ذوالحلیفہ کے قریب ہے۔ یہ بیداء (Bayda) مدینہ منورہ سے تقریباً تین سو کلومیٹر کے فاصلے پر اردن کی جانب ہے۔ اور نقشے کے اندر اس بیداء کے مقام پر آتش فشاں (Volcano) دکھایا گیا ہے۔

جب پہلا لشکر بیداء میں دھنس جائے گا تو اسکے بعد حضرت مہدی مجاہدین کو لیکر شام کی طرف جائینگے اور وہاں دوسرے لشکر سے قتال کریں گے اور اس کو شکست دیں گے۔ اس جنگ کو ہی حدیث میں جنگ کلب کہا گیا ہے۔ اور اس لشکر کے سردار جو سفیانی کے لقب سے مشہور ہوگا اس کو اسرائیل میں بحیرہ طبریہ (Lake of Tiberias) کے قریب قتل کریں گے۔ (بحوالہ السنن الواردہ فی التثنیٰ)

فائدہ ۵: ”ابدال“: ابدال اولیا اللہ کے ایک گروہ کو کہتے ہیں۔ دنیا میں کل ابدال کی تعداد ستر ہوتی ہے۔ اس میں سے چالیس ابدال تو شام (سوریا، فلسطین، اردن، لبنان وغیرہ) میں رہتے

ہیں اور تیس ابدال باقی ملکوں میں رہتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں حضرت علیؑ کی یہ روایت نقل کی ہے ”ابدال نے یہ جو درجہ پایا ہے وہ بہت زیادہ نماز روزہ کرنے کی وجہ سے نہیں پایا ہے، اور نہ ان عبادتوں کی وجہ سے ان کو تمام لوگوں سے ممتاز کیا گیا ہے، بلکہ انھوں نے اتنا اعلیٰ درجہ اپنی سخاوت، نفس (وریادی)، سلامتی دل، اور مسلمانوں کی خیر خواہی رکھنے کی وجہ سے پایا ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت معاذ ابن جبلؓ سے منقول ہے ”جس شخص میں تین صفیں یعنی رضاء بقضاء (تقدیر پر راضی رہنا)، ممنوعہ چیزوں سے مکمل بچنا، اور خدا کے دین کی خاطر غصہ کرنا پائی جائیں اس کا شمار ابدال کی جماعت میں ہوتا ہے۔ (بحوالہ مظاہر حق جدید ج: ۵ ص: ۴۳۰، ۴۳۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

فائدہ ۶: ”عصائب“: عصائب بھی اولیاء اللہ کے ایک گروہ کا نام ہے۔

سفینی کون ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقِسْطِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَنْ جَيْشِ الْخُسْفِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ السُّفْيَانِيُّ بِالشَّامِ فَيَسِيرُ إِلَى الْكُوفَةِ فَيَبْعَثُ جَيْشًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَيَقَاتِلُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى يُقْتَلَ الْحَبْلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَيَعُوذُ عَائِدَةً مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ أَوْ قَالَ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ بِالْحَرَمِ فَيَخْرُجُونَ إِلَيْهِ فَإِذَا كَانُوا بَيْنَهُ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ غَيْرُ رَجُلٍ يُنْذِرُ النَّاسَ (عل بن حاتم ج: ۲ ص: ۴۳۵)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن قسطیہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت حسن ابن علیؑ ام المؤمنین ام سلمہؓ کے پاس تشریف لے گئے، تو حضرت حسنؑ نے فرمایا (اے ام المؤمنین) آپ مجھے دھنس جانے والے لشکر کا حال بیان کیجئے۔ تو ام المؤمنین ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفینی کا خروج شام (موجودہ دور کا اردن، فلسطین، اسرائیل شام، لبنان۔ راقم) میں ہوگا۔ پھر وہ کوفہ کی جانب روانہ ہوگا تو مدینہ منورہ کی جانب ایک لشکر روانہ کریگا، چنانچہ وہ لوگ وہاں لڑائی کریں گے جب تک اللہ چاہے، حتیٰ کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی قتل کر دیا جائے گا، اور (اس انتشار کی صورت میں) حضرت فاطمہؑ کی اولاد میں سے یا فرمایا کہ حضرت علیؑ کی اولاد میں سے ایک پناہ لینے والا حرم شریف میں پناہ لے گا، لہذا (اس کو پکڑنے کے لئے) وہ لشکر والے اسکی طرف نکلیں گے، تو جب یہ لوگ مقام

بیداء میں پہنچیں گے تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا، سوائے ایک شخص کے جو لوگوں کو ڈرائیگا۔

نعیم ابن حماد نے ”کتاب الفتن“ میں یہ روایت نقل کی ہے ”ہم سے عبد اللہ بن مروان نے بیان کیا، انھوں نے ارطاة سے، ارطاة نے تیج سے تیج نے کعب سے روایت کی ہے کعب نے فرمایا عبد اللہ ابن یزید عورت کی مدت حمل کے برابر حکومت کرے گا، اور وہ الازہر ابن الکلبیہ ہے یا الزہری بن الکلبیہ ہے جو سفیانی کے نام سے مشہور ہوگا۔

حضرت کعب سے روایت ہے فرمایا سفیانی کا نام عبد اللہ ہوگا۔ (کتاب الفتن نعیم ابن حماد: ۱ ص: ۲۷۹)

کتاب الفتن ہی کی روایت ہے کہ سفیانی کا خروج مغربی شام میں ”اندرا نامی جگہ سے ہوگا (ج: ۱ ص: ۲۷۸)

فائدہ: ”اندرا“ (Indur) اس وقت شمالی اسرائیل کے ضلع الناصره (Nazareth) کا ایک قصبہ ہے۔ اسرائیل نے اس پر 24 مئی 1948 میں قبضہ کر لیا تھا۔

شرح مشکوٰۃ مظاہر حق جدید میں یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سفیانی (جو آخر زمانہ میں شام کے علاقے پر قابض ہوگا) نسلی طور پر خالد ابن یزید ابن معاویہ ابن ابوسفیان اموی کی پشت سے تعلق رکھتا ہوگا۔ وہ بڑے سر اور چمک زدہ چہرے والا ہوگا۔ اس کی آنکھ میں ایک سفید دھبہ ہوگا، دمشق کی طرف اس کا ظہور ہوگا اس کے ساتھ قبیلہ کلب کے لوگوں کی اکثریت ہوگی، لوگوں کا خون بہانا اس کی خاص عادت ہوگی یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو بھی ہلاک کر دیا کرے گا، وہ جب حضرت مہدی کے خروج کی خبر سنے گا تو ان سے جنگ کرنے کے لئے لشکر بھیجے گا۔ (بحوالہ مظاہر حق جدید ج ۵ ص ۴۳)

فائدہ: مظاہر حق نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

ان روایات کے علاوہ دیگر روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ سفیانی حضرت مہدی سے کچھ پہلے شام، اردن، فلسطین میں کسی جگہ ہوگا۔ ”فیض القدیر“ میں ہے کہ ”ابتدا میں وہ بہت متقی پرہیز گار اور انصاف کرنے والے حکمران کے طور پر سامنے آئیگا حتیٰ کہ شام کے اندر مسجدوں میں اس کا خطبہ پڑھا جائے گا۔ پھر جب مضبوط ہو جائے گا تو اسکے دل سے ایمان نکل جائے گا اور ظلم اور بد اعمالیوں کا ارتکاب کرے گا“۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو مسلمانوں کے اندر عظیم رہنما اور ہیرو بنا کر پیش کیا جائے گا۔ جیسا کہ باطل قوتیں ہمیشہ کیا کرتی ہیں۔ اور جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ اہل مغرب سے جنگ کریگا اور انکو شکست دیدگا۔ تو ممکن ہے اس کا یہ جنگ کرنا بھی ایک ڈرامہ ہوتا کہ عالم اسلام کے اندر اسکو فاتح اور عظیم رہنما بنا دیا جائے۔

اسکے بعد وہ اپنے اصل روپ میں آئے گا اور مسلمانوں کے خلاف دو لشکر روانہ کریگا ایک لشکر مدینہ منورہ کی جانب اور دوسرا مشرق کی جانب۔ یہ لشکر مدینہ منورہ میں تین دن تک لوٹ مار کریگا پھر یہ لشکر مکہ مکرمہ کی جانب جائیگا جب یہ بیداء کے مقام پر آئیگا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو اس لشکر کو دھسنے کا حکم دینگے چنانچہ یہ لشکر زمین میں دھنس جائیگا۔ اور دوسرا لشکر بغداد کی طرف جائے گا اور یہ لشکر بھی لوٹ مار اور قتل عام کریگا۔ جو اس کی مخالفت کریگا اس کو قتل کر دیا کریگا حتیٰ کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو بھی قتل کر دیگا ۲۔

نعیم ابن حماد کی کتاب الفتن کی بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ سفیانی خراسان کے مجاہدین اور عرب مجاہدین کے خلاف بھی لشکر بھیجے گا۔

نفس زکیہ کی شہادت

مُجَاهِدٌ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ۱ أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تَقْتُلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةَ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَتَى النَّاسَ الْمَهْدِيَّ فَرَفَوْهُ كَمَا تَرَفُّ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ غُرْسِهَا وَهُوَ يُنْمِلُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتَهَا وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج: ۷ ص: ۵۱۳)

ترجمہ:- امام مجاہد فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے یہ بیان کیا کہ مہدی اس وقت تک نہیں آئینگے جب تک نفس زکیہ قتل نہیں کر دیا جاتا۔ چنانچہ جب نفس زکیہ قتل کر دیئے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلوں پر غضبناک ہونگے، اسکے بعد لوگ حضرت مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں نئی دہن کی طرح منائیں گے جیسے اسکو جملہ عروسی میں لے جایا جاتا ہے۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب

حاشیہ ۱۔ تفسیر قرطبی ج: ۱۳ ص: ۳۱۵

حاشیہ ۲۔ مستدرک ج: ۳ ص: ۵۶۵

بڑے گا اور انکے دور خلافت میں امت ایسی خوشحال ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی گی۔
 فائدہ:- نفسِ ذکیہ کو شہید کر دیا جائیگا۔ ان کا خدا کے ہاں محبوب ہونا اس قدر ہے کہ انکی شہادت پر زمین و آسمان والے غصہ ناک ہونگے۔ نیز وہ اہل ایمان کے ہاں بھی بہت مقبول ہونگے۔

اس روایت میں آپ ﷺ نے اس وقت کے اہل ایمان کو تسلی دی ہے کہ کتنی ہی محبوب ہستی کیوں نہ شہید کر دی جائے انکی وجہ سے اپنا مشن نہیں چھوڑنا بلکہ منزل کی طرف بڑھتے رہنا۔ کیونکہ بڑی چیزوں کو حاصل کرنے کیلئے قربانیاں بھی بڑی ہی دینی پڑتی ہیں اور اس مشن کیلئے کائنات کا قیمتی ترین لہو بھی زمین پر گر دیا گیا ہے۔ میرے پیارے آقا ﷺ نے اپنا دندانِ مبارک شہید کر دیا ہے۔ آپ کے پیارے نواسوں کو اسی راہ میں قربان ہونا پڑا ہے۔

مجاہدین کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ خواہ کتنی ہی محبوب ہستی آپ سے جدا ہو جائے بہت جلد آپ بھی تو انکے پاس پہنچنے والے ہیں۔ اور پھر اپنے رب سے ملاقات، حوروں کی محفلیں تو سب مجاہدین ہی کو اچھی لگتی ہیں خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ ہاں البتہ یہ دعا ضرور کرتے رہیں کہ واللہ تو اپنے دشمنوں کو اپنے دوستوں پر اب ہنسنے کا موقع نہ دینا۔ (آمین)

آپ ﷺ کی پیشن گوئیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

شاہِ مصر کے خواب کی تعبیر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے بیان فرمائی کہ تم پر سات سالہ قحط آئے گا تو اس قحط سے غننے کی منصوبہ بندی کے لیے بھی فرما دیا۔ چنانچہ شاہِ مصر نے اس پر عمل کر کے اپنی رعایا کو تباہی سے بچا لیا۔ اس امت کے امام محمد عربی ﷺ چودہ سو سال پہلے خبر دے رہے ہیں کہ دیکھو فلاں فلاں مسلم ممالک پر ایسے حالات آئیں گے لہذا پہلے ہی سے اس کے بارے میں منصوبہ بندی کر کے رکھنا لیکن مسلمان اپنے پیارے نبی ﷺ کی باتوں کو نہیں مانتے۔ بلکہ غفلت کی دنیا کے باسی تو اسکو تقدیر کا لکھا کہہ کر اپنی نااہلی کا کھلا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر آج مغربی میڈیا یہ اعلان کر دے کہ فلاں شہر میں سمندری طوفان آنے والا ہے یا فلاں علاقہ تباہ ہونے والا ہے لہذا چوبیس گھنٹے کے اندر شہر خالی کر دیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ شہر میں ان کا ایک کتا بھی نظر نہیں آئے گا۔ اور اس وقت اس طرح موت کے خوف سے بھاگیں گے جیسے لکھی ہوئی موت کو بھی ٹال سکتے ہوں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آقائے مدنی ﷺ کی احادیث سننے کے بعد بھی مسلمانوں میں کوئی بیداری پیدا نہیں ہو رہی؟

جنگِ عظیم میں مسلمانوں کا ہیڈ کوارٹر

عن أبي الدرداء أن رسول الله ﷺ قال إن فسطاط المسلمين يوم المَلْحَمَةِ الكُبْرَى بِالغَوْطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ . (سنن ابو داؤد ج: ۴ ص: ۱۱۱۔ مستدرک ج: ۳ ص: ۵۳۲ المعنی لابن قدامہ ج: ۹ ص: ۱۶۹)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنگِ عظیم کے وقت مسلمانوں کا خیمہ (فیلڈ ہیڈ کوارٹر) شام کے شہروں میں سب سے اچھے شہر دمشق کے قریب ”الغوطہ“ کے مقام پر ہوگا۔ حاکم نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

فائدہ: الغوطہ (Al ghutah) شاہ کے دارالحکومت دمشق سے مشرق میں تقریباً ساڑھے آٹھ کلو میٹر ہے۔ یہاں کا موسم عموماً گرم اور خشک رہتا ہے۔ جولائی میں کم سے کم درجہ حرارت 16.5 ڈگری سینٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 40.4 ڈگری رہتا ہے۔ جبکہ جنوری میں کم سے کم درجہ حرارت 9.3 ڈگری اور زیادہ سے زیادہ 16.5 ڈگری رہتا ہے۔ یہاں پانی اور درخت وغیرہ وافر مقدار میں موجود ہیں۔

حضرت مہدی کی قیادت میں لڑی جانے والی جنگیں

حضرت مہدی کے دور میں لڑی جانے والی جنگوں میں ایک بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ حضرت مہدی کے وقت جنگِ عظیم ہوگی۔ یعنی حق اور باطل کا آخری معرکہ ہوگا جس میں دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے گا جب تک اس کی قوت ختم نہ ہو جائے۔ لہذا یہ جنگِ عظیم کئی بڑی جنگوں پر مشتمل ہوگی۔ نیز یہ صرف حضرت مہدی کے علاقے تک ہی محدود نہیں ہوگی بلکہ یہ جنگ بیک وقت کئی محاذوں پر چل رہی ہوگی۔ جن میں ایک محاذ تو وہ ہوگا جس پر خود حضرت مہدی کمانڈ کر رہے ہوں گے۔ دوسرا بڑا محاذ فلسطین کا ہوگا، تیسرا عراق کا ہوگا جس کو حدیث میں دریائے فرات والا محاذ کہا گیا ہے۔ ایک اور بڑا محاذ ہندوستان کا ہوگا۔ اس کے علاوہ بھی کئی چھوٹے محاذ ہو سکتے ہیں۔

البتہ ان تمام محاذوں کی مرکزی کمانڈ دمشق کے قریب الغوطہ کے مقام پر حضرت مہدی کے ہاتھ میں ہوگی۔ اور ہر محاذ کے کمانڈر سے حضرت مہدی کا رابطہ ہوگا۔

عسکری امور پر نظر رکھنے والے اس کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ آج بھی مجاہدین اسی طرح دشمن کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ مرکزی کمانڈ کہیں ایک جگہ ہے اور انکے تحت جگہ جگہ

مجاہدین دشمن پر یلغار کر رہے ہیں۔ لہذا ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے آنے والی احادیث کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان جنگوں کا بیان کرتے وقت نبی کریم ﷺ نے کبھی تو پوری کی پوری تاریخ چند الفاظ میں بیان کر دی ہے اور کہیں تھوڑی تفصیل اور کبھی بہت تفصیل بیان کی ہے۔ اسلئے بعض دفعہ واقعات کی ترتیب میں تضاد (Contradiction) محسوس ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں تضاد نہیں ہوتا۔

رومیوں سے صلح اور جنگ

عَنْ ذِي مَخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صَلَاحًا امْنًا، فَتَغْزُونَهُمْ وَعُدْوًا مَنْ وَرَائِكُمْ، فَتَنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلُمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجِ ذِي ثُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ، فَيَغْضِبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَذْفُقُهُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ. (مشکوٰۃ باب الملام فصل ثانی رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ذی مخبر (نجاشی کے بھتیجے) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم اہل روم سے امن کی خاطر صلح کرو گے پھر تم اور وہ اپنے ایک عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے پھر تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مال غنیمت حاصل ہوگا اور تمہارا بیچاؤ ہو جائیگا پھر واپس لوٹو گے حتیٰ کہ تم سرسبز سطح مرتفع (Plateau) زمین میں اتر جاؤ گے پھر ایک عیسائی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آگئی پھر مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہو جائیگا اور وہ اس صلیب کو توڑ ڈالے گا جس پر اہل روم عہد و معاہدے کو بالائے طاق رکھ کر جنگ کیلئے متحد ہو جائیں گے اہل ایمان بھی اپنا اسلحہ لیکر انھیں گے اور جنگ کریں گے اور اس جماعت کو اللہ تعالیٰ اعز شہادت سے سرفراز فرمائیں گے۔

صحیح ابن حبان اور مستدرک کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ”پھر رومی اپنے بادشاہ سے کہیں گے کہ ہم عرب والوں کے لئے آپ کی جانب سے کافی ہیں، چنانچہ وہ جنگ عظیم کے لئے اکٹھے ہونگے اور اسی جھنڈوں کے تحت آئیں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہونگے۔ (مستدرک صحیح ابن حبان)

ف: ۱۔ ”سرسبز سطح مرتفع“ یہ ترجمہ حدیث کے الفاظ موج ذی ثلُول کی کیا ہے۔ کیونکہ ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں ”مَرْج“ کی تشریح سرسبز وسیع زمین اور ذی ثلُول کی تشریح

موضع مرتفع یعنی بلند جگہ سے کی گئی ہے۔ لیکن اگر یہاں مرجح کو لفظی معنی میں لینے کے بجائے جگہ کا نام مراد لیا جائے تو عرب کے خطے میں کئی جگہوں کے نام مرجح ہیں۔ جن میں سے تین لبنان میں ہیں۔

اس جنگ کا ذکر حضرت حذیفہؓ والی مفصل حدیث میں بھی آیا ہے جس میں یہ وضاحت ہے کہ یہ جنگ بھی حضرت مہدی کے دور میں ہوگی۔ اور یہ صلح بھی حضرت مہدی کے ساتھ رومی بادشاہ کرے گا۔ لہذا اس حدیث کو حضرت مہدی کے خروج سے پہلے کسی اور جنگ کے لئے ثابت کرنا درست نہیں ہے۔

ف۲: مسلمان اور رومی صلح کریں گے۔ ابھی یہ واضح نہیں کہ عیسائیوں کے کون سے ممالک اس صلح میں شامل ہوں گے۔ لیکن ایک بات ضرور ہے کہ اکثر عیسائی ممالک کی حکومتیں اگر چہ اس وقت یہودیوں کے ساتھ یعنی امریکی اتحادی نظر آ رہی ہیں لیکن تمام رومن کیستھولک عوام اس میں امریکہ کے ساتھ نہیں ہیں، اور یہی وہ طبقہ ہے جو مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کریگا۔

ف۳: پھر مسلمان اور رومی مل کر اپنے عقب کے دشمن سے لڑیں گے۔ نعیم ابن حمادؓ نے اپنی کتاب ”کتاب الفتن“ میں حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے جس میں اس عقب کے دشمن کی وضاحت آئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں ”وتغزون انتم وهم عدواً من وراء القسطنطنیہ“، یعنی قسطنطنیہ کے عقب کی جانب کا دشمن۔ (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج۲: ص ۳۳۸)۔ اگر آپ دنیا کے نقشے (گلوب) میں عرب اور اٹلی (روم) کو اپنے سامنے رکھیں تو ان دونوں کا عقب تقریباً امریکہ ہی بنتا ہے۔ واللہ اعلم

مسلمان اور رومی ملکر عقب کے دشمن سے جو جنگ کریں گے تو یہ جنگ کہاں ہوگی؟ اس میں یہ ضروری نہیں کہ جنگ دشمن کی سرزمین پر ہی ہو، بلکہ اُس دور کے جو حالات احادیث میں آئے ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ عقب کا دشمن خود اسی خطے میں پہلے سے موجود ہوگا۔

ف۴: جنگ عظیم میں نولاکھ ساٹھ ہزار رومی (اہل مغرب) شریک ہوں گے۔

جنگِ اعماق اور اسکے فضائل

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزَلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ يَذَاقُوا فَيْخُورُجَ إِلَيْهِمْ حَيْثُ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ إِذَا تَصَافَوْا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّو بَيْنَنَا وَبَيْنَ الدِّينِ سُبُوا مِنَّا نَقَاتِلُهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نَخْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا

فَتَقَاتِلُونَهُمْ فَيَهْرِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيَقْتُلُ ثُلُثُهُمْ وَهُمْ أَفْضَلُ
الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَيَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا يَفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطُنْطِينَ
فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ غَلَقُوا سِوَاهُمْ بِالزِّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ
الْمَسِيحَ قَدْ خَلَقَكُمْ فِي أَهْلِكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ
فَبَيْنَمَا هُمْ يَعْدُونَ لِلْقِتَالِ وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَنَزَلَ عِيسَى بْنُ
مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَأَوْا اللَّهَ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَا
لُذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ تَعَالَى بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ ذَمَّهُ فِي حَرْبَتِهِ. (مسلم ج ۳ ص ۲۲۲)

(۲۲۲: ابن حبان ج ۱۵ ص ۲۲۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”قیامت سے پہلے یہ واقعہ
ضرور ہو کر رہیگا کہ اہل روم اعماق یا اہل الباق کے مقام پر پہنچ جائیں گے انکی طرف ایک لشکر ”مدینہ“
سے پیش قدمی کریگا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے
صف بستہ ہونگے تو رومی (مسلمانوں سے) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے
ہٹ جاؤ جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لائے ہیں ہم انہی سے جنگ کریں گے مسلمان کہیں گے
نہیں اللہ کی قسم ہم ہرگز تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ اس پر تم ان
سے جنگ و گے۔ اب ایک تہائی مسلمان تو بھاگ کھڑے ہونگے۔ جنگی توبہ اللہ کبھی قبول نہ کریگا۔
اور ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہونگے۔ باقی ایک تہائی
فتح حاصل کریں گے۔ (لہذا) یہ آئندہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ ہو جائیں گے۔ اسکے بعد یہ لوگ قسطنطنیہ کو
فتح کریں گے (ایک اور روایت میں روم بھی فتح کرنے کا ذکر ہے۔ راقم) اور اپنی تلواریں زیتون
کے درخت پر لٹکا کر ابھی مال غنیمت تقسیم کر رہے ہونگے کہ شیطان ان میں چیخ کر یہ آواز لگائے
گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ٹھس گیا ہے۔ یہ سنتے ہی یہ لشکر روانہ ہو جائیگا اور
یہ خبر اگرچہ غلط ہوگی لیکن جب یہ لوگ شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل آئیگا۔ ابھی مسلمان جنگ
کی تیاری اور صفیں سیدھی کرنے میں ہی مشغول ہونگے کہ نماز فجر کی اقامت ہو جائیگی اور فوراً بعد
ہی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے امیر کو انکی (مسلمانوں) امامت
کا حکم فرمائیں گے۔ اللہ کا دشمن (دجال) عیسیٰ کو دیکھ کر اس طرح گھٹنے لگے گا جیسے پانی میں نمک
گھلتا ہے۔ چنانچہ وہ اگر اسکو چھوڑ بھی دیتے تو وہ اسی طرح گھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اسکو
انہی کے ہاتھ سے قتل کرائیگا۔ اور وہ لوگوں کو اسکا خون دکھائیں گے جو انکے نیزے میں لگ گیا ہوگا۔

۱: اعماق اور دابق شام کے شہر حلب کے قریب دو جگہوں کے نام ہیں۔ (شرح مسلم نووی)

۲: دابق (اعماق) کا جغرافیہ اور موسم

دابق شام کے شہر حلب سے شمال میں تقریباً پچیس (45) کلومیٹر کے فاصلہ پر ترکی کی سرحد کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ ترکی کی سرحد یہاں سے تقریباً چودہ کلومیٹر دور ہے۔ اس کے قریب بڑا قصبہ عزاز (A'zaz) ہے۔ اور عمق (اعماق) بھی دابق کے قریب ہی ہے۔

دابق کا عرض البلد 31 36 شمالی اور طول البلد 16 37 مشرق ہے۔ جولائی کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40.4 ڈگری اور کم سے کم 26 ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ اور جنوری میں کم سے کم منفی 0.4 ڈگری اور زیادہ سے زیادہ 9.2 ڈگری ہوتا ہے۔ سطح سمندر سے اس علاقے کی اونچائی پچاس میٹر سے کم ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۳)

فائدہ: ۳:- کفار اپنے قیدی مانگیں گے۔ یہاں قیدیوں سے کون سے قیدی مراد ہیں؟ کیا وہ مسلمان قیدی جن کو کافروں نے گرفتار کیا پھر مجاہدین انکو کافروں کے قبضے سے چھڑا لائے؟ یا پھر وہ کافر قیدی جنکو مجاہدین نے گرفتار کر لیا ہوگا اور کفار اپنے قیدیوں کا مطالبہ کریں گے اور صرف انہیں مجاہدین سے لڑنا چاہیں گے جنہوں نے انکے لوگوں کو گرفتار کر لیا ہوگا؟

محدثین کے نزدیک یہاں دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں۔ البتہ اکثر محدثین کے نزدیک یہاں پہلی صورت مراد ہے۔

چنانچہ مسلمانوں کے امیران مسلمانوں کو کافروں کے حوالے کرنے سے انکار کر دیں گے۔ کیونکہ کسی مسلمان کو کافروں کے حوالے کرنا اسلام میں جائز نہیں۔ ممکن ہے وہاں بھی نام نہاد دانشور یہ کہیں کہ چند لوگوں کی وجہ سے سب کو مروانا کہاں کی عقلندی ہے؟

فائدہ ۴: مذکورہ حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کا لشکر ”مدینہ“ سے خروج کریگا۔ مدینہ سے مراد مدینہ منورہ بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس کے لفظی معنی مراد میں تو پھر اس سے مراد شام کا شہر دمشق (القوطہ) بھی ہو سکتا ہے کیونکہ جب عظیم میں مسلمانوں کا مرکز دمشق کے قریب القوطہ کے مقام پر ہوگا۔

نعیم ابن حماد نے اپنی ”کتاب الفتن“ میں اس جنگ کے بارے میں ایک طویل روایت نقل کی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے: (وہ رومی معاہدہ شکنی کرنے کے بعد متحد ہو کر سمندر کے راستے آئیں گے) ”اور شام (سیریا اور فلسطین لبنان) کے تمام سمندر اور زمینی حصے پر قبضہ کر لیں

گے، صرف دمشق اور معق بچیں گے اور بیت المقدس کو تباہ کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں اس پر عبد اللہ ابن مسعودؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! دمشق میں کتنے مسلمان آسکتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دمشق ہر آنے والے مسلمان کے لئے اس طرح وسیع ہو جائے گا جس طرح رحم مادر (وقت کے ساتھ ساتھ) بچے کے لئے وسیع ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ! اور یہ معق کیا ہے؟ فرمایا شام کا ایک پہاڑ ہے جو حمص کے دریائے ”ارنط“ (Orontes) کے کنارے ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے اہل و عیال (اس وقت) معق (یعنی پہاڑ) کے اوپر ہونگے، اور مسلمان دریائے ارنط کے کنارے ہونگے۔ الحدیث (الفتح نعیم ابن حماد ج ۱: ص ۴۱۸)

تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں

نبی کریم ﷺ کی اس پیشین گوئی کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر شام اور لبنان کا نقشہ اٹھا کر دیکھا جائے تو سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار ہو جانا چاہئے۔ شام کی اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف عراق ہے جہاں کفر کا متحدہ لشکر قابض ہے، مغرب میں لبنان ہے جہاں سے شامی فوج کے اخلاء کے بعد طرابلس (Tripoli) سے لیکر گولان کی پہاڑیوں تک اسی لشکر کا قبضہ ہو جائے گا۔ حمص کے قریب دریائے ارنط لبنان کی سرحد سے صرف چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ البتہ دمشق سے معق یعنی حمص شہر کے مغربی جانب تک جبل لبنان ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال أفضل الشهداء عند الله تعالى شهداء البصرة وشهداء اعمق انطاكية وشهداء الدجال (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج ۲: ص ۴۹۳)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہداء بحری جہاد کے شہداء، اعمق انطاکیہ کے شہداء اور دجال کے خلاف لڑتے ہوئے مارے جانے والے شہداء ہیں۔

ان جنگوں کے شہداء کے بارے میں ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ”چنانچہ وہ ایک تہائی جو اس جنگ میں شہید ہونگے ان کا ایک شہید، شہداء بدر کے دس شہیدوں کے برابر ہوگا، شہداء بدر کا ایک شہید ستر کی شفاعت کرے گا جبکہ ملامح (ان خطرناک جنگوں) کا شہید سات سو کی شفاعت کرے گا۔“ (کتاب الفتن نعیم ابن حماد ج ۱: ص ۴۱۹)

کیا جاسکے۔

ف نمبر ۳: کیا جنگیں صرف تلواروں سے ہونگی؟

شبہ اور اس کی وضاحت:- اس حدیث میں جنگ صرف دن میں ہونے کا ذکر ہے رات کو جنگ نہیں ہوگی۔

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جنگ تیر اور تلواروں کیساتھ پرانے انداز میں ہوگی؟ کیونکہ رات کو جنگ کا نہ ہونا اسی صورت میں سمجھ میں آتا ہے۔

عوام کے ذہنوں میں یہ بات عام ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں جدید ٹیکنالوجی ختم ہو جائیگی اور جنگ تیر و تلوار سے لڑی جائے گی۔ غالباً اس خیال کی بنیاد لفظ ”سیف“ ہے جو احادیث میں استعمال ہوا ہے۔ سیف کے معنی تلوار کے ہیں۔ لیکن صرف اس کو دلیل بنا کر یہ بات حتمی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ حضرت مہدی کے دور میں تلوار سے جنگ ہوگی۔ کیونکہ لفظ سیف سے مراد مطلقاً ہتھیار بھی لیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اس پر کافی دلائل بھی موجود ہیں۔

۱۔ کئی حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مہدی کے دور میں جنگوں میں مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔ دوسرا ذکر اس بات کا ہے کہ جنگ ایسی ہوگی کہ اس سے پہلے اس طرح کی جنگ نہیں لڑی گئی ہوگی۔

۲۔ دجال کی سواری والی حدیث جس میں اسکی سواری کی تیز رفتاری کا ذکر ہے۔ یہ بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں گدھے سے مراد کوئی جدید سواری ہو سکتی ہے۔

۳۔ حضرت کعب کی روایت میں کافروں کے ایسے بحری جہازوں کا ذکر ہے کہ اس سے پہلے ایسے بحری جہاز سمندر میں نہیں چلے ہونگے۔

۴۔ حضرت حذیفہؓ کی مفصل حدیث میں ہے کہ جبکہ اعماق میں اللہ تعالیٰ کافروں پر فرات کے اصل سے خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسائے گا۔ جبکہ اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل پچھتر (75) کلومیٹر ہے۔ اس طرح اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں کمانوں سے مراد توپ ہو سکتی ہے۔ اسکے علاوہ اس طرح کے کافی اشارات ہیں جن سے

حاشیہ: پہلے ایڈیشن میں اس بحث میں مسند احمد کے حوالے سے یہ لکھا گیا تھا کہ مسند احمد کی روایت میں لڑنے والی دونوں جماعتوں کے ختم ہونے کا ذکر ہے۔ اس غلطی کے لئے معذرت خواہ ہیں۔ کیونکہ مسند احمد کی روایت میں بھی لڑنے والی ایک جماعت کے ختم ہونے کا ذکر ہے۔ شکریہ

یہ پتہ چلتا ہے کہ کم از کم دجال کے تباہی پھیلانے تک جدید جنگ کو یکسر مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم
اب رہا یہ سوال کہ اگر اس وقت موجودہ ٹیکنالوجی ہوگی تو رات کو جنگ نہ ہونے کی کیا وجہ
ہو سکتی ہے؟ ممکن ہے وہاں اس وقت صورت حال ایسی ہو کہ رات کو کاروائیاں نہ کی جاسکیں۔ اسکی
صورت یہ ہو سکتی ہے کہ رات کو ان علاقوں میں نقل و حرکت کرنا ممکن نہ ہو۔ اور ساری کاروائیاں
دن کے وقت ہی کی جائیں۔۔۔ کیونکہ رات کو اپنے ٹھکانوں سے نکلنے کی صورت میں مجاہدین فوراً
پہچان لئے جائینگے اور ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار ہونے کا خطرہ ہوگا۔ اس کے برخلاف
دن کے وقت سارا شہر سڑکوں پر ہوتا ہے اور ہدف تک با آسانی پہنچا جاسکتا ہے۔ نیز دشمن اپنے
کمپوں سے دن کو ہی نکلتا ہے۔

ایسا عوامان جنگوں میں ہوتا جو شہری علاقوں میں لڑی جاتی ہیں۔ جیسا کہ آج ہم فدائی
کاروائیاں فلسطین و عراق میں دیکھ رہے ہیں کہ مجاہدین اکثر دن میں ہی کاروائیاں کرتے ہیں۔
اس وقت دنیا میں جاری کفر و اسلام کے درمیان لڑائی میں دشمن کی موجودہ صورت حال یہ ہے کہ
جنگ اس کے ہاتھ سے نکل چکی ہے، اور اب یہ اسکے ہاتھ میں نہیں ہے کہ جنگ کب اور کس جگہ کرنی
ہے بلکہ یہ معاملہ اب مجاہدین کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جہاں اور جس وقت جنگ چھیڑنا چاہتے ہیں
وہاں کاروائیاں شروع کر دیتے ہیں، اسکے بعد کسی اور علاقے کی طرف نکل جاتے ہیں۔

حضرت مہدی کے دور میں ہونیوالی جنگوں اور ان جنگوں میں مسلمانوں کی قوت کو سامنے
رکھ کر اگر جدید عسکری انداز میں اس وقت کی صورت حال کو سمجھا جائے تو صورت حال کافی حد تک
واضح ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اپنی طرف سے یہ حتمی رائے قائم کرنا کہ جنگ تلواروں کی ہی ہوگی اور
اس رائے کو حدیث کے طور پر بیان کرنا درست نہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے دور میں تیرو تلوار ہی
کے ذریعے جنگ ہوتی تھی، لہذا اگر آپ ﷺ کسی ایسی چیز کا بیان کرتے جس کو اس دور میں سمجھنا
ممکن نہ تھا، تو لوگوں کے ذہن اصل مقصد سے ہٹ جاتے اور جو بات آپ ﷺ سمجھانا چاہتے تھے
لوگوں کا ذہن اس سے ہٹ جاتا۔

ف نمبر ۴:- آخری دن ایک جنگ کا تذکرہ ہے کہ ایسی جنگ کبھی نہ دیکھی گئی ہوگی۔ ہو سکتا
ہے اس جنگ میں کوئی نئی قسم کے ہتھیار استعمال کئے جائیں جو اس سے پہلے استعمال نہ کئے گئے
ہو گئے۔ اس بات کی طرف مرنے والوں کی کثرت بھی اشارہ کر رہی ہے۔

ف ۵: اس جنگ میں فتح کے بعد مجاہدین دو خبریں سنیں گے، پہلی خبر مزید گھسان کی جنگ کی ہوگی اور دوسری خروج دجال کی۔ ظاہراً اس روایت کو پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ دجال اس جنگ کے فوراً بعد نکل آئے گا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ آگے آنے والی مسلم شریف کی روایت اور دیگر روایات میں یہ وضاحت ہے کہ خروج دجال روم یعنی وسطیٰ مین کی فتح کے بعد ہوگا۔ مذکورہ حدیث میں اجمال ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی خبر ایک خطرناک جنگ کے بارے میں ہوگی۔ یہ وہ جنگ بھی ہو سکتی ہے جو قسطنطنیہ کی فتح کے لئے لڑی جائے گی۔

فائدہ ۶: اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ جب مسلمان دجال کی خبر سنیں گے تو جو کچھ مالی غنیمت وغیرہ انکے پاس ہوگا وہ سب پھینک دیں گے۔ اس بارے میں نعیم ابن حماد نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی جس میں یہ تاکید ہے کہ ”نبی ﷺ نے فرمایا جو تم میں سے اس وقت وہاں ہو تو اپنے پاس سے کچھ بھی نہ پھینکیے، اس لئے کہ اس کے بعد والی جنگوں میں یہ ساز و سامان تمہارے لئے قوت ہوگا۔ (ج: ۱ ص: ۴۲۱)

افغانستان کا بیان

حدیث: امام زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ لے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے تو جب وہ خراسان کی گھاٹی سے اتریں گے تو اسلام کی طلب میں اتریں گے کوئی چیز ان کے آڑے نہیں آئے گی سوائے اہل عجم کے جھنڈوں کے جو مغرب سے آئیں گے۔ (کنز العمال ۱۲/۱۱)

فائدہ: یعنی اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنے کے علاوہ ان کا کوئی ذاتی مفاد نہ ہوگا لہذا ابلیسی قوتیں کہاں برداشت کریں گی، سوان کے مقابلے کیلئے تمام کفر جمع ہو جائیگا۔ لیکن جیسا کہ آگے آنے والی حدیث میں بتایا گیا ہے کہ کوئی ان کا راستہ نہ روک سکے گا۔

عن ابی ہریرۃؓ مرفوعاً إذا أَقْبَلَتِ الرِّيَاضُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَلَا يُودُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تَنْصَبَ بِأَبِلِیَا۔ (ترمذی۔ مسند احمد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے نکلیں گے تو ان کو کوئی چیز نہیں روک سکے گی حتیٰ کہ وہ ایلیا (بیت المقدس) میں نصب کر دئے جائیں گے۔

ف ۱: آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں خراسان کی حدود عراق سے ہندوستان تک اور شمال میں دریائے آموت تک پھیلی ہوئیں تھیں۔ اس کی تفصیل ہم آگے بیان کریں گے۔

اس وقت افغانستان میں وہ لشکر منظم ہو رہا ہے۔ باوجود ہر کوشش کے دجالی قوتیں اسکو ختم نہیں کر سکی ہیں بلکہ مجاہدین ان پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔ عرب مجاہدین (القائدہ) کا پرچم بھی کالے رنگ کا ہے اور انشاء اللہ تمام طوفانوں کا سینہ چیرتا ہوا یہ لشکر بیت المقدس فتح کرے گا۔ واللہ اعلم

ایسا لگتا ہے جیسے یہودی ان تمام حدیثوں کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ حالانکہ آقائے مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ احادیث امت مسلمہ کے لیے بیان فرمائیں تھیں کہ ان مشکل حالات میں ان حدیثوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ بندی کرے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ جوان جو ان حدیثوں کو سمجھ کر اس وقت افغانستان کے پہاڑوں کو اپنا مرکز بنا رہے ہیں۔ اس حدیث میں ان مجاہدین کے لئے خوشخبری ہے کہ دجالی قوتیں اس خطہ پر آگ برسا کر آگ کے سمندر میں کیوں نہ تبدیل کر دیں لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا رب اس لشکر کو ضرور منظم فرمایگا جو تاریخ کے دھاروں کو اور دنیا کے نقشے کو تبدیل کر کے رکھ دے گا۔

یہ حدیث بہار نو کی نوید ہے ان اہل دل کے لئے جو مجاہدین کی شکستہ حالی دیکھ کر مایوسیوں کے صحراؤں میں کھو گئے تھے.... کہ اب مایوس نہ ہوں بلکہ اس لشکر کا حصہ بن جائیں، فتح جن کا مقدر بنا دی گئی ہے.... یہ خوشخبری ہے ان بوڑھوں کے لئے جنکے بازو گن نہیں اٹھا سکتے، لیکن فاتحین ہندوستان و بیت المقدس کی ضروریات تو پوری کر سکتے ہیں... یہ امید کا جزیرہ ہے ان ماؤں بہنوں کے لئے.... جو مجاہدین کو افغانستان سے پسپا ہوتا دیکھ کر اور شیرخان سے کیو بابتک مظالم کی داستانیں سن سن کر رنج و الم کے سمندر میں غوطہ زن تھیں کہ ابن قاسم و طارق کی بہنو!..... اب خوش ہو جاؤ اور ماتم چھوڑو کہ اب ہندوؤں اور یہودیوں کے گھروں میں ماتم شروع ہوا چاہتا ہے۔ اے ماؤں! اب بچوں کو اس آخری معرکہ کے لئے بنا سجا کر روانہ کرو کہ دو لہروں کی بارات دہلی و بیت المقدس کی جانب روانہ ہونے والی ہے.... شہنائیاں بجنے والی ہیں اور وہ دیکھو..... میرے عزیز از جان..... جو ہم سے پہلے سروں پر شہادت کا سہرہ سجا کر اپنی دہنوں کیساتھ ہمارے استقبال کی تیاریوں میں لگے ہیں۔ ہاں بہنو! بھائیوں کو دولہا بنانے کا وقت آ گیا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر..... چہروں پر ادا سی نہیں بلکہ مسکراہٹیں ہونی چاہئیں..... آنکھوں میں آنسو نہیں بلکہ فتح کی چمک ہونی چاہئے کہ اب ہماری باری ہے۔

یہ اللہ والے دنیا کے فرعونوں کو..... قبرستان پر جھنڈے گاڑ کر خوشی کے نعرے لگانے والوں کو..... بتائینگے کہ فتح کیا ہوتی ہے؟ جنگ کس کو کہتے ہیں؟ اور انصاف کس کو کہا جاتا ہے؟

ف: ۲: اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ اس لشکر کو کوئی نہیں سکے گا تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ انکے راستے میں رکاوٹیں نہیں آئیں گی، بلکہ رکاوٹیں تو بہت ہوں گی لیکن یہ ساری رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے بیت المقدس تک پہنچیں گے۔

افغانستان میں دجالی قوتیں اپنی تمام تر قوت مجاہدین کے خلاف استعمال کر چکی ہیں اور اب انکے پاس اس سے زیادہ استعمال کرنے کو کچھ اور نہیں بچا، طالبان حکومت پر حملوں کے وقت امریکی طیارے طالبان کے لئے بہت بڑا مسئلہ تھے۔ کیونکہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچنے کے لئے انکے پاس کوئی چیز نہیں تھی لیکن طالبان کی پسپائی کے بعد اب ان طیاروں کا کوئی مسئلہ ہی نہیں رہا، اب طالبان امریکی فوج پر ایک سے ایک کاری ضرب لگاتے ہیں انکے کیمپوں پر دھاوا بول کر زندہ امریکیوں کو گرفتار کر لیتے ہیں، انکا مال غنیمت اٹھاتے ہیں اور اس تمام کارروائی کے دوران امریکہ کی ناقابل تخییر کبھی جانی والی فضائی قوت اپنی قوت پر صرف آنسو ہی بہا سکتی ہے اسکے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی، فرعون وقت کی یہ فضائی طاقت فضاء میں چنگھاڑ رہی ہوتی ہے اور نیچے مجاہدین امریکی سوراؤں کو جنگ کا مطلب سمجھا رہے ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے امریکی طیارے اب ان چند مجاہدین کا کیا گاڑ سکتے ہیں۔ اگر ان پر بمباری کی بھی جائے تو اسکا کوئی فائدہ امریکہ کو نہیں ہوتا بلکہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ البتہ جب امریکی ہیلی کاپٹر پہنچ جاتے ہیں اس وقت مجاہدین واپسی شروع کرتے ہیں۔ اور مجاہدین اپنی قوت ایمانی، توکل اور فرشتوں کی مدد کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی مادی قوت کی جدید ٹیکنالوجی کے سامنے سے گذرتے چلے جاتے ہیں۔

اگرچہ ابھی تک مجاہدین کے پاس ہیلی کاپٹر کے لئے کوئی مؤثر توڑ نہیں ہے لیکن انشاء اللہ جلد اسکا بھی انتظام ہو جائیگا۔ لہذا جب مجاہدین فاتح بن کر واپس آتے ہیں تو امریکی ہیلی کاپٹر انکا پیچھا کرتے ہیں لیکن اللہ اپنے ان محبوب بندوں کو فرشتوں کے پروں میں چھپا لیتا ہے اور باوجود صرف چند میٹر اوپر ہونے کے ہیلی کاپٹر مجاہدین کو دیکھ نہیں پاتے۔

مجاہدین اور دجالی فوج کے مورال کی بات کی جائے تو مجاہدین کے حوصلوں کا یہ عالم ہے کہ وہ امریکی کیمپوں پر حملے کر رہے ہیں اور باقاعدہ انکو فتح کرتے ہیں اور مال غنیمت لیکر آتے ہیں، اور اس عزم کے ساتھ جاتے ہیں کہ امریکیوں کو زندہ گرفتار کر کے لائیکے۔

جبکہ دوسری جانب امریکی سوراؤں کی حالت یہ ہے کہ ایک حملے کے دوران ایک مجاہد

امریکی فوجی کے اتنے قریب پہنچ کر ان کے کمپ کی بازگاہوں کا لگا کہ دونوں ایک دوسرے سے صرف دس میٹر کے فاصلے پر تھے، لیکن اس امر کی بہادر کو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اپنی انگلی ٹریگر تک لیجا کر اس مجاہد پر فائر کر دیتا، بلکہ علم یہ تھا کہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے شمالی فوجی کو زبان سے بھی نہیں کہہ پا رہا تھا۔ اس امر کی شیر کی گھصھی بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جی ہاں۔۔۔۔۔ یہ اسی ریوڈ کا شیر تھا جو صرف بے سہاروں اور ہتھیاروں پر نشانے تانا کرتے ہیں، یہ انھیں فوجیوں کا ساتھی تھا جو عراق میں میری بچایا اور بار بار دہ ہتھوں پر نشانے لیکر فائر کر کے خود کو دنیا کا بہادر فوجی سمجھتے ہیں، یہ وہی کاغذی ہیرو ہیں جنکی دھاڑیں اور دھمکیاں ان معصوم بچوں کے لئے ہوتی ہیں جنکے ہاتھ ابھی گن تو کیا پھول بھی اٹھانے کے قابل نہیں ہوئے۔ ابو غریب جیل میں بے بسوں پر بہادری دکھانا تو آسان ہے، فلموں اور اخبارات کے ذریعے ہیرو بننے میں کیا مشکل ہوتی ہے، لیکن اللہ کے شیروں سے مقابلہ کوئی فلمی کہانی نہیں ہوتی یہاں اصلی گولیاں چلتی ہیں جو گلنے کے بعد بہت تکلیف دیتی ہیں۔ اسی طرح جب مجاہدین کسی امریکی قافلے پر حملہ آور ہوتے ہیں تو یہ فوجی یا تو گاڑیوں کے اندر ہی زندہ جل جاتے ہیں یا زخمی ہو کر اپنی فضا کی انتظار کرتے ہیں، ان میں اتنی بھی مردانہ غیرت نہیں ہوتی کہ مردوں سے مقابلہ ہے تو تھوڑا گاڑیوں سے باہر آکر دو دو ہاتھ کریں۔

عن الزہری قال تُقْبَلُ الرِّايَاتُ السُّودُ مِنَ الْمَشْرِقِ يَقُوذُهُمْ رَجَالُ
كَالْبُخْتِ الْمُجَلِّلَةِ أَصْحَابُ شُعُورٍ أَنْسَابُهُمُ الْقُرَى وَأَسْمَانُهُمُ الْكُنَى يَفْتَبِحُونَ
مَدِينَةَ دِمَشْقٍ تُرْفَعُ عَنْهُمْ الرَّحْمَةُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ. (کتاب الفتن فیمن بن حجاج: ص ۲۰۶)

ترجمہ: امام زہری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کالے جھنڈے مشرق سے آئیں گے جنکی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی جو جھول پہنی خراسانی اونٹنیوں کے مانند ہونگے بالوں والے ہونگے، انکے نسب دیہاتی ہونگے اور انکے نام کنیت (سے مشہور) ہونگے، وہ دمشق شہر کو فتح کریں گے تین گھنٹے رحمت ان سے دور رہے گی۔

فائدہ ۱: اس روایت میں مشرق سے آنے والے مجاہدین کی چند نشانیاں بتائی گئی ہیں (۱) انکے لباس ڈھیلے ڈھالے ہونگے (۲) بالوں والے ہونگے (۳) انکے نسب دیہاتی ہونگے (۴) وہ اپنے اصل ناموں کے بجائے کنیت (Surname) سے مشہور ہونگے۔ اہل علم حضرات کو چاہئے کہ وہ نور نبوت کی روشنی میں ان تمام نشانیوں کے حامل افراد کو تلاش کرتے رہیں۔

فائدہ ۲: مذکورہ روایت میں ہے کہ اس لشکر والوں سے تین ساعت کے لئے رحمت کو اٹھالیا

جائیگا۔ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش اور امتحان کے طور پر ہوگا تاکہ اللہ اپنے وعدوں پر سچا یقین رکھنے والوں کو پرکھ لے۔

حدیث۔ عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے مشرق سے اور پیلے جھنڈے مغرب سے آئیں گے حتیٰ کہ انکے مابین مرکز شام یعنی دمشق میں مقابلہ ہوگا تو مصیبت وہیں ہے (کتاب الفتن نعیم ابن حمار)

عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلَى مُقَدَّمِيهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوْطَىٰ أَوْ يُمَكِّنُ لَأَلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنْتُ قُرَيْشَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ (ابوداؤد ۳۷۳۹)

ترجمہ: ہلال ابن عمرو نے فرمایا میں نے حضرت علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک شخص ماوراء النہر سے چلے گا اسے حارث حراث (کسان) کہا جاتا ہوگا۔ اسکے لشکر کے اگلے حصہ (مقدمہ الجیش) پر مامور شخص کا نام منصور ہوگا۔ جو آل محمد کے لئے (خلافت کے مسئلہ میں) راہ ہموار کرے گا یا مضبوط کریگا جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو قریش نے ٹھکانہ دیا تھا، سو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اس لشکر کی مدد و تائید کرے، یا یہ فرمایا کہ (ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ وہ) اس شخص کی اطاعت کرے۔

فائدہ:- ماوراء النہر دریائے آمو کے اس پار وسط ایشیائی (Central Asia) ریاستوں کے علاقوں کو کہا جاتا ہے۔ جن میں ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، آذربائیجان، قازقستان اور چیچنیا وغیرہ شامل ہیں یا تو یہ لشکر چیچنا ازبکستان وغیرہ ہی سے حضرت مہدی کی حمایت کیلئے جائے گا یا پھر یہ حارث نامی مجاہد اس لشکر کے ساتھ ہونگے جس کا ذکر گذشتہ خراسان والی حدیث میں آیا ہے۔ واللہ اعلم

واضح رہے کہ اس وقت خراسان (افغانستان) میں دجالی قوتوں سے برسرِ پیکار مجاہدین میں بڑی تعداد ازبک مجاہدین کی بھی ہے جنہوں نے افغانستان میں اب تک امریکہ کے خلاف ہونے والی کارروائیوں میں ایسی ہیمت و شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے کہ عرب ساتھی بھی انکی ہمت و بہادری کی داد دے بغیر نہ رہ سکے۔ نیز طالبان کی پسائی کے وقت تک تمام مہمان مجاہدین کی قیادت بھی امیر المومنین (حفظہ اللہ) نے ازبک مجاہدین ہی کو سونپ رکھی تھی۔ یہ بھی امکان ہے کہ

افغانستان ہی سے یہ مجاہدین اس لشکر کی قیادت کریں۔ اللہ نے اس قوم کو بہت نوازا ہے۔ علامہ ابوالحسن علی ندویؒ نے انکے بارے میں لکھا ہے کہ سوویت یونین کی ستر سالہ بدترین غلامی کے باوجود اپنا ایمان بچانا یہ ترک قوم کا ہی طرہ امتیاز ہے ورنہ کوئی اور قوم ہوتی تو شاید اس غلامی میں اپنا ایمان نہ بچا پاتی۔

عن ثوبانؓ قال قال رسول الله ﷺ اذا رأيتم الرايات السود قد جاءت من قبل خراسان فائتوها فان فيها خليفة الله المهدي (مسند احمد ج: ۵ ص: ۲۷۷-۲۷۸ وکنز العمال 14/264 مشکوہ باب اشراط الساعة فصل ثانی)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم دیکھو کالے جھنڈے خراسان کی طرف سے آئے ہیں تو ان میں شامل ہو جانا۔ کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے۔“

فائدہ:- اللہ کے رسول ﷺ امت کو پہلے ہی حکم فرما رہے ہیں کہ اس لشکر میں شامل ہو جانا۔ آخرت کے بڑے سودے کی خاطر دنیا کے چھوٹے سودے کو قربان کر کے کامیاب تاجر ہونے کا ثبوت دینا، دیکھنا ماں کی ممتا، رفیق حیات کے آنسو یا پھر.... جگر کے ٹکڑوں کے چیرے... کہیں میرے اور میرے پیارے جاٹا صحابہ کی محبت کے راستے میں رکاوٹ بن کر نہ کھڑے ہو جائیں، شہروں کے اجالوں کی چکا چوندھ کہیں تمہیں پہاڑوں کے اندھیروں میں جانے سے نہ روک دے، گارے اور مٹی کے گھر کو سمار ہونے سے پہچانے کے لئے اپنے آخرت کے محلوں کو تباہ نہ کر لینا، جیل کی کال کوٹھریوں سے ڈر کر دجالی قوتوں کے سامنے سر نہ جھکا دینا، کیونکہ قبر سے بڑی اور خطرناک کال کوٹھری کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بھی ہو کسی چیز کی پرواہ نہ کرنا اس لشکر میں شامل ہو جانا حتیٰ کہ دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر برف پر گھسٹ کر بھی آنا پڑے تو بھی اس لشکر میں ضرور شامل ہو جانا۔

اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ اس میں مہدی ہونگے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ جماعت حضرت مہدی کی ہی ہوگی، اور عرب پہنچ کر حضرت مہدی کے ساتھ شامل ہو جائے گی، اور اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت مہدی خود بھی اس جماعت میں ہوں، لیکن اس وقت تک لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کا علم نہ ہو اور بعد میں حرم شریف پہنچ کر ان کا ظہور ہو۔ واللہ اعلم

ف: برف پر چلنا بہت مشکل ہوا کرتا ہے جب دن میں سورج پڑتا ہے تو آنکھوں میں یوں

محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے دہکتے انگارے بھر دیئے ہوں اور اگر زیادہ دیر برف میں چلا جائے تو پاؤں جلنے کا خطرہ ہو جاتا ہے اور برف کا جلا آگ کے جلے سے کئی گناہ اذیت ناک ہوتا ہے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کو بچانے کے لئے برف پر بھی چل کر آنا پڑے تو ضرور آنا۔

عن عبد اللہ قال بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ فَيْتَنًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلَمَّا رَأَاهُم النَّبِيُّ ﷺ إِغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَّالٌ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ بَيْتِ إِخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَ فَيُقَاتِلُونَ فَيَنْصُرُونَ فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَذْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلُؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَأُهَا جَوْرًا فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَاتِيهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلَجِ ا۔ (سنن ابن ماجہ: ۲۰/۱۳۶۶ ص)

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ بنی ہاشم کے کچھ نوجوان آئے۔ جنکو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور چہرہ کارنگ تبدیل ہو گیا۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہم آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے اثرات دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اہل بیت کے لئے اللہ نے دنیا کے مقابلے آخرت کو پسند کیا ہے۔ اور یقیناً میرے بعد اہل بیت کو آزمائشوں، جلا وطنی اور بے بسی کا سامنا ہوگا۔ یہاں تک کہ مشرق سے کچھ (مجاہدین) لوگ آئیں گے جنکے جھنڈے کالے ہونگے چنانچہ وہ (مجاہدین) امارت کا سوال کریں گے لیکن یہ (بنو ہاشم) انکو امارت نہیں دیں گے، سو وہ جنگ کریں گے اور انکی مدد کی جائیگی (اور وہ مجاہدین جیت جائیں گے) پھر (بنو ہاشم) انکو امارت دیں گے لیکن اب وہ اسکو قبول نہیں کریں گے اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو امارت دیدیں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیگا جیسے پہلے وہ نا انصافی سے بھری ہوئی تھی۔ تو تم میں سے جو بھی اس وقت موجود ہو ان (مجاہدین) کے ساتھ شامل ہو جائے خواہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔

فائدہ: مجاہدین کی فتح سے پہلے جس امارت کے سوال کا ذکر ہے وہ اس وقت بھی واضح ہے

حاشیہ ۱۔ وفی اسنادہ یزید بن ابی زیاد وہوسی ء الحفظ اختلط فی آخر عمرہ وکان یقلد لغلوس (المارسیت ج: ۱ ص: ۱۵۰)

کہ اگر انصاف اور دیانت داری سے فیصلہ کیا جائے کہ اس وقت عالم اسلام اور خصوصاً عالم عرب کی امارت کا حقدار کون ہے؟
عالم عرب کی امارت کا حقدار کون؟

کون ہے جو اپنی جان دیکر آج اسلام کی کشتی کو اس بھنور سے نکال سکے؟ وہ کون دل والے ہیں جو امت کے درد میں رات دن تڑپتے رہتے ہیں؟ وہ کون دیوانے ہیں جنہوں نے فلسطین کے بچوں کی سکیوں پر، عراق کے بوڑھوں کی فریاد کے لئے، بیت اللہ کی حرمت کی خاطر، کشمیر کی بیٹیوں کی عزت کے لئے، افغان کی غیرت کی خاطر اپنا سب کچھ اسلام پر قربان کر دیا؟ اپنے دلوں میں رونقوں اور ہنگاموں کی چتا جلا کر انکو امت محمدیہ ﷺ کے درد سے آباد کر لیا؟ اپنی ماؤں اور بہنوں کو خون کے آنسو لاکر تمام امت کی ماؤں بہنوں کے آنسوؤں کو سینے کے لئے پہاڑوں کی جانب نکل کھڑے ہوئے؟ وہ کون تھے جنہوں نے آقائے مدنی ﷺ کے شہر کو آقا کے دشمنوں سے بچانے کی خاطر اپنے شہروں کو چھوڑ دیا؟ اے اہل دانش! ذرا بتاؤ تو سہی وہ کون ہیں جنہوں نے اپنی تمام خوشیوں کو آگ لگا کر امت کے غموں کو اپنے دل میں سمیٹ لیا؟ جنہوں نے اپنی جوانی کے ارمانوں کو جلایا، محبتوں کا خون کیا، مستقبل کے سپنوں کو قوم کی نظر کر دیا، اپنی خواہشات کو ان چراغوں میں جلادیا جو اس تاریک دور میں عالم اسلام کیلئے روشنی کی آخری کرن بنے ہوئے ہیں، بھلا سوچو تو سہی وہ کون ہیں؟

کیا عرب حکمران؟ جنکے دلوں میں فلسطینی معصوم بچوں سے زیادہ یہودیوں کی محبت بھری ہے؟ جو عراق کے مجبور بوڑھوں کو گلے لگانے کے بجائے انکے قاتلوں کے گلوں میں صلیب لٹکاتے ہیں؟ کیا وہ دانشور طبقہ جو ایک کافر کے مرنے پر تو تڑپ اٹھتا ہے لیکن مسلمانوں کی چیخیں ان پر کوئی اثر نہیں کرتیں؟ تیری اس سادگی پر کون نہ مرجائے فراز

مجاہدین بھارت کو فتح کریں گے

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عَصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعَصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ (سنن الترمذی الجلی ج ۶ ص ۴۲۰)

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ نے نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ فرمایا ہے۔ ایک وہ

جماعت جو ہندوستان سے جہاد کرے گی دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے ساتھ ہوگی (نسائی کتاب الجہاد، مسند احمد)

عن ابی ہریرۃ قال وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَذْرَكْتُهَا أَنْفَقُ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أَقْتُلُ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرَجَعَ فَإِنَّا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُخَوَّرُ (سنن النسائی الجہاد ج: ۶ ص: ۴۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان سے جہاد کا وعدہ فرمایا (حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ) اگر اس جہاد کو میں نے پالیا تو میں اپنی جان و مال اس (جہاد) میں قربان کر دوں گا، چنانچہ اگر میں شہید ہو گیا تو میں افضل شہداء میں سے ہوں گا، اور اگر واپس آ گیا تو جہنم سے آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔

عن النبی ﷺ قَالَ يَغْزُو قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي الْهِنْدَ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مَغْلُوبِينَ فِي السَّلَاسِلِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ ذُنُوبَهُمْ فَيَنْصَرِفُونَ إِلَى الشَّامِ فَيَجِدُونَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالشَّامِ (کتاب التین، نعیم بن حماد ج: ۱ ص: ۴۱۰)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ ہندوستان کے خلاف جنگ کریں گے اللہ انکو فتح عطا فرمائیگا، چنانچہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے اللہ تعالیٰ انکے گناہوں کو معاف فرمادیگا، پھر وہ شام کی جانب جائیں گے تو شام میں عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو پائیں گے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جہاد کریگا جس کو اللہ تعالیٰ فتح دیگا۔ چنانچہ یہ لشکر ہند کے حکمرانوں کو زنجیروں اور جھکڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے۔ اللہ اس لشکر کے گناہوں کو معاف فرمادیگا۔ پھر جب یہ لوگ واپس لوٹیں گے تو شام میں ابن مریم کو پائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اگر میں نے اس جہاد (ہند) کو پالیا تو میں اپنی تمام نبی اور پرانی ملکیت فروخت کر دوں گا (اور بیچ کر) ہندوستان سے جہاد کر دوں گا۔ سو جب اللہ ہمیں فتح دیدے گا اور ہم واپس آئیں گے تو میں (جہنم سے) آزاد ابو ہریرہؓ ہوں گا اور وہ (ابو ہریرہؓ) شام آئے گا تو وہاں عیسیٰ ابن مریم کو پائے گا، چنانچہ میں (ابو ہریرہؓ) ان (عیسیٰ ابن مریمؑ) سے قریب ہونے کے لئے انتہائی بے قرار ہوں گا، میں ان کو خبر دوں گا کہ یا رسول اللہ (عیسیٰ ابن مریمؑ) میں آپ کے ساتھ شامل ہو گیا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ

(حضرت ابو ہریرہ کی) اس بات پر نبی کریم ﷺ سکرائے اور ہنسے پھر فرمایا بہت دور بہت دور۔
(کتاب المغن: نعیم بن حماد، ج: ۱، ص: ۴۰۹)

فائدہ: ہندوستان کے خلاف جہاد کی اہمیت کا اندازہ ان احادیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان مجاہدین کی فضیلت اس جماعت کے ساتھ بتائی گئی ہے جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ملکر دجال سے جہاد کرے گی۔ یہ آپ ﷺ نے غالباً اس لئے فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سارے مجاہدین حضرت مہدی کے ساتھ جہاد کے شوق میں عرب میں جمع ہو جائیں اور ہندوستان سے غافل ہو جائیں۔ حالانکہ ہندوستان سے جہاد بھی اسی مشن کا حصہ ہے جس کے لئے حضرت مہدی جہاد کر رہے ہو گئے سو مجاہدین ہند کی بھی وہی فضیلت بتائی گئی جو دوسری جماعت کی ہوگی۔ پھر ساتھ ساتھ یہ خوشخبری بھی دی گئی کہ ہندوستان فتح کر کے آنے والوں کو یہ ملال بھی نہ رہے کہ انھیں حضرت مہدی یا عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ جہاد کا موقع نہ مل سکا اسلئے فرمایا کہ واپس آ کر وہ عیسیٰ ابن مریم کو پالیں گے۔

ان احادیث میں ہندوستان کا اسلام کے لئے خطرناک ہونا بھی بتایا گیا ہے اور دجال کیساتھ اسکے تحالف (Alliance) کی طرف اشارہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکی فضیلت ایسی ہے جیسے خود دجال سے جنگ کرنے والوں کی۔ نظریاتی اور تاریخی اعتبار سے یہودیوں کا سب سے پکا دوست ہندوستان ہے نیز جنوبی ایشیاء کو کنٹرول کرنے کیلئے ہندوستان کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ اس وقت انکا مکمل زور بھارت کو مضبوط کرنے پر ہے۔ اس کے علاوہ اس خطہ میں وہ جگہ بھی ہے جہاں سے دجال کے خلاف ایک لشکر نکلے گا جو حضرت مہدی کی حمایت کریگا بلکہ انکو مضبوط کریگا۔ اس لئے اس وقت سے پہلے ہی یہودی بھارت کو ناقابل تسخیر (Undefeatable) بنانا چاہتے ہیں اور ہر اس قوت کو ختم کرنا چاہ رہے ہیں جو بھارت کیلئے خطرہ پیدا کر سکے۔

پاکستان پر مسلسل دباؤ اور بھارت کی مکمل حمایت کو اسی تناظر (Perception) میں دیکھنا چاہئے۔ جہاد کشمیر کا خاتمہ، پاکستان میں مجاہدین پر پابندیاں، قبائل اور افغانستان میں مکمل مجاہدین کے گرد گھیرا جگمگایا جانا۔ کیا ان سب کو دیکھ کر اب بھی نہیں لگتا کہ ہمارا دشمن ان حدیثوں پر ہم سے پہلے در آمد شروع کر چکا ہے اور ہم ہیں کہ ابھی فرصت ہی نہیں۔

لیکن ان سب حالات کو دیکھ کر نبی ﷺ کی احادیث پر ایمان رکھنے والوں کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے انھیں پہلے سے زیادہ اپنے کام میں جوش و جذبہ اور نئے جنون کے ساتھ

لگ جانا چاہئے۔ یہود و ہنود کے سیاسی پنڈت جو چاہیں اہل حق کو ختم کرنے کے لئے چالبازیاں اور امن مذاکرات کی چالیں چلتے رہیں لیکن محمد عربی ﷺ کا رب آسمانوں میں اپنی تدبیریں فرما رہا ہے اور یہود و ہنود کی یہی چالیں ان پر اٹنے والی ہیں جن سے مجاہدین کے لئے نئے راستے نکلنے والے ہیں، صرف اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی استقامت کا امتحان لینا چاہتا ہے۔

فائدہ ۲: نیز ہندوستان کے جہاد میں مال خرچ کرنے کی اتنی فضیلت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرما رہے ہیں کہ میں اس جہاد میں اپنی ساری نئی اور پرانی جائیداد فروخت کر دوں گا۔

عَنْ كَعْبٍ قَالَ يَبْعُكَ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدَسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَقْتَحُهَا وَيَأْخُذُ كُنُوزَهَا فَيَجْعَلُهَا حَلِيَّةَ لَيْبِ الْمَقْدَسِ وَيَقْدِمُوا عَلَى مَلُوكِ الْهِنْدِ مَغْلُوبِينَ يُقِيمُ ذَلِكَ الْجَيْشُ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَالِ. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج: ۱ ص: ۴۰۲)

ترجمہ: حضرت کعب نے فرمایا بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندوستان کی جانب ایک لشکر روانہ کریگا۔ چنانچہ وہ لشکر ہندوستان فتح کریگا، اور اسکے خزانے حاصل کریگا۔ تو وہ بادشاہ اس خزانے سے بیت المقدس کو آراستہ کریگا۔ اور وہ (مجاہدین) ہندوستان کے بادشاہوں کو قیدی بنا کر لائیں گے۔ یہ لشکر ہندوستان میں دجال کے آنے تک قیام کریگا۔

فائدہ ۱: جہاد کے مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ دہلی کے لال قلعے پر اسلام کے جھنڈے گاڑنے کی باتیں دیوانے کے خواب سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ حالانکہ اس روایت میں بھی اور گزشتہ روایات میں بھی آپ نے پڑھا کہ یہ کوئی دیوانے کا خواب نہیں بلکہ وہ حقیقت ہے جس کا نبی آخر الزماں ﷺ نے مجاہدین سے وعدہ فرمایا ہے۔ اور جو وعدہ ہمارے نبی صادق ﷺ نے فرمادیا وہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا، بھلے ہی بھارت کتنا ہی طاقتور ہو جائے، وہ کتنی ہی عسکری تیاریاں کرتا رہے، رحمۃ اللعالمین ﷺ کا رب وہ دن ضرور لائے گا جب لال قلعے پر اسلام کا پرچم لہرا رہا ہوگا۔

اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ بیت المقدس میں موجود امیر یا حاکم ہندوستان کی جانب لشکر روانہ کریگا۔ اگر ہم تاریخ میں دیکھیں تو ابھی تک ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بیت المقدس سے کوئی لشکر ہندوستان فتح کرنے کے لئے آیا ہو۔ چنانچہ یہ پیش گوئی ابھی پوری ہونا باقی ہے۔ بیت المقدس سے آنے والے لشکر میں تمام مجاہدین شامل ہو سکتے ہیں۔ جہاؤ کشمیر میں قربانیوں کا جو اتنا طویل تسلسل ہے، انشاء اللہ یہ رائیگاں نہیں جائے گا، بلکہ انشاء اللہ یہی سلسلہ اس فتح تک پہنچے گا۔

فائدہ ۲: آج کل بھارت کی معاشی حالت بڑی مستحکم ہوتی جا رہی ہے، اور دنیا کی دولت

بھارت کی جانب کھینچی چلی آرہی ہے۔ اس حدیث میں مسلمانوں کو اور خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کو خوشخبری ہے کہ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ ساری دولت مالی غنیمت میں اللہ کی راہ میں قتال کرنے والوں کو ہی ملنے والی ہے۔

فائدہ ۳: یہ لشکر ہندوستان میں دجال کے آنے تک قیام کرے گا۔ کیونکہ دجال کے آنے کے بعد کفر و اسلام کے درمیان دوبارہ جنگوں کو آغاز ہو جائے گا۔

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد

یہاں چند گزارشات مجاہدین سے کرنا ضروری ہے۔ اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں مجاہدین جہاد کر رہے ہیں، کچھ مجاہدین ہندوستان کے خلاف جہاد میں مصروف ہیں تو کچھ افغانستان میں امریکہ کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ اسی طرح چین، فلسطین عراق اور دیگر خطوں میں مجاہدین مصروف ہیں۔ اگر غزوہ ہندو والی حدیث اور خراسان والی حدیث کو سامنے رکھا جائے، تو خراسان کے مجاہدین اور کشمیر اور ہندوستان کے مجاہدین کا آپس میں بہت گہرا تعلق بنتا ہے۔ لہذا ان دونوں مجاہدین کو اس تعلق کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقتی حالات اور حکمرانوں کی پالیسیوں کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کی مخالفت کرنا شروع کر دیں، اور اس طرح ہماری توانائیاں کافروں کے بجائے آپس میں ہی خرچ ہونا شروع ہو جائیں، ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ جس خطے میں مجاہدین جہاد کر رہے ہیں انکا مقصد کیا ہے؟ اگر جانیں دینے والوں کا مقصد اسلام کی سر بلندی ہے تو پھر کسی کی باہری امداد کی وجہ سے اس شرعی جہاد کو غیر شرعی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ہاں البتہ اگر کوئی خامی کسی تحریک میں پائی جاتی ہو تو اسے سب مجاہدین کو مل کر ختم کرنا چاہئے، نہ کہ اس کو بنیاد بنا کر اسکے خلاف پروپیگنڈہ۔

اگر ہم صرف اس وجہ سے جہاد کشمیر کو غیر شرعی قرار دینا شروع کر دیں کہ وہاں حکومت کی امداد ہے تو پھر جہاد کے مخالفین کو ہم دنیا میں چلنے والے کسی بھی جہاد کے بارے میں مطمئن نہیں کر سکتے۔ اگر کل تک جہاد کشمیر اس لئے فرض تھا کہ وہاں امت کی بیٹیوں کی عصمت لٹتی تھی، ماؤں کے لال سنگینوں پر اچھالے جاتے تھے، بہنوں کی چادروں کو پامال کیا جاتا تھا، ایک مسلم سرزمین پر کافر قبضہ کر بیٹھے تھے، تو یہ تمام شرائط آج بھی وہاں موجود ہیں، بلکہ اب تو اسکے خطرات پہلے سے زیادہ بڑھ گئے ہیں، اور ”باہری امداد“ بند ہونے کے بعد تو وہ اور زیادہ مظلوم ہو جائیں گے، تو پھر آج جہاد کشمیر کس طرح غیر شرعی ہو سکتا ہے؟

جس جہاد کی جو فضیلت آپ ﷺ نے بیان فرمائی وہ ایک اہل حقیقت ہے، اور ہمارے ایک دوسرے کو برا کہنے یا اس میں خامیاں نکالنے سے اخلاص کے ساتھ جہاد کرنے والوں کی فضیلت کم نہیں ہو جائے گی، ہاں البتہ ہم خود اپنا ہی نقصان کریں گے کہ جس وقت دنیا کی تمام اسلامی تحریکوں کو متحد کرنے کی ضرورت تھی تو ہم خود ہی ان میں تفریق کی بنیاد ڈال رہے تھے، اس وقت شہداء کے رب کو یہ بات ہرگز پسند نہیں ہوگی کہ جہاد کے راہی پھر وہی غلطیاں دہرانا شروع کر دیں جو ماضی میں ان سے ہوتی رہی ہیں۔

اس وقت اگر حکومت اپنی پالیسی تبدیل کر رہی ہے اور مجاہدین کشمیر بے سرو سامانی کے عالم میں دنیا کے ایک بڑے کفر سے برسرِ پیکار ہیں، تو اس نازک وقت میں انھیں اپنے ساتھیوں سے ہمدردی اور دعاؤں کی توقع ہے، نہ کہ طعن و تشنیع اور الزام تراشیوں کی۔ ہم خود کو مجاہد بھی سمجھیں اور اپنے ساتھیوں کے جہاد کو غیر شرعی بھی کہیں تو پھر غیروں میں اور اپنوں میں کیا فرق رہ جائے گا؟

نیز ان دونوں تحریکوں میں فرق کرنا کسی بھی اعتبار سے درست نہیں ہے، کیونکہ ہم جس خطہ میں ہیں وہاں بھارت کو نظر انداز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک ہم اپنی ترجیحات ہی متعین نہیں کر سکے، کہ ہمارے جہاد کا مقصد کیا ہے؟ اس وقت خواہ خراسان کا لشکر ہو یا مجاہدین کشمیر کا اس میں شامل اکثر مجاہدین کو پہلے بھارت فتح کرنا پڑیگا اسکے بعد آخری دشمن یہودیوں سے نمٹنے کے لئے جانا ہے، یہودی اس حقیقت کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں، جسکی وجہ سے انھوں نے بھارت کو انتہائی مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا ہے، سو آپ کتنا بھی بھارت سے درگزر کرنا چاہیں اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا کر دیگا کہ آپکو ہندوستان کا رخ کرنا ہی ہوگا۔ کیا مجاہدین نے کبھی سوچا ہے کہ کیا وجہ ہوئی کہ آپ غزوہ ہند والی حدیث کو بھول گئے جس میں اس جہاد کو افضل جہاد قرار دیا گیا ہے؟ مجاہدین کو اس وقت ہر قسم کے تعصب سے بچنا ہے، خواہ وہ لسانی تعصب ہو یا علاقائی، ماضی میں جو خامیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہی ہیں ان میں غور کر کے ان سے دامن چھڑانا چاہئے، اور اسلام کو ہر جماعت اور ہر پرچم پر مقدم رکھنا چاہئے۔ بلکہ حالات کو سمجھتے ہوئے سب کو ایک پرچم تلے متحد ہونا چاہئے، اور پرانی رنجشوں، کدورتوں اور اختلافات کو بھلا کر یکسوئی کے ساتھ جہاد کو پروان چڑھانا چاہئے۔ جس جہاد کو قرآن سمجھانا چاہتا ہے اس جہاد کو لیکر آگے بڑھنا ہے، ورنہ خیال رہے کہ اللہ کی ذات بہت بے نیاز ہے، اسکو ایسے بندے پسند ہیں جن میں عاجزی، تواضع، اور اخلاص ہو۔ اور دنیا میں تحریکیں بھی وہی چنیتی ہیں جنکا نصب العین واضح ہو۔

ہندوستان کے بارے میں پیشین گوئیاں

صوبہ سرحد اور قبائل کے بارے میں شاہ نعت اللہ ولی کی پیشین گوئیاں بھی ہیں جو یقیناً اہل ایمان کے لئے دلی تسلی اور تقویت کا باعث ہوں گی۔ ان پیشین گوئیوں کو شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اپنی کتاب ”الاربعین“ میں بھی نقل فرمایا ہے۔ یہ پیشین گوئیاں فارسی میں اشعار کی شکل میں ہیں۔ اگرچہ پیشین گوئیاں کوئی قطعی یقین نہیں دیتیں البتہ ان میں سے کئی اشعار کی احادیث سے بھی تائید ہوتی ہے۔ یہاں ہم انکا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ فرمایا: ”اچانک مسلمانوں کے درمیان ایک شور برپا ہوگا اور اسکے بعد وہ کافروں (بھارت) سے ایک بہادرانہ جنگ کریں گے پھر محرم کا مہینہ آئے گا اور وہ مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار دیدیگا اور وہ مسلح ہو کر جارحانہ اقدام کریں گے پھر حبیب اللہ نامی ایک شخص جو اللہ کی طرف سے صاحب قرآن ہوگا، اللہ کی مدد کیساتھ اپنی تلوار میان سے نکالے گا۔“

”صوبہ سرحد کے بہادر غازیوں کے لشکر سے زمین مرقد کی طرح لرز اٹھے گی لوگ دیوانہ وار جہاد کیلئے آگے بڑھیں گے اور راتوں رات ٹڈیوں اور چیونٹیوں کی طرح حملہ کریں گے یہاں تک کہ افغانی قوم فتح حاصل کر لے گی۔ جنگل پہاڑ اور دشت و دریا سے قبائل تیزی کے ساتھ ہر طرف سے آتشیں اسلحہ لئے ہوئے سیلاب کے مانند امد پڑیں گے۔ پنجاب، دہلی، کشمیر، دکن اور جموں کو اللہ کی غیبی مدد سے فتح کر لیں گے۔ دین اور ایمان کے تمام بدخواہ مارے جائیں گے اور تمام ہندوستان ہندوانہ رسموں سے پاک ہو جائیگا۔ ہندوستان کی طرح یورپ کی بھی قسمت خراب ہو جائیگی اور تیسری جنگ عظیم چمڑ جائیگی۔“ یہ جنگ وجدال چند سال تک سمندر اور میدان میں وحشیانہ طور سے جاری رہے گی۔ بے ایمان ساری دنیا کو تباہ کر دیں گے آخر کار ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بن جائیں گے۔ اچانک موسم حج میں حضرت مہدیؑ خروج فرمائیں گے۔

فائدہ: عقل پاک بھارت مذاکرات پر حیران ہے کہ یہ کیسے مذاکرات ہیں جس میں پاکستان ہی ساری قربانی دے رہا ہے جبکہ بھارت کی مکاری کا یہ عالم ہے کہ پہلے تو وہ مشرقی سرحدوں سے ہی ہمارے ملک میں دہشت گردی کراتا تھا اب جلال آباد اور بولدک میں بھی اس نے دہشت گردی کے اڈے کھول لئے ہیں؟ عقل کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

صوبہ سرحد اور قبائل

اللہ تعالیٰ جب اپنے دین کو مضبوط کرنے اور کفر پر غالب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کام کے لئے اس کی رحمت ہر فرد اور ہر قوم کی جانب متوجہ ہوتی ہے۔ جو فرد یا قوم اللہ کی رحمت کو لینے

میں ذرا بھی پس و پیش سے کام لیتی ہے تو یہ رحمت دوسرے علاقے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔
اس اہم ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے اللہ رب العزت کے ہاں کچھ اصول ہوا کرتے ہیں۔
چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَ
يُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا
يَخَافُونَ لَوْمَةً لَئِيمَةً ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

ترجمہ: اے ایمان والو! تم میں سے جو دین (جہاد) سے منہ موڑ جائے گا تو اللہ ایسے لوگوں کو
لے آئے گا جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہونگے، وہ مسلمانوں کے لئے
بہت نرم اور کافروں کے لئے انتہائی سخت ہونگے، (ان کی شان یہ ہوگی کہ) وہ اللہ کے راستے میں
جہاد کریں گے، اور (جہاد کے بارے میں) ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔ اور
یہ تو اللہ کا فضل ہے وہ جس پر چاہتا ہے فرماتا ہے۔

خلافت عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد نصف صدی سے زائد تک اللہ کی رحمت خلافت کے قائم کرنے
کے لئے مختلف شخصیات اور مختلف قوموں کی طرف متوجہ ہوتی رہی کہ خلافت قائم کر کے اسلام کو
کہیں ٹھکانہ مل جائے۔ یہ رحمت کبھی مسلمانان ہند کی طرف متوجہ ہوئی، تو کبھی پاکستان کی طرف
آئی، کبھی مصر کی تاریخی علمی درسگاہوں کا دروازہ کھٹکھٹایا، تو کبھی حجاز کے ہدیٰ خوانوں کے پاس
گئی۔ غرض رحمت الہی ہر طبقے اور ہر قوم کی جانب متوجہ ہوئی، لیکن تمام وسائل، علمی درسگاہیں،
اور جدید حالات سے آگاہی کے باوجود بھی اسلام کو کہیں ٹھکانہ نہ مل سکا۔ اور ایک ہی جواب آیا کہ
ان منہ زور آندھیوں میں ہم تو خود کو نہیں سنبھال سکتے۔

پھر اسلام ایک سیدھے سادھے افغانی کے پاس آیا اور کہا کہ نصف صدی بتی مجھے
”غریب“ بنے ہوئے لیکن ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے ہوتے ہوئے کوئی ٹھکانہ دینے کو
تیار نہیں۔ یہ سن کر، افغانی نے اپنی چادر کا ندھ پر سنبھالتے ہوئے کہا ”اگرچہ میرے پاس ان
بوسیدہ کپڑوں اور اس چادر کے سوا کچھ نہیں لیکن میں جس حال میں بھی رہوں گا تجھ کو تنہا نہیں چھوڑوں گا
یہاں تک کہ میری جان میرے جسم کو خیر باد کہ جائے۔“

پھر کیا تھا کائنات کا رب تو بس ایسے ہی سادہ لوگوں اور ایسی ہی سادہ باتوں کو پسند کرتا
ہے۔ سو پسند کر لیا۔ پھر ایمان والے بھی ان کو پسند کرنے لگے، اور ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کا

امام، اور قافلہ محمدیہ ﷺ کا ساربان اس قوم کو بنا دیا گیا۔

ان اللہ والوں کے خلاف اسلام سے بغض رکھنے والوں کی زبانیں کتنی ہی لمبی ہو جائیں، جو ہم نے کہا وہ دو پہر میں چمکتے سورج کی طرح اٹل حقیقت ہے۔ اور عربی کی ایک کہاوت ہے لَوْمُ الْخُفَّاشِ لَا يَضُرُّ الشَّمْسُ وَغَوَاءُ الْكَلْبِ لَا يُظْلِمُ الْبَدْرَ یعنی سورج کو چمکا دڑوں کے گالیاں دینے سے اس کو گہن نہیں لگا کرتا، اور چودھویں رات کے چاند پر کتوں کے بھونکنے سے چاند کا نور ماند نہیں پڑ جاتا۔

قوم افغان بھی امت مسلمہ کے لئے سورج اور چاند ہے۔ قندھار کے افغ سے نمودار ہونے والے اس چاند نے اندھیری رات کے مسافروں کو راستوں سے روشناس کرایا، اس چاند کی چاندنی نے ایک ارب بیس کروڑ انسانوں کے خاموش سمندر میں مد و جزر پیدا کیا، یہ چاند کل بھی چمکا اور آج بھی ہر اس انسان کے دل میں چمکتا ہے جو نبی ﷺ کے دین سے محبت رکھتا ہے۔ اس چاند کو ابھی بھی گہن نہیں لگا، بلکہ یہ انشاء اللہ کل دہلی کے لال قلعہ پر اپنے نور کی برسات کرتا ہوا، آگرہ کے تاج محل کو، چودھویں کی چاندنی رات میں توحید کا غسل کرائے گا اور اسی چاند و سورج کی کرنوں سے قبلہ اول پر پڑنے والے منحوس سائے ہمیشہ کے لئے چھٹ جائیں گے۔ کفر کے خوف سے ٹھہرتی اس امت کی رگوں میں اس سورج کی کرنوں سے حرارت پیدا ہوگی۔

لہذا خونِ مسلم سے روشن چراغوں کو، دجالی میڈیا کی پھونکوں سے نہیں بجھایا جاسکتا اور کسی کے تسلیم نہ کرنے سے حقیقت تبدیل نہیں ہو جایا کرتی، حقیقت یہی ہے جو آنکھوں سے نظر آ رہی ہے۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس پر چاہتا ہے ہو جاتا ہے۔

اس قوم کے اندر وہ تمام چیزیں پائی گئیں جو اللہ کے انتخاب کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ جن میں غیرت دینی، حمیت ایمانی، اہل قباہ کی طرح طہارت، مہمان نوازی، اسلامی شعائر سے بے انتہا محبت، مضبوط معاشرتی نظام، جدید جاہلی تہذیب کے اثرات سے پاک رہنا وغیرہ شامل ہیں۔

غافل لوگ خوش ہوتے ہیں... طالبان ختم ہو گئے، ڈنڈے کے زور پر بننے والی تمہاری اسلامی حکومت مٹ گئی، لیکن اہل دل جانتے ہیں کہ طالبان ختم نہیں ہوئے بلکہ وہ آج بھی ایمان والوں کے دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کسی ایمان والے گھر میں دعا کے لئے اٹھنے والے ہاتھ طالبان کے لئے دعا کئے بغیر گر جاتے ہوں۔ یہ میری جذباتیت یا عقیدت نہیں بلکہ زندہ حقیقت ہے۔ حکومت ختم ہو جانے کے بعد بھی مسلمانوں میں ان کی محبت کا

یہ عالم ہے کہ جب طالبان امریکیوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے جاتے ہیں، تو جیسے ہی پہلے فائر کی آواز مقامی لوگوں کے گھروں میں پہنچتی ہے تو کوئی ماں یا بہن سب سے پہلے دوڑ کر بولے پر چائے کا بڑا دیگچہ چڑھا دیتی ہے، وہ سمجھ جاتی ہے کہ کفر و اسلام کے آخری معرکہ کے سپاہی، تھکے ہارے اسی راستے سے واپس آئیں گے تو وہ اللہ والوں کو چائے پلا کر اپنا بھی نام ان میں لکھوا لے گی۔ یہ کسی ایک گھر کی کہانی نہیں بلکہ حملے کی جگہ سے پیچھے مرکز تک ہر گھر میں اس رات شادی کا سماں ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کن معرکہ میں بھی اس قوم کا بڑا حصہ رکھا ہے۔ اور اس وقت جہاد کی میزبانی اس خطے میں پختونوں کے حصہ میں آئی ہے۔ لہذا ان پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اول جہاد کے علم کو بلند رکھنا اور خود کو ان تمام بیماریوں سے دور رکھنا جن سے فاتح قومیں متاثر ہو جایا کرتی ہیں۔ اور دوسرا اس علم کے پیچھے چلنے والے تمام قافلے کو متحد و منظم رکھنا۔

انسانی نفسیات کا مطالعہ کرنے والے یہودی دماغ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ پاکستان میں صوبہ سرحد کے مسلمان یہود و ہنود کے عزائم کے راستے میں سب سے بڑی دیوار ہیں۔ لہذا اس دیوار کو گرانے یا کمزور کرنے کے لئے بھارت و اسرائیل کی جانب سے بہت تیزی کے ساتھ کام جاری ہے۔ اسلئے صوبہ سرحد کے اندر مساجد کے کردار کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کی ضرورت ہے۔

افغان کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج

ملا کو اس کے کوہ و دمن سے نکال دو

جنگِ عظیم میں مسلمانوں کی پناہ گاہ

عن مَكْحُولٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَاثِ ثَلَاثَةٌ مَّعَا قِلَ فَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الْمَلْحَمَةِ الْكُبْرَى الَّتِي تَكُوْنُ بِعُمُقِ اَنْطَاكِيَّةٍ دِمَشْقُ وَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الدِّجَالِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَمَعْقِلُهُمْ مِنْ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ طُوْرُ سَيْنَاءَ. (السنن الواردة في الفتن - ورواه ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء ج: ۶: ص: ۱۳۶)

ترجمہ: حضرت مکحولؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں (مسلمانوں) کے لئے تین پناہ گاہیں ہیں، جنگِ عظیم جو کہ عمقِ انطاکیہ میں ہوگی، اس میں پناہ گاہِ دمشق ہے، دجال کے خلاف پناہ گاہِ بیت المقدس ہے اور یا جوج و ماجوج کے خلاف پناہ گاہِ طور پہاڑ ہے۔

فائدہ: اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ الملعمة الكبرى (جنگ عظیم) ”دعق“ میں ہوگی۔ یہ وہی دعق (یا اعماق) ہے جو حلب کے قریب ہے۔

عن عبد الله بن بسر قال قال رسول الله ﷺ بَيْنَ الْمَلَحْمَةِ وَفَتْحِ الْقُسْطَنْطِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ . (ابن ماجہ ج: ۲ ص: ۱۳۷)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن بسر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جنگ عظیم اور شہر (قسطنطنیہ) کی فتح میں چھ سال کا عرصہ لگے گا اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔

فائدہ: جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے بارے میں دو روایتیں آئی ہیں، ایک میں جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ مہینے کی مدت کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں یہ مدت چھ سال بیان کی گئی ہے۔ سند کے اعتبار سے علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں چھ سال والی روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔

نیز ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں ملا علی قاری کا یہ قول نقل کیا گیا ہے ”جنگ عظیم اور خروج دجال میں سات سال زیادہ صحیح ہے بمقابلہ سات مہینے کے یعنی جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ سال کا عرصہ ہے اور ساتویں سال دجال نکل نکلے گا۔“

قال نافع بن عتبة قال رسول الله ﷺ اتغزون جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ (مسلم ج: ۴ ص: ۲۲۵)

ترجمہ: حضرت نافع ابن عتبہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”تم لوگ (میرے بعد) جزیرۃ العرب میں جنگ کرو گے، سو اللہ تعالیٰ اس کو (تمہارے ہاتھوں) فتح کرائے گا پھر تم فارس کی مملکت سے جنگ کرو گے، تو اللہ تعالیٰ اس کو (بھی) فتح کرائے گا، پھر تم روم کی مملکت سے جنگ کرو گے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو فتح کرائے گا، اور پھر تم دجال سے جنگ کرو گے اللہ اس پر تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔“

ف: ۱: اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے مکمل تاریخ اسلام بیان فرمائی ہے۔ جزیرۃ العرب اور فارس (عراق ایران) حضرت عمرؓ کے دور خلافت تک فتح ہو چکے

حاشیہ فتح الباری ج: ۲ ص: ۲۷۸

حاشیہ ۲ عون المعبود ج: ۱۱ ص: ۲۷۲

تھے۔ جہاں تک روم کی فتح کا تعلق ہے تو رومی سلطنت (Roman empire) 395 عیسوی میں رومن بادشاہ تھیوڈوس (Theodosius) کے مرنے کے بعد دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی، ایک حصہ مشرقی روم جس کا دار الحکومت قسطنطنیہ (استنبول) بنا۔ رومی سلطنت کا یہ حصہ بازنطینی (Byzantine) سلطنت کے نام سے مشہور ہوا۔ اور دوسرا حصہ مغربی روم جس کا دار الحکومت موجودہ اٹلی کا شہر ”روم“ بنا۔

لہذا اگر حدیث میں فتح روم سے مشرقی حصہ مراد لیا جائے تو یہ خلافت عثمانیہ کے سلطان فاتح محمد کے ہاتھوں 1453 میں فتح ہو چکا ہے۔ اور اگر اس سے مکمل رومی سلطنت کی فتح مراد ہے تو وہ ابھی باقی ہے اور جلد انشاء اللہ مکمل ہوگی۔

۲: اس حدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کے یہ فتوحات جنگ کے نتیجے میں ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ مجاہدین کے ذریعے یہ فتوحات کرائے گا۔ لہذا ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا ضروری ہے جو آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ کفر کو شکست جہاد کے ذریعے ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ لہذا کسی کا یہ کہنا کہ کفر نے کبھی انسانوں سے شکست نہیں کھائی تمام تاریخ اسلام کا تو انکار ہے ہی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں، نبی کریم ﷺ کی سیرت اور صحابہ اکرام کی بے شمار جانوں کی قربانی کا بھی مذاق اڑانا ہے۔ سو جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہو اس کو ایسے ٹھنڈا نہ جملے کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے ورنہ ایمان جانے کا خطرہ ہے۔

مجاہدین کے نعروں سے روم (ویٹی کن سٹی Vatican city) کا فتح ہونا

عن ابی ہریرۃؓ اَنَّ النَّبِیَّ اَقَالَ سَمْعَتُمْ بِمَدِیْنَةِ جَانِبِ مِنْهَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبِ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَغْزَوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِیْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاؤُوهَا نَزَلُوْا فَلَمْ یَقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ یُزَمُّوْا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فِیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبِیْهَا قَالِ ثُوْرٌ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالِ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُوْا الثَّانِیَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فِیَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوْلُوْا الثَّلَاثَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فِیَفْرَجُ لَهُمْ فِیْدٌ خُلُوْهَا فِیَغْنِمُوْا فِیَبْنِمَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَانَتْهُمْ الصَّرِیْحُ فَقَالَ اِنْ شِئِ الدِّجَالُ قَدْ خَرَجَ فِیْتَرُکُوْنَ کُلَّیْ وَیَرْجِعُوْنَ (مسلم ج ۴ ص ۲۲۳۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نبی کریم ﷺ نے (صحابہ سے) پوچھا کیا

تم نے کسی ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کے ایک طرف سمندر اور دوسری طرف جنگل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حضرت اٹحق کی اولاد میں سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ نہیں کر لینگے۔ چنانچہ حضرت اٹحق کی اولاد میں سے وہ لوگ (جنگ کے ارادے سے) اس شہر میں آ بیٹھے، تو اس شہر کے باہر (نواحی علاقے میں) پڑاؤ ڈالینگے۔ (اور شہر کا محاصرہ کر لینگے) لیکن وہ لوگ شہر والوں سے ہتھیاروں کے ذریعے جنگ نہیں کریں گے اور نہ انکی طرف تیر پھینکیں گے بلکہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کریں گے اور شہر کی دو طرف کی دیواروں میں سے ایک دیوار گر پڑے گی۔ (اس موقع پر) حدیث کے راوی ثورابن یزید نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے یہاں سمندر کی جانب والی دیوار کہا تھا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ پھر وہ لوگ دوسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ لگا بیٹھیں گے تو شہر کی دوسری جانب والی دیوار بھی گر پڑے گی۔ اسکے بعد وہ لوگ تیسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا نعرہ بلند کریں گے تو انکے لئے شہر میں داخل ہونے کا راستہ کشادہ ہو جائیگا اور وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر وہ مالی غنیمت جمع کریں گے، اور اس مالی غنیمت کو آپس میں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک یہ آواز آئے گی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ دجال نکل آیا ہے۔ چنانچہ وہ سب کچھ چھوڑ کر (دجال سے لڑنے کے لئے) واپس لوٹ آ بیٹھیں گے۔ (مسلم)

فائدہ: یہاں جس شہر کا ذکر ہے اس سے مراد وہ شہر ہے جہاں عیسائیوں کا بڑا پاپ ہوتا ہے۔ اس وقت عیسائیوں کا پاپ اٹلی کے شہر وین کن سٹی میں ہوتا ہے۔

جن احادیث میں شہروں کے دروازوں اور دیواروں کا ذکر ہے تو دیواروں سے مراد حقیقی دیوار بھی ہو سکتی ہے اور اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ دیوار سے مراد اس شہر کا دفاعی نظام ہو۔ اسی طرح دروازوں سے مراد اس شہر میں داخل ہونے والے راستے بھی ہو سکتے ہیں۔

کیا ان جنگوں میں اسرائیل تباہ ہو جائے گا؟

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دجال سے پہلے ہونے والی جنگوں میں اس خطہ میں موجود متحدہ دشمنوں کو مکمل طور پر شکست ہو جائے گی؟ اگر مکمل شکست ہوگی تو اسرائیل رہے گا یا ختم ہو جائیگا؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے تو احادیث میں غور کرنے کے بعد یہ بات زیادہ مناسب لگتی ہے کہ اس خطہ میں موجود دشمن مکمل طور پر شکست کھا جائے گا۔ کیونکہ صحیح احادیث میں یہ آیا ہے کہ

حضرت مہدی کے دور میں مکمل امن وامان اور خوشحالی ہوگی۔ اور یہ اس صورت میں ہی ممکن ہے کہ جب دشمن ان علاقوں سے بھاگ جائے۔ نیز فتح قسطنطنیہ اور فتح روم والی حدیثیں بھی اس بات کی تائید کر رہی ہیں کہ عرب کے خطے میں موجود دشمن شکست کھا جائے گا۔ اب رہا اسرائیل کا مسئلہ تو یہ واضح ہے کہ جب کافروں کی متحدہ فوجوں کو مار پڑیگی تو اس میں اسرائیل کی قوت بھی ختم ہو جائے گی۔

دجال کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کسی بات پر غصہ ہو کر نکلے گا ممکن ہے جب کفر کو واضح شکست ہو جائے تب دجال غصہ کی حالت میں نکلے اور شکست خوردہ کفریہ طاقتیں دوبارہ اس کے ساتھ اکٹھا ہو جائیں گی۔ یہاں ہم خود یہودی کتابوں سے مختصر حوالے پیش کر رہے ہیں جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہودیوں کی ناپاکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسرائیل کو تباہ و برباد کر دے گا۔

اگرچہ یہود ان آیات میں تاویلیں کرتے ہیں۔ اسرائیل میں واپسی کے جس دن کا یہودی انتظار کر رہے ہیں اس دن کے بارے میں خود انکی کتابوں میں بڑا عجیب و غریب نقشہ کھینچا ہے۔ لیکن یہودی اپنی فطری چال بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکو غلط معنی پہنا کار لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ انکی کتاب ایذا خیل میں ہے:

”پھر اللہ کہتا ہے کہ کیونکہ تم لوگ میرے نزدیک کھوٹے سکے ثابت ہوئے ہو، اسلئے تمہیں یروشلم میں جمع کرونگا جیسے لوگ سونا، چاندی، ٹن، لوہا اور کانسی کو آگ میں ڈالنے کے لئے جمع کرتے ہیں، اسی طرح میں بھی تمہیں غصے اور غضب کے درمیان جمع کرونگا، اور پھر تمہیں پگھلا دوں گا، میں تم پر اپنے غضب کی آگ بھڑکا دوں گا اور تم اس میں پھل جاؤ گے پھر تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ تمہارے رب نے تمہارے اوپر اپنا غضب نازل کیا ہے۔“ (22:19-22) انکی کتاب یرمیاہ (jeremiah) میں اس سے بھی سخت تنبیہ آئی ہے۔

”انکی تباہی اور سزا کے اعلان کے بعد، جس کے بعد انکی لاشیں کھلے آسمان تلے ڈال دی جائیں گی، جہاں گدھ اور کیڑے کھڑے کھڑے انکو کھا لینگے حتیٰ کہ انکے بادشاہوں اور لیڈروں کی ہڈیاں بھی گل جائیں گی، اور زمین پر کھڑے کرکٹ کی طرح پھیل جائیں گی۔“ (8:3)

یہودی اپنے یروشلم میں جمع ہونے کو اپنی آزادی اور فتح کا دن کہتے ہیں۔ حالانکہ انکی کتابوں کے مطابق یہ دن انکی تباہی اور بربادی کا دن ہوگا۔ اور اسرائیل کے موجودہ حالات بھی اس بات

حاشیہ حضرت حصہؑ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کسی بات پر غصہ ہو کر نکلے گا۔

کی تصدیق کر رہے ہیں کہ انکا اسرائیل میں آباد ہونا انکی بربادی کا سبب ہے۔ آئے دن کتنے یہودی اسرائیل کی سڑکوں پر کتے بلیوں کی طرح مردار ہوتے نظر آتے ہیں۔ وہ یہودی جو تمام دنیا سے بڑی امیدیں اور بہت تکبر و نخوت کے ساتھ اسرائیل آئے تھے آج انکے خوابوں کی زمین ہی انکے لئے زندہ قبرستان ثابت ہو رہی ہے۔

ان کی کتاب ’یرمیا‘ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”درختوں کو کاٹ دو اور یروشلیم کے خلاف ایک قلعہ بناؤ۔ یہ وہ شہر ہے جسے سزا دی جائے گی۔ اس کے اندر ظلم بھرا ہوا ہے، جیسے کہ کسی چشمے سے پانی ابل رہا ہو اسی طرح سے اس کے اندر سے ظلم ابل رہا ہے۔ اس میں سے تشدد اور نافرمانیوں کی آوازیں آرہی ہیں اور مجھ (خدا) کے سامنے زخموں اور دکھوں کی مسلسل کراہیں آرہی ہیں۔“

”اے صیہون کی بیٹی! لو دیکھو شمال کی جانب سے ایک قوم اٹھ رہی ہے۔ اسی طرح زمین کے آخری حصے سے بھی ایک قوم اٹھائی جائے گی۔ ان کے پاس تیر اور کمان ہوں گے۔ یہ لوگ رحم سے عاری ہیں۔ ان کی آوازوں میں سمندر کی دھاڑ ہے۔ گھوڑوں پر سواریہ دوڑ رہے ہیں جیسے کہ وہ تمہارے خلاف لڑنے آرہے ہوں۔“ انکی کتاب زلفیہ نیاہ (Zephaniah) میں ہے:

”تم لوگ خود کو اکٹھا کرو۔ ہاں، اکٹھا کرو خود کو تم لوگ اے اللہ کے ناپسندیدہ انسانو! قتل اسکے کہ اللہ کا فیصلہ آجائے یا دن بھوسے کی طرح گزر جائے یا اللہ کا غضب تم پر نازل ہو جائے یا قتل اسکے کہ اللہ کے غضب کا دن تمہارے سامنے آجائے۔“

اس ناپاک قوم کے بارے میں آخری اقتباس ایذا خیل سے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ یہودیوں کی غلامی کرنے والوں کو پتہ لگے کہ انکے آقا کتنے ”معزز“ اور مہذب قوم ہیں۔ ایذا خیل میں ہے:

”تم لوگوں نے میری مقدس چیزوں کو خراب اور میرے بہت سے احکامات کو روندنا ہے۔ تیرے اندر ہی وہ لوگ ہیں جو خون بہانے کے لئے بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔ تیرے اندر ہی رہ کر وہ قحبہ خانے (Pub) چلاتے ہیں۔ تیرے اندر ہی ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنے باپوں کی شرم و حیا والی جگہوں کو کھولتے ہیں۔ تیرے ہی اندر کے لوگ کاحنہ عورتوں سے لطف اٹھاتے ہیں۔ کوئی اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے، کوئی اسکی بہن سے بدکاری کرتا ہے، کوئی دوسرا اسکی سالی سے ملوث ہوتا ہے۔ اور کوئی اپنے باپ کی بیٹی (یعنی اپنی بہن کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ وہ سود لیتے ہیں اور پھلتے پھولتے ہیں۔ انکے مذہبی رہنماؤں نے میری ہدایات پر ملح کاری کی ہے۔ وہ

اس عمل کے ساتھ لوگوں کو غلط ہدایات جاری کرتے ہیں۔ اور انکے لئے میرے نام پر جھوٹ گھڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہی خدا کا فرمان ہے۔

حالانکہ اللہ نے کبھی ایسا فرمان جاری نہیں کیا۔“ قرآن کریم میں ہے فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ اُولٰٓئِهٖمَا بَعَثْنَا عَلٰیكُمْ عِبَادًا لَّنَا اُولٰٓئِیْ بِاَسْ شَدِیْدٍ فُجَاۡسُوۡا حُلٰلَ الدِّیَارِ (اے بنی اسرائیل) تو جب ان دو وعدوں میں سے پہلا وعدہ آئیگا تو ہم تم پر اپنے ایسے جنگجو بندے بھیجیں گے سو وہ بستیوں میں گھس جائیں گے۔ ان جنگجوؤں کی یہی صفات اُس حدیث میں بیان کی گئیں ہیں جو خراسان سے لشکر آئیگا۔ اور کافروں سے قتال کریگا۔

کافروں کے جدید بحری بیڑے

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ سمندر کے کسی جزیرے میں ایک قوم ہے جو نصرانیت کی علمبردار ہے، ہر سال وہ ایک ہزار جہاز تیار کرتے ہیں، اور (جہاز تیار کرنے کے بعد) کہتے ہیں کہ اللہ چاہے نہ چاہے تم ان جہازوں پر سوار ہو جاؤ، راوی کہتے ہیں کہ جب وہ سمندر میں انکو ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تیز ہوا بھیجتا ہے جو انکے جہازوں کو تباہ کر دیتی ہے، راوی کہتے ہیں کہ وہ بار بار جہاز بناتے ہیں (اور یہی سلسلہ ہوتا ہے) تو جب اللہ تعالیٰ یہ معاملہ مکمل فرمانا چاہیگا تو ایسے جہاز بنائے جائیں گے کہ اس سے پہلے کبھی سمندر میں ایسے جہاز نہیں چلے ہوئے، پھر یہ لوگ کہیں گے انشاء اللہ تم سوار ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ سوار ہو جائیں گے۔ وہ قسطنطنیہ سے گزریں گے فرمایا کہ قسطنطنیہ والے ان سے خوف زدہ ہو جائیں گے، وہ پوچھیں گے تم کون ہو؟ تو یہ کہیں گے کہ ہم نصرانیت کے علمبردار لوگ ہیں۔

اس قوم کی طرف ہم جارہے ہیں جس نے ہمیں ہمارے اور ہمارے آباء و اجداد کے ملک سے نکالا ہے، کعب کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ والے اپنے جہازوں سے انکی مدد کریں گے، آگے فرمایا کہ پھر یہ ”عکا“ کی بندرگاہ پر آئیں گے اور وہاں کشتیوں کو نکال کر جلا دیں گے، اور کہیں گے یہ ہماری اور ہمارے باپ دادوں کی سرزمین ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا اس وقت امیر المؤمنین بیت المقدس میں ہونگے، چنانچہ (امیر) مصر والوں سے، عراق والوں سے اور یمن والوں سے امداد طلب کرنے کے لئے قاصد بھیجیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ انکا قاصد مصر والوں کا یہ پیغام لیکر آئیگا کہ وہ کہتے

حاشیہ: وی ڈے آف رتھ (The Day Of Wrath) از ڈاکٹر سرفراز ابن عبدالرحمن الحوالی کے اردو ترجمے ”یوم الغضب“ (ایز انیل 19-22:1)

ہیں کہ ہم تو سمندر والے لوگ ہیں (یعنی ہماری سرحدیں سمندر میں ہیں) اور سمندر سرکش ہے (یعنی طاقت ور دشمن سمندر میں آیا ہوا ہے) سو اہل مصر اُنکی (امیر کی) مدد نہیں کریں گے، اُنکا قاصد اہل عراق کا جواب لیکر آئیگا اور کہے گا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو سمندر والے ہیں اور سمندر سرکش ہے، لہذا وہ بھی امداد نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ یمن والے اپنی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں گے اور اُنکی مدد کریں گے۔ حضرت کعب نے آگے بیان کیا کہ اس خبر کو چھپایا جائیگا، راوی کہتے ہیں کہ اُنکا قاصد ”حمص“ (Hims شام کا مشہور شہر) سے گزریگا۔ وہاں صورت حال یہ ہوگی کہ حمص میں موجود عجمی لوگوں نے (یعنی کافروں نے۔ راقم) وہاں کے مسلمانوں کو تنگ کر رکھا ہوگا، اس بات کی خبر یہ قاصد مسلمانوں کے امیر کو دیگا، وہ کہیں گے کہ اب ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں، حالانکہ ہر شہر میں مسلمانوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ حمص والوں کی جانب بڑھیں گے۔ چنانچہ ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی اونٹوں کی دم پکڑ کر بیٹھ جائیں گے (یعنی جہاد میں نہیں جائیں گے) اور لوگوں میں شامل ہو جائیں گے، اور ایسی گم نام سرزمین میں مریں گے (جہاں اُنکی کسی کو خبر بھی نہ ہوگی)۔ آگے فرمایا کہ نہ تو یہ اپنے گھر والوں کے ہی پاس جائیں گے اور نہ ہی جنت دیکھ سکیں گے۔ (اور باقی) ایک تہائی قارح ہوں گے۔ پھر لبنان کے پہاڑ میں کافروں کا پیچھا کرتے ہوئے خلیج تک پہنچ جائیں گے۔ اور امارت ان ہی کے سپرد ہو جائے گی جو لوگوں کے امیر تھے۔ جہنڈا اٹھانے والا جہنڈا اٹھائیگا، اور جہنڈے کو گاڑ دیا، اور صبح کی نماز کا وضو کرنے کے لئے پانی کے پاس آئے گا، راوی کہتے ہیں پانی ان سے دور چلا جائیگا۔ وہ اس (پانی) کے پیچھے جائیں گے تو وہ اور دور چلا جائیگا، چنانچہ جب وہ یہ صورت حال دیکھیں گے تو اپنا جہنڈا اٹھا لیں گے اور پانی کا پیچھا کرتے کرتے اس کنارے کو پار کر جائیں گے۔ (وہاں پہنچ کر) پھر جہنڈا گاڑ دیں گے، پھر اعلان کریں گے کہ اے لوگو اس خلیج کو پار کر جاؤ۔ کیونکہ اللہ نے تمہارے لئے سمندر کو اسی طرح پھاڑ کر راستہ بنا دیا ہے جیسے بنی اسرائیل کے لئے کیا تھا۔ چنانچہ لوگ سمندر پار کر جائیں گے۔ (السنن الواردة فی الفتن ج: ۶ ص: ۱۱۳۶)

یہ روایت کچھ الفاظ کے فرق کے ساتھ نعم ابن حماد نے اپنی ”کتاب الفتن“ میں بھی نقل کی ہے۔

ف: جب پہلی بار مسلمانوں کے امیر سے پانی دور جائیگا تو وہ وضو کرنے کے لئے اس کے پیچھے جائیں گے پھر دور جائیگا پھر پیچھے جائیں گے، اس طرح کافی دور تک پانی کے پیچھے جائیں گے، لیکن سمجھ نہیں پائیں گے کہ یہ کیوں دور جا رہا ہے۔ اس طرح جب ایک کنارہ پار کر جائیں گے تو پھر سمجھ جائیں گے کہ یہ تو اللہ نے سمندر میں ان کے لئے راستہ بنا دیا ہے۔ چنانچہ وہ لوگوں کو بتائیں گے اور تمام لوگ سمندر پار

کر جائیگے۔

ف: جبکِ خلیج (1991) کے وقت امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے بحری بیڑے جس انداز میں دنیا کے سامنے آئے۔ اس سے پہلے ایسے بحری جہاز کبھی سمندر کی پشت پر نظر نہیں آئے تھے۔ البتہ اس بات کا کچھ علم نہیں کہ یہ انکی پہلی کوشش تھی یا اس سے پہلے بھی یہ کفار بحری بیڑے بنانے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور وہ تباہ ہوئے ہوں؟

اہل مغرب میں یہ خوبی ہے کہ وہ ناکامیوں پر دل برداشتہ ہو کر بیٹھ نہیں جاتے بلکہ ان سے سبق حاصل کرتے ہیں اور پھر دوبارہ اپنے مقصد کو پورا کرنے میں جٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کی ان اچھی عادات کو یوں بیان فرمایا ہے ”مستور و قرشی نے حضرت عمر و ابن العاصؓ کے سامنے فرمایا کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب رومیوں (اہل مغرب) کی اکثریت ہوگی۔ اس پر عمر و ابن العاصؓ نے کہا کہ غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو؟ مستور و قرشی نے کہا میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے۔ پھر حضرت عمروؓ ابن العاصؓ نے (پھر) کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو (یہ بھی سن لو کہ) انھیں میں یہ چار عادات بھی ہیں۔ فتنے کے وقت وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار ہوتے ہیں۔ (۲) اور کسی مصیبت کے بعد (دوسروں کے مقابلے) بہت جلد سنبھلنے والے ہوتے ہیں۔ (۳) بھاگ جانے کے بعد سب سے پہلے لوٹ آنے والے ہوتے ہیں۔ (۴) اور وہ مسکینوں، یتیموں اور ضعیفوں کے بہت خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اور پانچویں بہترین خوبی ان کی یہ ہے کہ وہ بادشاہوں کے ظلم کو سب سے زیادہ روکنے والے ہوتے ہیں۔ (مسلم ج: ۳ ص: ۲۲۲۲ / التاریخ الکبیر ج: ۸ ص: ۱۶)

اس لئے کوئی بعید نہیں کہ وہ کئی سالوں سے بحری بیڑے بنا رہے ہوں اور ہر بار اللہ تعالیٰ انکے بیڑے تباہ کر دیتا ہو۔ چونکہ میڈیا انکے ہاتھ میں ہے لہذا ان کی مرضی کے بغیر کوئی خبر کم ہی باہر آتی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کے ہاتھوں اس طاقت و کفر کو تباہ کرانے کا ارادہ کیا تو انکو جزیرۃ العرب میں لے آیا۔ اور عالمی کفر اپنی قوت اور بحری بیڑوں کے ساتھ اتراتا ہوا آیا ہے۔

اس بحری بیڑے میں ابراہیم لنگن نامی جہاز بھی ہے۔ یہ طیارہ بردار (Air Craft Carrier) جہاز ہے۔ یہ پانی پر تیرتا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس جہاز کی لمبائی 1108 فٹ اور چوڑائی 257 فٹ ہے۔ اس میں 5,500 افراد کی رہائش کے لئے کوارٹر بنے ہوئے ہیں۔ جو تین مہینے تک اس میں بغیر کسی باہر کی مدد کے رہ سکتے ہیں۔ اس جہاز کا اپنا ریڈیو اور ٹی وی اسٹیشن

ہے۔ اپنا ڈاکخانہ اور دو بار برشا پ ہیں۔ اس میں دو نیوکلیئر ری ایکٹر بھی ہیں۔ اس میں 80 جنگی طیارے ہر وقت کھڑے رہتے ہیں۔ اور ایک منٹ میں چار طیارے حملے کے لئے پرواز کر سکتے ہیں۔ جہاں تک سمندر کے جزیروں کا تعلق ہے، جہاں کے لوگ نصرانیت کے علمبردار ہیں، تو اس میں اس وقت سر فہرست امریکہ و برطانیہ ہیں۔ ان کے جزیروں میں کتنے ہی جزیرے ایسے ہیں کہ ان کے بارے میں باہر کی دنیا کو ہوا بھی نہیں لگنے دی جاتی۔ اس کے علاوہ بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) میں کتنے ہی گمنام جزائر ہیں جہاں کفر کی خفیہ سرگرمیاں جاری ہیں اور دنیا والوں کو کچھ پتہ بھی نہیں لگ پاتا۔ اسی طرح کے ایک علاقے کے بارے میں یہاں مختصر بیان کریں گے جو قارئین کے لئے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا۔

برمودا ٹنگون (Bermuda Tringle)

یہ علاقہ بحر اوقیانوس میں کیوبا سے پہلے پورٹو ریکو (Porti richo) کے قریب ہے۔ اس کے بار میں آج تک عجیب و غریب باتیں سننے میں آتی رہی ہیں، لیکن باوجود بہت سی تحقیقات کے ابھی تک کوئی بھی تحقیق مکمل طور پر منظر عام پر نہیں لائی گئی ہے۔ اس بات سے ہی اس علاقے کی پراسراریت کا پتہ چلتا ہے۔ اب تک یہاں بے شمار جہاز غائب ہو چکے ہیں، جب ان کا پتہ لگانے کے لئے طیارے اس علاقے کے اوپر پہنچے تو طیارے بھی غائب ہو گئے۔ ہر غائب ہونے والی جہاز کی داستان سننے سے تعلق رکھتی ہے۔

پہلا واقعہ جو باہر کی دنیا کے سامنے آیا وہ 1874 میں غائب ہونے والا پہلا جہاز تھا۔ اس میں موجود تین سو سے زیادہ افراد مع کیپٹن کے لاپتہ ہو گئے اور جہاز بغیر کیپٹن کے بحفاظت ساحل پر پایا گیا۔ ایک مرتبہ جہاز کے تمام مسافر ساحل پر دیوانگی کے عالم میں پائے گئے اور ان کا جہاز اس علاقے میں غائب ہو گیا، مسافروں کے بقول جہاز جب اس علاقے میں پہنچا تو ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا پھر اسکے بعد انھیں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کس طرح ساحل پر پہنچے۔ اس طرح ہوائی جہازوں کے ساتھ بھی حیران کن واقعات پیش آتے رہے ہیں۔ ہر واقعہ کے بعد تحقیقاتی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں لیکن کسی بھی کمیٹی کی رپورٹ کو منظر عام پر نہیں آنے دیا گیا۔ بلکہ دنیا کی توجہ حقائق سے ہٹانے کے لئے عالمی دھوکہ بازوں نے افسانہ نگاروں کے ذریعے ایسی دیو مالائی (Mythical) کہانیاں بیان کرائیں کہ دنیا اس کی دیو مالائیت میں ہی گم ہو کر رہ گئی، اور اس طرح ایلٹیس کے چیلوں نے حقائق کو دنیا سے چھپائے رکھا۔

اس علاقے کے بارے میں ایک بات مشترک طور پر کی جاتی ہے کہ اکثر اس جگہ پانی کے اندر سے آگ نکلتی اور پھر پانی میں آگ داخل ہوتی ہوئی دیکھی جاتی ہے۔ ابلیسی قوتوں کی خفیہ سرگرمیوں اور عالمی مکاروں کی مکاریوں کا جائزہ لیا جائے تو اس بات کے کافی شواہد ملتے ہیں کہ یہ علاقہ عالمی کفریہ قوتوں کا کوئی خفیہ ٹھکانہ ہے جہاں رہ کر وہ اپنی خفیہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ابلیس اپنا تخت سمندر میں بچھاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ابلیس کا تخت یا اس کا مرکز ایسا علاقہ ہوگا جو کفر کا گڑھ ہو۔ نیز قرآن وحدیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ ابلیس اپنے ان دوستوں کو جو انسان ہیں، مشورے دیتا ہے۔ حتیٰ کہ جب ضرورت پڑتی ہے تو خود انسان کی شکل میں آکر ان کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ جنگ بدر میں ابلیس بنو کنانہ کے سردار سراقہ ابن مالک کی شکل میں ابوجہل کے ساتھ موجود تھا اور ابوجہل کو جنگ کرنے کے لئے مسلسل بھڑکار رہا تھا۔

ابلیس کا مرکز سمندر میں کہیں ایسے علاقہ سے قریب ہونا چاہئے جہاں سے اس وقت تمام ابلیسی منصوبے پروان چڑھ رہے ہیں۔ برمودا کنون امریکہ سے قریب ہے اور امریکہ اس وقت عالمی کفر کا مرکز بنا ہوا ہے۔ لہذا ممکن ہے کہ برمودا کا علاقہ ابلیس کا مرکز ہو اور یہاں سے وہ اپنے شیطانوں جن ہوں یا انسان، سے کارگزاری سننے کے بعد انکو ہدایت دیتا ہو۔ اور دنیا والوں کو اس سے دور رکھنے کے لئے انھوں نے اس علاقے کو دہشت کی علامت بنا دیا ہے۔ اور جو تحقیقات ہوئی بھی ہیں ظاہر ہے وہ بغیر عالمی قوتوں کی مرضی کے باہر نہیں آسکتیں۔

اس بحث کی روشنی میں امریکی صدر بش کا وہ بیان جو اس نے اپنے نبی ہونے کے بارے میں دیا اور کہا کہ مجھے براہ راست خدا سے ہدایات ملتی ہیں، تو کوئی بعید نہیں کہ ابلیس اس کو براہ راست ہدایات دیتا ہو۔ یا پھر دجال اس کو کسی اور جگہ سے براہ راست ہدایات دیتا ہو۔

دجال کا ہم نے اسلئے کہا کہ عیسائیوں کے ایک فرقے کا یہ نظریہ ہے کہ دجال اپنے منظر عام پر آنے سے پہلے اپنے لئے ماحول سازگار کرے گا اور اپنی مخالف قوتوں کو پیچھے رہ کر اپنے ایجنٹوں سے ختم کرائے گا۔ برمودا کے بعد ہم پھر حدیث کی طرف آتے ہیں۔

ف ۳: مذکورہ حدیث میں آگے یہ ہے کہ قسطنطنیہ والے انکی مدد کریں گے، موجودہ دور میں دیکھا جائے تو ترکی پر اس طبقے کی حکمرانی ہے جو اپنے دلوں میں مسلمانوں سے زیادہ کفار کی محبت رکھتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ مکمل ہی کافروں کے قبضے میں چلا جائے۔

دجال کا بیان

دجال کے بیان کی اہمیت امت کے اندر کتنی رہی ہے اس بات کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں مائیں جہاں اپنے بچوں کو دیگر اسلامی عقائد اور بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرتی رہی ہیں انہی میں سے ایک دجال کا ذکر بھی ہے۔ آپ جب چھوٹے ہو گئے تو بچپن ہی سے اپنی ماؤں کی زبانی دجال کا خوفناک کردار آپکے لاشعور میں بٹھا دیا گیا ہوگا۔ یہ درحقیقت امت مسلمہ کی ماؤں کی وہ تربیت تھی جو بچے کو اسلامی عقائد سے ہٹنے نہیں دیتی تھی۔ لیکن اب شاید صورت حال تبدیل ہو رہی ہے اور ”جاہلی تہذیب“ نے آج کی ماؤں کو اس اہم ذمہ داری سے کافی حد تک غافل کر دیا ہے۔ نیز یہ خروچ دجال کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ اس وقت لوگ دجال کے ذکر کو بھول جائیں گے۔ لہذا اگر آپ فتنہ دجال سے خود کو اور اپنے گھر والوں کو بچانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ مردوں کے ساتھ ساتھ اپنے گھروں میں دجال کے تذکروں کو عام کیا جائے، تاکہ انکے آغوش میں تربیت پانے والی نسل کو اپنے سب سے بڑے دشمن سے بچپن ہی سے آگاہی حاصل ہو۔

دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ

دجال کے متعلق احادیث بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے بارے میں یہودیوں کے نظریات اور انکی (موجودہ تحریف شدہ) کتابوں میں بیان شدہ پیش گوئیاں بیان کی جائیں۔ تاکہ اس وقت جو کچھ امریکہ اور دیگر کفار، یہودیوں کے اشاروں پر کر رہے ہیں اسکا پس منظر اور اصل مقصد سمجھ میں آسکے۔ دجال کے بارے میں یہودیوں کا یہ نظریہ ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہوگا۔ وہ تمام یہودیوں کو بیت المقدس میں آباد کریگا ساری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم کریگا۔ دنیا میں پھر کوئی خطرہ یہودیوں کے لئے باقی نہیں رہے گا۔ تمام دہشت گردوں (تمام یہودی مخالف قوتوں) کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اور ہر طرف امن و امان اور انصاف کا دور دورہ ہوگا۔ انکی

کتاب ایزاخیل میں لکھا ہے: ”اے صیہون کی بیٹی خوشی سے چلاؤ۔ اے یروشلم کی بیٹی مسرت سے چیخو، دیکھو تمہارا بادشاہ آرہا ہے۔ وہ عادل ہے اور گدھے پر سوار ہے پھر یا گدھے کے بچے پر۔ میں یو فریم سے گاڑی کو اور یروشلم سے گھوڑے کو علیحدہ کروں گا۔ جنگ کے پرتوڑ دے جائینگے، اسکی حکمرانی سمندر اور دریا سے زمین تک ہوگی (زکریا 9:9-10)

”اس طرح اسرائیل کی ساری قوموں کو ساری دنیا سے جمع کروں گا، چاہے وہ جہاں کہیں بھی جا رہے ہوں اور انہیں انکی اپنی سرزمین میں جمع کروں گا۔ میں انھیں اس سرزمین میں ایک ہی قوم کی شکل دیدوں گا اسرائیل کی پہاڑی پر جہاں ایک ہی بادشاہ ان پر حکومت کریگا“۔ (ایزاخیل 37:21-22)

سابق امریکی صدر ریگن نے ۱۹۸۳ میں امریکن اسرائیل پبلک افیئرز کمیٹی (AIPAC) کے نام ڈاکٹ سے بات کرتے ہوئے کہا ”آپ کو علم ہے کہ میں آپکے قدیم پیغمبروں سے رجوع کرتا ہوں۔ جہاں حوالہ قدیم صحیفے میں موجود ہے۔ اور آرمیڈن کے سلسلے میں پیشن گوئیاں اور علامتیں بھی موجود ہیں۔ اور میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ کیا ہم ہی وہ نسل ہیں جو آئندہ حالات کو دیکھنے کے لئے زندہ ہیں۔ یقین کیجئے (یہ پیشن گوئیاں) یقین طور پر اس زمانے کو بیان کر رہی ہیں جس سے ہم گزر رہے ہیں۔ صدر ریگن نے میشر چرچ کے جم بیکر سے ۱۹۸۱ میں بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ”ذرا سوچئے کم سے کم ہمیں کروڑ سپاہی بلا مشرق سے ہونگے۔ اور کروڑوں مغرب سے ہونگے سلطنت روما کی تجدید نو کے بعد (یعنی مغربی یورپ) پھر عیسائی مسیح (یعنی دجال۔ راقم) ان پر حملہ کریں گے۔ جنھوں نے انکے شہر یروشلم کو غارت کیا ہے۔ اسکے بعد وہ ان فوجوں پر حملہ کریں گے جو میڈون یا آرمیڈون کی وادی میں اکٹھی ہونگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یروشلم تک اتنا خون بہے گا کہ وہ گھوڑوں کی باگ کے برابر ہوگا۔ یہ ساری وادی جنگی سامان اور جانوروں اور انسانوں کے زندہ جسموں اور خون سے بھر جائیگی۔

پال فنڈ لے کہتا ہے ”ایسی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسے غیر انسانی عمل کا تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن اس دن خدا انسانی فطرت کو یہ اجازت دیدیگا کہ اپنے آپ کو پوری طرح ظاہر کر دے۔ دنیا کے سارے شہر لندن پیرس، ٹوکیو، نیویارک، لاس اینجلس، شکاگو سب صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

حاشیہ ۱۔ آرمیڈن لفظ میڈو سے نکلا ہے۔ یہ جگہ تل ابیب سے ۵۵ میل شمال میں ہے اور بحیرہ طبریہ اور بحر متوسط کے درمیان میں واقع ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۲)

”تقدیر عالم کے بارے میں مسیح دجال کا اعلان ایک عالمگیر پریس کانفرنس سے نشر ہوگا۔ جسے سٹیلٹاٹ کے ذریعے ٹی وی پر دکھایا جائیگا۔ (ٹی وی پرائیویٹ قیصر بلٹن ہسٹن)

مقدس سرزمین پر یہودیوں کی واپسی کو میں اس طرح دیکھتا ہوں کہ یہ مسیح (دجال) کے دور کی آمد کی نشانی ہے۔ جس میں پوری انسانیت ایک مثالی معاشرہ کے فیض سے لطف اندوز ہوگی۔ (سابق سینیٹر مارک ہیٹ فیلڈ)

(Forcing god's hand) کی مصنفہ گریس ہال سیل کہتی ہیں کہ ”ہمارے گائیڈ نے قبتہ الصخرہ (Tomb stone) اور مسجد اقصیٰ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنا تیسرا ہیکل وہاں بنائیں گے۔ اسکی تعمیر کا ہمارا منصوبہ تیار ہے، تعمیراتی سامان تک آگیا ہے، اسے ایک خفیہ جگہ رکھا گیا ہے۔ بہت سی دکانیں بھی جس میں اسرائیلی کام کر رہے ہیں وہ ہیکل کے لئے نادر اشیاء تیار کر رہے ہیں ایک اسرائیلی، خالص ریشم کا تار بن رہا ہے جس سے علماء یہود کے لباس تیار کئے جائیں گے۔ (ممکن ہے یہ وہی تیجان یا سیجان والی چادریں ہوں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔ راقم)

وہ آگے لکھتی ہیں ”(ہمارا گائیڈ کہتا ہے) ہاں تو ٹھیک ہے ہم آخری وقت کے قریب آ پہنچے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ کثرت یہودی مسجد کو بم سے اڑا دیں گے جس سے مسلم دنیا بھڑک اٹھے گی یہ اسرائیل کے ساتھ ایک مقدس جنگ ہوگی یہ بات مسیح (دجال) کو مجبور کرے گی کہ وہ درمیان میں آ کر مداخلت کریں۔

۱۹۹۸ کے اواخر میں ایک اسرائیلی خبرنامہ کی ویب سائٹ پر دکھایا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ اسکا مقصد مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو آزاد کرانا اور ان کی جگہ ہیکل کی تعمیر ہے۔ خبرنامہ میں لکھا ہے کہ اس ہیکل کی تعمیر کا نہایت مناسب وقت آگیا ہے۔ خبرنامہ میں اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ طحرانہ اسلامی قبضے کو مسجد کی جگہ سے ختم کرائے۔ تیسرے ہیکل کی تعمیر بہت قریب ہے۔ (بحوالہ Forcing god's hand ترجمہ خوفناک جدید صلیبی جنگ)

”میں نے لینڈ اور براؤن (یہودی) کے گھر (اسرائیل) میں قیام کیا۔ ایک دن شام کو دوران گفتگو میں نے کہا کہ عبادت گاہ کی تعمیر کے لئے مسجد اقصیٰ کو تباہ کر دینے سے ایک ہولناک جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ تو اس یہودی نے فوراً کہا ”ٹھیک بالکل یہی بات ہے۔

ایسی ہی جنگ ہم چاہتے ہیں کیونکہ ہم اس میں جیتیں گے پھر ہم تمام عربوں کو اسرائیل کی

سرزمین سے نکال دیئے اور تب ہم اپنی عبادت گاہ کو از سر نو تعمیر کریں گے۔ (خوفناک جدید صلیبی جنگ) دریائے فرات خشک ہو جائے گا: (book of revelation) الہام کی کتاب کے سولویس انکشاف میں ہے دریائے فرات خشک ہو جائیگا اور اس طرح مشرق کے بادشاہوں کو اجازت مل جائیگی کہ اسے پار کر کے اسرائیل پہنچ جائیں۔

امریکی صدر نکسن نے اپنی کتاب وکٹری وڈ آؤٹ وار (Victory without war) میں لکھا ہے کہ ۱۹۹۹ تک امریکی پوری دنیا کے حکمران ہونگے اور یہ فتح نہیں بلا جنگ حاصل ہوگی اور پھر امور مملکت مسیح (دجال) سنبھال لینے کو یا مذکورہ سال تک مسیح کے انتظامات مکمل ہو چکے ہونگے اور امریکیوں کی ذمہ داری ان انتظامات مکمل کرنے تک ہے اسکے بعد نظام مملکت مسیح چلائیے۔

”لاکھوں بنیاد پرست (Fundamentalist) عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا اور ابلیس کے درمیان آخری معرکہ انکی زندگی میں ہی شروع ہوگا۔ اور اگر چہ ان میں سے بیشتر کو امید ہے کہ انھیں جنگ کے آغاز سے پہلے ہی اٹھا کر بہشت میں پہنچا دیا جائیگا۔ پھر بھی وہ اس امکان سے خوش نہیں کہ عیسائی ہوتے ہوئے وہ ایک ایسی حکومت کے ہاتھوں غیر مسلح کر دئے جائیں گے جو دشمنوں کے ہاتھوں میں بھی جاسکتی ہے۔ اس انداز فکر سے ظاہر ہے کہ بنیاد پرست فوجی تیار یوں کی اتنی پر جوش حمایت کیوں کرتے ہیں وہ اپنے نقطہ نظر سے دو مقاصد پورے کرتے ہیں ایک تو امریکیوں کو انکی تاریخی بنیادوں کے ساتھ جوڑتے ہیں اور دوسرے انکو اس جنگ کے لئے تیار کرتے ہیں جو آئندہ ہوگی اور جسکی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ بائبل پر یقین رکھنے والے لاکھوں کرپن اپنے آپ کو اتنی چٹنگی کے ساتھ داؤدی (Davidians) یعنی ٹیکساس کے قدیم باشندوں کے ساتھ کیوں جوڑتے ہیں۔ (ذہن تھامس کی تصنیف The end of time: faith and fear with shadows of millenium “چنگیز لکھتا ہے۔

”عرب دنیا ایک عیسائی دشمن دنیا ہے (ویبر اینڈ ہینگلز کیا یہ آخری صدی ہے) Is this the last century (میں کسی نجات دہندہ کیلئے عیسائی بھی منتظر ہیں اور یہودی اس معاملے میں سب سے زیادہ بے چین ہیں۔ قیام اسرائیل ۱۹۴۸ اور بیت المقدس پر قبضے ۱۹۶۷ سے پہلے وہ یہ دعا کرتے تھے اے خدا یہ سال یروشلم میں۔ جبکہ اب وہ دعا کرتے ہیں اے خدا ہمارا مسیح جلد

آجائے۔

غرض جو پیش گوئیاں عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے حوالے سے وارد ہوئی ہیں یہودی انکو دجال کے لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس سلسلے میں عیسائیوں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں کہ ہم مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں اور مسلمان Anti Christ یعنی مسیح مخالف ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مسلمان اور عیسائی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے غلط فہمی ہیں جبکہ یہودی جس کا انتظار کر رہے ہیں وہ دجال ہے جس کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔ اسلئے عیسائی برادری کو موجودہ صورت حال میں مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہئے نہ کہ یہودیوں کا۔ کیونکہ یہودی انکے پرانے دشمن ہیں۔

نبوت کا دعویدار بش کذاب

یہاں ایمان والوں کی خدمت میں ہم اللہ کے دشمنوں کے عزائم بیان کر رہے ہیں تاکہ انکی سمجھ میں آجائے کہ وہ جس جنگ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہے اور جسکو خطوں یا سیاست کا نام دیکر اپنا دامن بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے، عالم کفر اس جنگ کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے۔ موجودہ امریکی صدر بش نے عراق پر حملے سے پہلے کہا تھا کہ اس جنگ کے بعد انکا مسیح موعود (یعنی دجال) آنے والا ہے۔ اسکے بعد بش نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ ماسکوناٹنر کے مطابق اس دورے کے دوران ایک مجلس میں، جس میں سابق فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس اور حماس کے لیڈر بھی شریک تھے، بقول محمود عباس بش نے دعوے کئے کہ:

۱۔ میں نے (اپنے حالیہ اقدامات کے لئے) براہ راست خدا سے قوت حاصل کی ہے۔

۲۔ خدا نے مجھے حکم دیا کہ القاعدہ پر ضرب لگاؤ اسلئے میں نے اس پر ضرب لگائی۔ اور مجھے ہدایت کی کہ میں صدام پر ضرب لگاؤں جو میں نے لگائی اور اب میرا پختہ ارادہ ہے کہ میں مشرق وسطیٰ کے مسئلے کو حل کروں اگر تم لوگ (یہودی) میری مدد کرو گے تو میں اقدام کروں گا ورنہ میں آنے والے الیکشن پر توجہ دوں گا۔

بش کا یہ بیان ہر ایمان والے کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے، جو دنیا میں جاری جہادی تحریکوں کو مختلف نام دیکر بدنام کر رہے ہیں یا ان سے خود کو لا تعلق رکھے ہوئے ہیں۔

بش اپنی نبوت کا دعویٰ اکثر کرتا رہتا ہے۔ وہ کہتا ہے I am messenger of God میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ بش کا خدا ابلیس یا دجال ہے جو اس کو براہ راست حکم دیتا ہوگا۔ قرآن کریم

نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے، وَاِنَّ الشَّيَاطِينَ لِيُوحُونَ اِلَىٰ اُولٰٓئِهِمْ۔ اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو حکم دیتے ہیں۔ اس طرح بیش اس وقت دنیا کا حب سے بڑا کذاب (جھوٹ بولنے والا) ہے۔

فری تھاٹ ٹوڈے کے مدیر کا خیال ہے کہ ”صدر بیش جیسا مذہبی صدر ہم پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ ایک مذہبی مشن پر ہیں، اور آپ مذہب کو ان کے عسکریت (Militarism) سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔“ جب بیش کے ناقدین نے اس پر تنقید کی کہ آپ اس جنگ میں خدا کو درمیان میں کیوں گھسیٹ رہے ہیں تو بیش نے کہا God is not neutral in this war on terrorism کہ خدا دہشت گردی کی اس جنگ میں غیر جانبدار نہیں ہے۔

ڈیوڈ فرم اپنی کتاب ”دارائنٹ مین“ (The Right Man) میں لکھتا ہے ”اس جنگ نے اس (بیش) کو پکا کروسیڈر (صلیبی جنگجو) بنا دیا ہے۔“

بیش کا یہ حال گیارہ ستمبر کا رد عمل نہیں بلکہ بیش ابتداء ہی سے ایک مذہبی جنونی ہے۔ جس وقت وہ ٹیکساس کا گورنر تھا اس وقت اس نے کہا تھا کہ ”میں اگر تقدیر کے لکھے پر، جو تمام انسانی منصوبوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے، یقین نہ رکھتا تو میں کبھی بھی گورنر نہیں بن سکتا تھا۔ بیش پر لکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان کے ہر بیان اور ہر انٹرویو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک مسینک مشن (دجالی مشن) پر ہیں۔ واضح رہے کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کرتے ہیں جبکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام (jesus) کے بجائے مسیحا (Messiah) یعنی دجال کا انتظار کرتے ہیں۔ لہذا بیش بھی یہودیوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے خود کو عیسوی مشن (Jesus/Christ Mission) پر کہنے کے بجائے مسیحی مشن (Messianic Mission) پر کہتا ہے۔“

اور الفاظ کا یہ ہیر پھیر کر کے وہ تمام عیسائی برادری کو دھوکہ دے رہا ہے۔

فتنہ دجال احادیث کی روشنی میں

فتنہ دجال کی ہولناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ اس فتنے سے پناہ مانگتے تھے اور جب نبی کریم ﷺ صحابہ کے سامنے اس فتنے کا تذکرہ فرماتے تو صحابہ کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔۔۔ فتنہ دجال میں وہ کون سی چیز تھی جس نے صحابہ کو ڈرا دیا؟ خوف ناک جنگ یا موت کا خوف؟ ان چیزوں سے صحابہ کبھی ڈرنے والے نہ تھے۔

صحابہ جس چیز سے ڈرے وہ دجال کا فریب اور دھوکہ تھا، کہ وہ وقت اتنا خطرناک ہوگا کہ صورت حال سمجھ میں نہیں آئیگی گمراہ کرنے والے قائدین کی بہتات ہوگی۔ پھر پروپیگنڈہ کا یہ عالم ہوگا کہ لحوں میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دنیا کے کونے کونے میں پھینکا دیا جائے گا۔ انسانیت کے دشمنوں کو نجات دہندہ اور نجات دہندہ کو دہشت گرد ثابت کیا جائیگا۔

یہی وجہ تھی آپ ﷺ نے فتنہ دجال کو کھول کر بیان فرمایا۔ اس کا حلیہ ناک نقشہ اور ظاہر ہونے کا مقام تک بیان فرمایا۔ لیکن کیا کیا جائے امت کی اس غفلت کو کہ عوام تو عوام خواص نے بھی اس فتنے کا تذکرہ بالکل ہی چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے بار بار یہ کہہ کر بیان فرمایا کہ بار بار تم سے اس لئے بیان کرتا ہوں کہ تم اس کو بھول نہ جاؤ۔ اس کو سمجھو اس میں غور کرو اور اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔

دجال سے پہلے دنیا کی حالت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَمَامَ الدَّجَالِ مِائَتُ خَدَاعَةٍ يُكَذِّبُ فِيهِ الصَّادِقُ وَيُصَدِّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيَتَكَلَّمُ الرُّؤْيِيَّةُ مِنَ النَّاسِ قَلِيلٌ وَمَا الرُّؤْيِيَّةُ قَالَ الْفَوَيْسِيُّ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَاقِبَةِ. (مسند احمد۔ السنن الواردة في الفتن)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے خروج سے پہلے چند سال دھوکہ دہی کے ہونگے۔ سچے کو جھوٹا بنایا جائیگا اور جھوٹے کو سچا بنایا جائیگا۔ خیانت کرنے والے کو امانتدار بنادیا جائے گا اور امانت دار کو خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا۔ اور ان میں روئے ہضم بات کریں گے۔ پوچھا گیا روئے ہضم کون ہیں؟ فرمایا گھٹیا (فاسق و فاجر) لوگ۔ وہ لوگوں کے (اہم) معاملات میں بولا کریں گے۔

فائدہ ۱: اس دور پر یہ حدیث کتنی مکمل صادق آتی ہے۔ نام نہاد ”مہذب دنیا“ کا بیان کر دہ وہ جھوٹ جس کو ”پڑھے لکھے لوگ“ بھی سچ مان چکے ہیں، اگر اس جھوٹ پر کتاب لکھی جائے تو شاید لکھنے والا لکھتے لکھتے اپنی قضاء کو پہونچ جائے، لیکن انکے بیان کردہ جھوٹ کی فہرست ختم نہ ہو۔ اور کتنے ہی سچ ایسے ہیں جن کے اوپر مغرب کی ”انصاف پسند“ میڈیا نے اپنی لفاظی اور فریب کی اتنی تہیں جمادی ہیں کہ عام انداز میں ساری عمر بھی کوئی اس کو صاف کرنا چاہے تو صاف نہیں کر سکتا۔

فائدہ ۲: مذکورہ حدیث میں خداعۃ کا لفظ ہے۔ اس کے معنی کم بارش کے بھی ہیں۔ چنانچہ شرح

ابن ماجہ میں اس کی تشریح یوں کی ہے ”ان سالوں میں بارشیں بہت ہونگی لیکن پیداوار کم ہوگی۔ تو یہی ان سالوں میں دھوکہ ہے۔“

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ قَالَ إِذَا صَارَ النَّاسُ فِي فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطُ إِيمَانٍ لَا يَفَاقُ فِيهِ فُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ. (ابوداؤد ج: ۴ ص: ۹۴ مستدرک ج: ۴ ص: ۵۱۳ کتاب المغن لشمس ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عمیر بن ہانی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگ دو خیموں (جماعتوں) میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک اہل ایمان کا خیمہ جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا، دوسرا منافقین کا خیمہ جن میں بالکل ایمان نہیں ہوگا تو جب وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں (یعنی اہل ایمان ایک طرف اور منافقین ایک طرف) تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل آئے۔

فائدہ: اللہ رب العزت کی حکمتیں بہت نرالی ہیں۔ وہ جس سے چاہے کام لے لیتا ہے۔ مسلمان خود تو یہ دونوں خیمے (مومن اور منافق والا) نہ بنا سکے البتہ اللہ نے کفر کے سردار کے ذریعے یہ کام کر وادیا۔ یہودیت کے خادم صدر ریش نے خود اعلان کر دیا کہ کون ہمارے خیمے میں ہے اور کون ایمان والوں کے خیمے میں رہنا چاہتا ہے۔ کافی بڑی تعداد تو ان دونوں خیموں میں شامل ہو چکی ابھی کچھ باقی ہیں، لیکن محمد ﷺ کا رب یہ کام مکمل فرمائے گا اور ضرور فرمائے گا۔ اب بالکل واضح ہو جائے گا کہ کون ایمان والا ہے اور کس کے دل میں ایمان والوں سے زیادہ اللہ کے دشمنوں کی محبت چھپی ہوئی ہے۔ ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ وہ کس خیمے میں ہے یا کس خیمے کی جانب اس کا سفر جاری ہے۔ خاموش تماشائیوں کی نہ تو ایلیس اور اسکے اتحادیوں کو ضرورت ہے اور نہ ہی محمد عربی ﷺ کے رب کو ان سے کوئی سروکار ہے۔ یہ معرکہ کا فیصلہ کن مرحلہ ہے لہذا کسی ایک طرف تو ہر ایک کو ہونا پڑیگا۔

یہ وہ وقت ہے جس میں ہر فرد ہر تنظیم اور ہر جماعت اسی جانب جھکتی جائے گی جس کے ساتھ اسکو عقیدت و محبت ہوگی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ.

ترجمہ: کیا جن کے دلوں میں کھوٹ ہے وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اللہ انکے (دلوں میں چھپے ہوئے) کینہ کو ظاہر نہیں کریگا۔ (بلکہ اللہ ضرور انکے کینہ و حسد کو ظاہر کر کے رہے گا)۔

ہر ملک میں یہود کے ذریعہ چلائی جانے والی جماعتیں اب یہودی مفادات میں ایک زبان

ہو جائیں گی اور بہت سی ایک دوسرے میں ضم ہو جائیں گی جن جماعتوں کی ڈور فریمین کے ہاتھ میں ہے اب وہ ایک ساتھ انکے مشن کے لیے متحرک نظر آئیں گی اور جو آواز یہودی مذہبی پیشواؤں (رہی) نے منہ سے نکلے گی وہی باتیں ان تنظیموں، جماعتوں اور افراد کی زبانوں سے کہی جائیں گی۔

عَنْ بِنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ فِي السَّحَابِ مَعَ حَذِيفَةَ فَلَمَّا كَرَّ حَذِيفَةُ ثُمَّ قَالَ لَتُنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةُ عَرْوَةٍ وَلَيَكُونَنَّ أَيْمَةُ مُضِلُّونَ وَلَيَخْرُجَنَّ عَلَيَّ أَثَرُ ذَلِكَ الدَّجَالُونَ الثَّلَاثَةُ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَدْ سَمِعْتُ هَذَا الَّذِي تَقُولُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنَ يَهُودِيَّةِ أَصْهَبَانَ... هَذَا صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَخْرُجْ. (مسندک ج: ۳۰ ص: ۵۷۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا میں حطیم میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ تھا انھوں نے حدیث ذکر کی پھر فرمایا اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور گمراہ کرنے والے قائدین ہونگے اور اس کے بعد تین دجال نکلیں گے۔ میں نے پوچھا اے ابو عبداللہ (حذیفہؓ) آپ یہ جو کہہ رہے ہیں کیا آپ نے یہ نبی کریم ﷺ ہی سے سنا ہے؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں، میں نے یہ حضور ﷺ سے سنا ہے اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اصفہان کی یہودیہ نامی ہستی سے ظاہر ہوگا۔

یہ روایت کافی طویل ہے جس کا کچھ حصہ یہ ہے ”تین چٹیں ہوں گی جس کو اہل مشرق و اہل مغرب سنیں گے.... (اے عبداللہ) جب تم دجال کی خبر سنو تو بھاگ جانا، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے (حضرت حذیفہؓ سے) دریافت کیا، اپنے پیچھے والوں (اہل و عیال) کا میں کس طرح کرونگا، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا انکو حکم کرنا کہ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جائیں، حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ اگر وہ (گھر والے) یہ سب کچھ چھوڑ کر نہ جائیں؟ فرمایا انکو حکم کرنا کہ وہ ہمیشہ گھروں میں ہی رہیں، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اگر وہ یہ (بھی) نہ کر سکیں تو پھر؟ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اے ابن عمر! خوف، فتنہ و فساد اور لوٹ مار کا زمانہ ہے۔ حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے ابو عبداللہ (حذیفہؓ) کیا اس فتنہ و فساد سے کوئی نجات ہے؟ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کیوں نہیں، کوئی ایسا فتنہ و فساد نہیں جس سے نجات نہ ہو۔

فائدہ: آپ ﷺ نے ایک اور حدیث کے اندر اپنی امت کے بارے میں دجال کے علاوہ

جس فتنے کا ذکر کیا ہے وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔ دجال کے وقت انکی کثرت ہوگی اور یہ قائدین دجالی قوتوں کے دباؤ یا لالچ میں آکر خود تو حق سے منہ موڑ بیٹھے ہی اپنے ماننے والوں کو بھی حق سے دور کرنے کا سبب بنیں گے۔ حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے دجال کا بیان فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا اس سے پہلے تین سال ہونگے۔ (جنکی تفصیل یہ ہے) پہلے سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا، اور زمین اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ اور تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین اپنی پوری پیداوار روک لے گی۔ لہذا کھڑے والے اور داڑھ والے موسیٰ سب مرجائیں گے۔ (یعنی قحط سالی کی وجہ سے ہرقسم کے موسیٰ ہلاک ہو جائیں گے)۔

فائدہ: پانی کے حوالے سے تازہ خبر یہ ہے کہ اس سال ملک میں خشک سالی اور پانی کی کمی کے باعث حکومت پاکستان نے ربیع کی فصل کے لئے مطلوبہ پانی کا صرف تینتالیس فی صد 43% دینے کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ گذشتہ سال یہ پانی 46% تھا۔

فائدہ ۲: مذکورہ روایت میں ہے کہ آسمان بارش روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار روک لے گی۔ مسند ائحق ابن راہویہ کی روایت میں ہے کہ تَرَى السَّمَاءَ تُمَطِّرُ وَهِيَ لَا تُمَطِّرُ وَتَرَى الْأَرْضَ تُنْبِتُ وَهِيَ لَا تُنْبِتُ کہ تم آسمان کو بارش برساتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ بارش نہیں برساتا رہا ہوگا، اور تم زمین کو پیداوار اگا تا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ پیداوار نہیں اگا رہی ہوگی۔

اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بارش بھی برے اور زمین پیداوار بھی اگائے لیکن اس کے باوجود لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو۔ اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں۔ جدید دور میں اس کی بے شمار صورتیں ہو سکتی ہیں۔ عالمی زراعت کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے جو پالیسیاں یہودی دماغوں نے بنائی ہیں اس کے اثرات اب ہمارے ملک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس پر بحث ہم آگے کریں گے۔

دجال کا حلیہ

عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْزَلَ اللَّهُ الْغُورَ الْكَذَّابَ
إِلَّا أَنَّهُ غُورٌ وَإِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِغُورٍ وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْنُوبٌ كَافِرٌ (بخاری شریف ۶۵۹۸)

ترجمہ: حضرت انس فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی نبی ایسے نہیں بھیجے گئے جنہوں نے

اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ سنو! بیشک وہ کانٹا ہوگا اور تمہارا رب یقیناً کانٹا نہیں ہے، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

عَنِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَعْوَزَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَانَهَا عَيْنَةً طَافِيَةً (بخاری ۶۵۹۰) ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا (دجال) دائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا، اسکی آنکھ ایسی ہوگی گویا پچکا ہوا انگور۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالُ أَعْوَزُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ (مسلم ج ۳: ص ۲۲۳۸)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا گھنے اور بکھرے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی، بس اسکی آگ (درحقیقت) جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔

فائدہ: دجال کے بالوں کے بارے میں فتح الباری میں ہے کہ اس کا سر اس طرح نظر آتا ہوگا گویا کسی (بالوں کی زیادتی اور الجھے ہوئے ہونے کی وجہ سے) اس کا سر اس طرح نظر آتا ہوگا گویا کسی درخت کی شاخیں ہوں۔

مسلم شریف کی دوسری روایت ہے کہ دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی (جیسے کسی چیز پر ہاتھ پھیر کر اس کو پچکا دیا جاتا ہے) اور دوسری آنکھ پر موٹا دانہ ہوگا (پھلی ہوگی) اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جو ہر مومن خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھا اسکو پڑھ لے گا۔ (مشکوٰۃ جلد سوئم حدیث ۵۲۳۷)

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ دوسرے ہونگے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہونگے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو ان نبیوں کے اور انکے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف۔ یہ آزمائش ہوگی۔ دجال کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کر سکتا؟ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا کہ تو جھوٹا ہے فرشتے کی اس بات کو دوسرے فرشتے کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہیں سن سکے گا، تو دوسرا فرشتہ پہلے والے سے کہے گا ”تو نے سچ کہا“ اس دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سینگے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے۔ یہ بھی آزمائش ہوگی۔ (مسند احمد)

ف۱:- دجال ایک متعین شخص ہوگا کیونکہ احادیث میں واضح طور پر اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔ لہذا کسی ملک کو دجال سمجھنا درست نہیں۔ جیسا کہ خوارج، جہمیہ وغیرہ باطل فرقوں کا خیال ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں ”ہذہ الاحادیث التی ذکرہا مسلم وغیرہ فی قصۃ الدجال حجة لاهل السنة فی صحة وجود الدجال وانہ شخص بعینہ۔ (صحیح مسلم بشرح النووی)

ترجمہ: دجال کے واقعہ میں یہ ساری احادیث جن کو امام مسلم وغیرہ نے ذکر کیا ہے دجال کے وجود کے صحیح ہونے پر دلیل ہیں، اور اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ دجال ایک شخص معین ہوگا۔
ف۲: اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔

دجال کی آنکھوں کے بارے میں کئی روایات آئی ہیں۔ کہیں اس کو دائیں آنکھ سے کانا کہا گیا ہے اور کہیں بائیں آنکھ سے۔ اس بارے میں مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی علامات قیامت اور نزول مسیح میں فرماتے ہیں ”خلاصہ یہ ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔ بائیں آنکھ مسوح (بے نور بھی ہوئی اور دائیں آنکھ انکور کی طرح باہر کو نکلی ہوگی)۔“

حافظ ابن حجر عسقلانی نے طافیہ کی تشریح یوں کی ہے۔ خارجة مثل عین الجمل یعنی دجال کی دائیں آنکھ اونٹ کی آنکھ کی طرح باہر کو نکلی ہوئی ہوگی۔ (فتح الباری ج: ۱۳ ص: ۳۲۵)

ف۳: اس حدیث میں یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ یہاں اسکے حقیقی معنی مراد ہیں، لہذا یہ خیال درست نہیں کہ اس سے مراد کسی کمپنی کا نام یا کسی ملک کا نشان ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں ”الصحيح الذي عليه المحققون أنّ الكتابة المذكورة حقيقة جعلها الله علامة قاطعة بکذب الدجال“۔ (شرح مسلم نووی)

ترجمہ: (اس بحث میں) درست بات جس پر محققین کا اتفاق ہے یہ ہے کہ (دجال کی پیشانی پر) مذکورہ (کافر) لکھا ہوا حقیقت میں ہوگا۔ اللہ نے اس کو دجال کے جھوٹ کی ناقابل تردید علامت بنایا ہے۔

ف۴: اس لکھے ہوئے کو ہر مومن پڑھ لے گا۔ پھر سوال یہ ہے کہ جب ہر ایک پڑھ لے گا تو اس کے فتنے میں کوئی کس طرح مبتلا ہو سکتا ہے؟

اس کا ایک جواب تو وہ حدیث ہے جس میں یہ آتا ہے کہ بہت سے لوگ اس کو پہچاننے کے

باوجود بھی اپنے گھربار اور مالی فائدہ کے لئے اس کے ساتھ ہو گئے۔

دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ پڑھنے اور اس کو سمجھ کر عمل کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ آج کتنے ہی مسلمان ہیں جو قرآن کے احکامات کو پڑھتے تو ہیں لیکن عمل سے اس کو نہیں مانتے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ سودی نظام اللہ سے کھلی جنگ ہے لیکن عملاً اس میں ملوث ہیں۔

دجال کے وقت بھی بہت سے لوگ جو اپنا ایمان ڈال رہے اور دنیاوی حسن کے بدلے بیچ چکے ہو گئے، جنہوں نے ایمان کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کر لیا ہوگا، جنہوں نے اللہ کے نام پر کھٹنے کے بجائے دجال کی طاقت کے سامنے سر جھکا دیا ہوگا تو وہ اس کا کفر نہیں پڑھ پائیں گے۔ بلکہ اس کو وقت کا مسیحا اور انسانیت کا نجات دہندہ ثابت کر رہے ہوں گے اور اس کیلئے دلائل ڈھونڈ کر لا رہے ہو گئے۔ دجال کے خلاف لڑنے والوں کو گمراہ کہا جا رہا ہوگا۔ پھر بھی انکا اپنے پارے میں یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ مسلمان ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ سب اسلئے ہوگا کہ انکی بد اعمالیوں اور شقاوت قلبی کے باعث انکی ایمانی بصیرت ختم ہو چکی ہوگی۔

یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ یہ مطلب شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی اور شارح مسلم امام نوویؒ نے بیان فرمایا ہے۔ فتح الباری میں ہے ”فیخلق اللہ للمؤمن الادراک دون تعلیم۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومن کو بغیر (لکھائی پڑھائی) سکھائے ہوئے اس (لکھے ہوئے) کی سمجھ عطا فرما دے گا۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں ”فیظہر اللہ المؤمن علیہا ویخفیہا علی من اراد شقاوتہ“۔ تو اللہ تعالیٰ مومن کو اس پر مطلع کر دینگے اور جو شقاوت چاہتا ہو اس پر اس کو مخفی رکھیں گے۔ (نووی شرح مسلم)

دجال کا فتنہ بہت وسیع ہوگا

آقائے مدنی رحمہ اللہ صحابہؓ کی جس محفل میں بھی دجال کا بیان فرماتے تھے وہاں صحابہؓ پر خوف طاری ہو جاتا تھا اور صحابہؓ رونے لگتے تھے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آج مسلمان اس کے بارے میں کچھ فکر ہی نہیں کرتے؟

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج لوگ اس فتنے کو اس معنی میں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جس معنی میں آپ ﷺ نے سمجھایا ہے۔ آج اگر کوئی مسلمان یہ حدیث سنتا ہے کہ دجال کے پاس کھانے کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی، تو اس حدیث کو وہ اس حال میں سنتا ہے کہ اس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اور اس کو پانی کی کوئی طلب نہیں ہوتی۔ لہذا وہ دجال والے حالات کو بھی اپنے بھرے پیٹ اور تر گلے

والی صورت حال پر ہی قیاس کرتا ہے، اور یہ حدیث سنتے وقت اس کی آنکھوں کے سامنے یہ منظر بالکل نہیں آتا کہ وہاں حالت یہ ہوگی کہ دنوں سے نہیں بلکہ ہفتوں سے روٹی کا ایک ٹکڑا بھی دیکھنے کو نہیں ملا ہوگا، بھوک نے بڑوں بڑوں کو ٹھہرا کر دیا ہوگا، پانی نہ ملنے کی وجہ سے حلق میں کانٹے چبھ رہے ہوں گے۔

جب گھر کے اندر آپ قدم رکھیں گے تو نظروں کے سامنے آپ کا وہ لبث جگر ہوگا جس کے ایک اشارے پر آپ اس کی ہر خواہش پوری کر دیا کرتے تھے، اب وہی بچہ آپ کے سامنے ہے، شدتِ پیاس سے زبان باہر نکلی ہوئی ہے، کئی دن کے فاقے نے گلاب جیسے چہرے سے زندگی کی تمام رونقوں کو چھین لیا ہے، یہ منظر دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اٹھتا ہے اور آپ لا چاری و بے بسی کے عالم میں اپنے جگر کے ٹکڑے سے دوسری طرف منہ پھیر لیتے ہیں، دوسری طرف... حسرتوں کا بت بنی آپ کی ماں... ہاں... ماں... جس نے آپ کو کبھی بھوکے پیٹ نہیں سونے دیا، جو آپ کی پیاس کو آپ کے اشاروں سے سمجھ جاتی تھی، جس نے اپنی تمام خوشیوں اور امانوں کو آپ کے نام کر دیا... آج وہی آپ کی ماں... نگاہوں میں ہزاروں سوالات لئے جوان بیٹے کی طرف اس امید سے دیکھ رہی ہے کہ شاید آج بیٹا ضرور روٹی کا ایک ٹکڑا کہیں سے لے آیا ہوگا، بیٹا آج ماں کی متا کی خاطر پانی کا ایک قطرہ ضرور کہیں سے لایا ہوگا، آپ کا چہرہ سمجھنے والی ماں آج بھی بیٹے کے چہرے پر لکھے جواب کو پڑھ لیتی ہے اور ماں کی آنکھوں سے جوان بیٹے کی بے بسی پر اشکوں کے قطرے گرتے ہیں، تو آپ کا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے، آپ اندر ہی اندر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہے ہیں، آپ پھر دوسری طرف منہ موڑتے ہیں، شاید اس کونے میں کوئی نہ ہو، لیکن وہاں... آپ کی شریک سفر ہے... جس نے ہر امتحان کی گھڑی میں آپ کو حوصلہ دیا، لیکن... آج اس کے ہونٹ سوکھ چکے ہیں، ضبط کا سمندر اندر ہی اندر موجیں مار رہا ہے، اور یکا یک اپنے چاند کو دیکھ کر دل میں جیسے اشکوں کے سمندر میں طوفان پیدا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی محبت اپنے ہی اشکوں میں پگھلنے لگی... اب آخر آپ بھی تو انسان ہیں... آپ کے سینے میں بھی تو گوشت کا ٹکڑا ہی دھڑکتا ہے... آخر کب تک انا (Ego) کے خول میں خود کو چھپا سکتے تھے... اب جبکہ تمام مادی سہارے ٹوٹ گئے، امیدوں کے تمام پتوار ہاتھوں سے چھوٹ گئے... تو آپ کی آنکھوں نے بھی رخساروں کو نم کرنا شروع کر دیا... ایک طرف بلکتا معصوم بچہ... ماں کی متا... بیوی کی محبت... ان سب کے غموں نے آپ کے دل کو رنگ کی طرح پگھلا دیا... اور کوئی پھایا رکھنے والا بھی میسر نہیں... اور کیسے ہو کہ ہر گھر... اور ہر در میں یہی منظر ہے... ایسے وقت میں باہر سے کھانے کی

خوشبو اور پانی کی آواز سنائی دیتی ہے..... آپ بھی اور آپ کے پیارے بھی سب دوڑتے ہوئے باہر جاتے ہیں..... تو سامنے دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ اب مشکل کی گھڑی ٹل گئی..... انسانوں کے اس جنگل میں کوئی مسیحا آپہنچا..... آنے والا ”مسیحا“... اعلان کرتا ہے کہ بھوک و پیاس کے مارے ہوئے لوگو! یہ لذیذ خوشبودار کھانے اور یہ ٹھنڈا میٹھا پانی تمہارے ہی لئے ہے..... یہ سنتے ہی آپ اور آپ کے پورے گھر اور شہر میں جیسے آدھی زندگی یوں ہی لوٹ آئی..... مسیحا پھر کہتا ہے... یہ سب کچھ تمہارے لئے ہی ہے لیکن..... کیا تم اس بات کو مانتے ہو کہ اس کھانے اور پانی کا مالک میں ہوں؟ کیا تم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہو کہ یہ سب کچھ میرے اختیار میں ہے؟

کھانے اور پانی کی طرف آپ کے بڑھتے ہوئے قدم تھوڑی دیر کے لئے رک گئے، اور آپ کچھ سوچنے لگے، آپ کی یادداشت نے کہا کہ یہ الفاظ کچھ جانے پہچانے لگتے ہیں، اور آپ کو یاد آ گیا کہ یہ ”مسیحا“ کون ہے؟ لیکن تبھی.... آپ کے پیچھے سے بچے کے بلکنے کی آوازیں تیز ہونے لگیں، ماں کی چیخیں سنائی دیں آپ دوڑے ہوئے گئے تو آپ کے جگر کا ٹکڑا.... آپ کا بیٹا.... موت و حیات کے درمیان لٹک رہا ہے کہ اگر پانی کا قطرہ مل جائے تو آپ کا بچہ بچھڑنے سے بچ سکتا ہے... اب ایک طرف بچے ماں اور بیوی کی سختیں ہیں.... دوسری طرف ایک سوال کا جواب ہے۔ ایک طرف خوشیوں بھرا گھر ہے اور دوسری طرف ماتم کدہ ہے، گویا ایک طرف آگ ہے اور دوسری طرف خوبصورت باغات ہیں۔ ذرا بتائیے... ذہن کے بند دریچوں کو کھول کر سوچئے کیا معاملہ اتنا ہی آسان ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں؟ شاید نہیں بلکہ یہ فتنہ تاریخ انسانی کا سب سے بھیاںک فتنہ ہے۔

یہ سب پڑھ کر پریشان ہو گئے کیا کسی کے دھیان میں تم کھو گئے کیا

ابھی کچھ دیر پہلے تک یہیں تھے زمانہ ہو گیا تم کو گئے کیا

عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ فِتْنَةٌ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الدَّجَالِ. هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يَخْرُجْ جَاهُ. (متدرک ج ۳: ص ۵۷۳)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین کا بیان ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آدم کی پیدائش اور روز قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعِ

يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ (صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۴۱۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی (اپنی نماز میں) تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اللہ سے چار چیزوں کی پناہ مانگے۔ جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، موت و حیات کے فتنے اور مسیح و جال کے شر سے۔ (مسلم شریف ج: ۱ ص: ۴۱۲)

فائدہ: نبی کریم ﷺ اپنے پیارے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کس قدر دجال سے بچانے کی فکر کرتے تھے کہ ان کو نماز میں درود شریف کے بعد جو دعا مانگی جاتی ہے اس میں یہ دعا سکھلا رہے ہیں۔

عن حذیفۃؓ قَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنْ مَعَ الدَّجَالِ اِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرِی النَّاسَ اَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرِی النَّاسَ اَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ اُذْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِی الَّذِیْ یَرِی اَنَّهَا نَارٌ فَاِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ (بخاری ج: ۳ ص: ۱۲۷)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اپنے ساتھ پانی اور آگ لے کر نکلے گا۔ جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں وہ جہلا دینے والی آگ ہوگی۔ اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا۔ سو تم میں سے جو شخص دجال کو پائے تو وہ اپنے آپ کو اس چیز میں ڈالے جس کو اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ حقیقت میں ٹھنڈا اور ٹھنڈا پانی ہے۔

فائدہ: ایک دوسری حدیث میں دجال کے ساتھ روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ کا ذکر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اس کے سامنے جھک جائیگا اسکے لئے دولت اور غذائی اشیاء کی فراوانی ہو جائے گی اور جو اس کے نظام کو نہیں مانے گا اس پر ہر قسم کی پابندی لگا کر ان پر آگ برسا یگا۔ جیسا کہ ہم نے کہا کہ دجال کے آنے سے پہلے اس کا فتنہ شروع ہو جائیگا۔ افغانستان اور عراق پر آگ کی بارش اور جن لوگوں نے ایلیسی قوتوں کی بات مان لی ان پر ڈالروں کی بارش کی جارہی ہے۔

پانی پر جنگ اور دجال

جہاں تک پانی کا ذکر ہے ممکن ہے کہ ابھی لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے کہ پانی کے بارے میں دجال کی کیا جنگ ہو سکتی ہے۔ پانی ہر جگہ مل جاتا ہے؟ اس کو سمجھنے کیلئے اس وقت دنیا میں پانی کی صورت حال کو سمجھنا ہوگا۔ دنیا میں پینے کے پانی (Potable Water) کے دو بڑے

ذخیرے (Reservoir) ہیں۔ (۱) برفانی پہاڑ جس کے ذخائر 28 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔
(۲) زیر زمین پانی کے ذخائر جو 8 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔

اس طرح دنیا میں موجود پینے کے پانی کی بڑی مقدار برف ہوتی ہے جو پگھل کر مختلف دریاؤں کے ذریعے انسانوں تک پہنچتی ہے۔ جبکہ زیر زمین پانی اس کے مقابلے کم ہوتا ہے۔ برف کے یہ ذخیرے انٹارکٹیکا اور گرین لینڈ میں زیادہ ہیں۔ اور ان دونوں جگہوں پر کسی مسلم ملک کا کوئی حق نہیں ہے۔ اب رہے زیر زمین پانی کے ذخائر تو اس میں بھی دو قسم کے علاقے ہوتے ہیں۔ ایک ہموار (Plain) علاقے دوسرے پہاڑی علاقے۔ ہموار علاقوں میں شہروں میں پینے کے پانی پر قبضہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ شہروں میں پانی کا تمام انحصار کسی جھیل یا سرکاری ٹیوب ویل سے پائپ لائن کے ذریعے آنے والے پانی پر ہوتا ہے۔ لہذا شہری لوگ پانی کے لئے مکمل طور پر وہاں کی انتظامیہ کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ دجال کا قلعہ شہروں میں زیادہ سخت ہوگا اور شہروں کی اکثر آبادی اس فتنے میں مبتلا ہو جائے گی۔ البتہ دیہی علاقوں کے پانی پر قبضے کے لئے دجالی قوتیں اپنی تمام توانائیاں لگا دیں گی۔

مستقبل میں دنیا میں پانی پر جنگوں کی افواہیں آپ سنتے ہی رہتے ہیں۔ اسرائیل کا اردن فلسطین، لبنان اور شام کے ساتھ، ترکی کا عراق کے ساتھ اور بھارت کا پاکستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ پانی کے بارے میں تنازع زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہود و ہنود، دونوں کی ہی یہ فطرت ہے کہ وہ صرف خود جینے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ پڑوسی کو مٹا کر جینے کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت کی طرح اسرائیل نے بھی پہلے ہی بحیرہ طبریہ کا رخ مکمل اپنی طرف کر لیا ہے، اور مسلمانوں کو پانی سے محروم کر کے اپنے صحرا میں اس کو گراتا ہے۔ اسکی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عالم اسلام میں جبہ والے دریاؤں پر اگر دجالی قوتیں ڈیم بنادیں اور ان ڈیموں پر ان قوتوں کا کنٹرول ہو جائے، تو دریاؤں کا پانی بند کر کے پورے کے پورے ملک کو صحراء میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ جب دریا بند ہو جائیگا تو زیر زمین پانی بہت نیچے چلا جائیگا اور ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے پاس پینے کا پانی بھی نہیں ہوگا، اور وہ قطرے قطرے کے محتاج ہو جائیگا۔ شام، اردن اور فلسطین کے پانی کی صورت حال ہم آگے بیان کریں گے۔ یہاں ہم عراق، مصر، پاکستان کا ذکر کرتے ہیں۔

عراق: عراق میں دو بڑے دریا دجلہ (Tigris) اور فرات بہتے ہیں، اور دونوں ہی ترکی سے آتے ہیں۔ دریائے فرات پر ترکی نے اتاترک ڈیم بنایا ہے جو دنیا کے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔ جس کے پانی ذخیرہ کرنے کی جگہ (Reservoir) 816 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کو بھرنے کے لئے دریائے فرات کو برسات کے موسم میں ایک مہینے تک مکمل اس میں گرا نا ہوگا۔ یعنی ترکی اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک مہینے تک فرات کے پانی کو عراق نہیں جانے دے گا۔ اسلامی حوالے سے ترکی حکومت کی صورت حال سب کے سامنے ہے۔ اور حالات یہ بتا رہے ہیں کہ مستقبل میں ان کا مزید جھکاؤ عالمی دجالی اتحاد کی طرف ہوگا۔

مصر: مصر کا سب سے بڑا دریا دریائے نیل (Nile) ہے، لیکن یہ بھی وکٹوریہ جھیل (ویکٹوریا سینٹرل افریقہ) سے آتا ہے۔ دریائے روانڈا دریائے نیل کے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

پاکستان: پاکستان کے اکثر بڑے دریا بھارت سے آتے ہیں۔ اور بھارت ان پر ڈیم بنا رہا ہے۔ دریائے چناب پر بنگلیہا ڈیم مکمل کر چکا ہے۔ اسی طرح دریائے نیلم پر بھی کشن گنگا ڈیم بنایا جا رہا ہے۔ اس طرح بھارت پاکستان کا پانی روک کر ہماری زمینوں کو صحراء میں تبدیل کرنا اور ہمیں پیاس کی مار مارنا چاہتا ہے۔

بھارت: بھارت نے بنگلہ دیش کی جانب بہنے والے دریاؤں پر ڈیم بنا کر جو حالت بنگلہ دیش کی کی ہے، اس سے ہمیں بھارت کے عزائم سمجھنے میں کوئی خوش فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ اس بات کو سمجھنے کے بعد اب یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ دجال شہروں کے علاوہ دیہاتوں کے پانی پر کس طرح قبضہ کر لے گا۔ جب بارشیں بند ہو جائیں گی (جیسا کہ حدیث میں آیا ہے) دریا سوکھ جائیگے تو ظاہر ہے زمین کے نیچے موجود پانی کے ذخائر ختم ہو جائیں گے۔

چشموں کا میٹھا پانی یا عیسے منرل واٹر؟

اب رہا یہ سوال کہ دجال پہاڑی علاقوں کے بے شمار چشموں اور نالوں کو کس طرح اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہے؟

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ دجال کا قتنہ پہاڑوں میں کم ہوگا، اور جو پہاڑ جدید جاہلی تہذیب سے بالکل پاک ہو گئے وہاں اس کا قتنہ نہیں ہوگا۔ لہذا پہاڑی علاقے کے لوگ پانی کے حوالے سے کم پریشان ہونگے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان قوتوں کی جانب سے پہاڑی علاقوں

میں کچھ محنت نہیں ہو رہی، بلکہ اس وقت ان کا سارا زور پہاڑی علاقوں کے پانی کو کنٹرول کرنے پر ہے۔ آپ نے تاریخ میں پڑھا ہوگا بلکہ صحرائی اور پہاڑی علاقوں میں دیکھا بھی ہوگا کہ آپ کو آبادیاں ان جگہوں پر نظر آئیں گی، جہاں پانی کے قدرتی ذخائر مثلاً دریا، چشمے یا برفانی ٹالے بہتے تھے۔ پہلے لوگ سڑک اور بازار کو دیکھ کر کسی جگہ آباد نہیں ہوتے تھے بلکہ ان جگہوں پر آباد ہوتے تھے جہاں پانی موجود ہو خواہ اسکے لئے انھیں پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر ہی کیوں نہ آباد ہونا پڑا ہو۔ لیکن آج پہاڑی علاقوں میں بھی یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ ان جگہوں پر آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جہاں انسانوں کی بھیڑ بھار زیادہ ہو۔ اب گھر بنانے کے حوالے سے انکی پہلی ترجیح قدرتی پانی کے ذخیرے نہیں ہوتے بلکہ ان کا انحصار پانی کی ان ٹنکیوں پر ہوتا ہے جو مختلف ممالک کے فنڈ سے ان علاقوں میں بنائی جا رہی ہیں۔

یہی وہ سوچ کی تبدیلی ہے جو عالمی یہودی ادارے پہاڑی لوگوں میں لانا چاہتے ہیں، تاکہ یہ لوگ ان قدرتی پانی کے ذخیروں پر انحصار کرنا چھوڑ دیں جس پر کسی کا قبضہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ سوچوں کے اس انقلاب کے لئے پہاڑی علاقوں میں مغرب کے فنڈ سے چلنے والی این جی اوز کی جانب سے جو محنت ہو رہی ہے اس کا مشاہدہ آپ کو پہاڑی علاقوں میں جا کر ہو سکتا ہے۔

اس تمام محنت کا خلاصہ یہ ہے کہ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں جدید جاہلی تہذیب کے اثرات پہنچا دئے جائیں۔ اسکے لئے عالمی یہودی اداروں کا خصوصی فنڈ ہے جو سیاحت فلاحی کاموں، تعلیم نسواں اور علاقائی ثقافت کے فروغ کے نام پر دیا جاتا ہے۔ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں سڑک اور بجلی کی فراہمی بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی خصوصی ہدایات کا حصہ ہوتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں موجود چشموں کے پانی کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ شروع کیا جا چکا ہے کہ اس پانی کو پینے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اس طرح وہ پہاڑوں میں رہنے والوں کو جڑی بوٹیوں سے بھر پور پانی سے محروم کر کے نیسلے (Nestle) کی بوتلوں میں بند پرانے پانی کا عادی بنانا چاہتے ہیں۔ جو مکمل یہودیوں کا ہے۔

سال 2003 کو تازہ پانی کا عالمی سال قرار دیا گیا ہے۔ (اور ان کے ہاں تازہ پانی کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی جو کثیر القومی کمپنیوں کے ذرائع سے حاصل کیا جائے)۔ اسکے تحت انتہائی زور و شور سے اس بات کا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ دنیا سے پینے کا پانی ختم ہوتا جا رہا ہے۔ نیسلے منرل واٹر کا بڑھتا استعمال اسی پروپیگنڈے کا اثر ہے۔ تعجب ہے ان پڑھے لکھے لوگوں کی عقلوں پر جو

پہاڑی علاقوں میں صاف شفاف چشموں کا پانی چھوڑ کر وہاں بھی بولکوں میں بند پرانا پانی استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ چشموں کا پانی صرف پانی ہی نہیں بلکہ اس میں پیٹ کے امراض سے شفاء بھی ہے۔ اسکے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ چشموں کا پانی نقصان دہ ہے۔ جب پوچھا جاتا ہے کہ کون سے ڈاکٹر؟ تو کہتے ہیں عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کے ڈاکٹر۔ اب مجھ جیسے کم علم کو پتہ نہیں کہ W.H.O کس چیز کا مخفف (Abbriviation) ہے؟ World Hebrew Organization (عالمی صیہونی تنظیم) یا پھر World Health Organization (عالمی ادارہ صحت کا مخفف ہے)؟ کاش یہ لوگ ان کے بارے میں ذرا بھی غور کر لیتے کہ یہ W.H.O کے ڈاکٹر ہر اس چیز کے بارے میں اعلان کرتے ہیں جو یہودی سرمایہ داروں کے مفاد میں ہو۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے بیٹھے پانی کے ذخائر پر کنٹرول کرنے کے لئے اس وقت عالمی مالیاتی ادارے اور این جی او اور مستقل لگے ہوئے ہیں اور مختلف حیلے بہانوں سے ان کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

دجال کہاں سے نکلے گا؟

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ يَتَّبِعُ الدَّجَالَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ يَهُودٍ أَصْبَهَانَ عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ (صحیح مسلم ج: ۳ ص: ۲۲۶)

حضرت اسحاق ابن عبد اللہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ میں نے انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہونگے، جنکے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں (یا جبے) ہونگے۔

قائدہ: جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے کہ اسرائیل کے اندر ریشم سے ایک خاص قسم کا لباس تیار کیا جا رہا ہے جو انکے مذہبی پیشوا دجال کے آنے پر پہنیں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت بیٹھی ہوئی رو رہی تھی آپ ﷺ نے رونے کا سبب پوچھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ دجال یاد آ گیا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں اور اگر دجال میرے بعد نکلا (تو پھر بھی تمہیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کانا ہوگا اور) تمہارا رب کانا نہیں ہے وہ اصفہان کے

ایک مقام یہودیہ سے نکلے گا۔ (علامات قیامت اور نزول مسیح حدیث نمبر ۳۳)

حضرت عمرو ابن حریث حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال روئے زمین کے ایک ایسے حصہ سے نکلے گا جو مشرق میں واقع ہے اور جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اسکے ساتھ لوگوں کے کتنے ہی گروہ ہونگے اور ان (میں سے ایک گروہ کے) لوگوں کے چہرے تہہ بہ تہہ پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے۔ (ترمذی)

فائدہ ۱: دجال کے ساتھ ایک گروہ ایسا ہوگا جسکے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے کیا واقعی انکے چہرے ایسے ہونگے یا پھر انھوں نے اپنے چہروں پر کوئی ایسی چیز پہن رکھی ہوگی جس سے وہ اس طرح نظر آ رہے ہونگے؟ واللہ اعلم

فائدہ ۲: خراسان:۔ اس حدیث میں خراسان کو دجال کے نکلنے کی جگہ بتایا گیا ہے۔ دجال کا خروج پہلی روایت میں اصفہان اور اس روایت میں خراسان سے بتایا گیا ہے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ اصفہان ایران کا ایک صوبہ ہے اور ایران بھی پہلے خراسان میں شامل تھا۔

خراسان کے بارے میں اس لشکر کا بیان گزر چکا ہے جو امام مہدی کی حمایت کے لئے آئیگا۔ لہذا حضرت مہدی کے لشکر کے آثار اگر ہم پورے خراسان میں تلاش کریں تو وہ افغانستان کے اس خطے میں نظر آتے ہیں جہاں اس وقت پختون آبادی زیادہ ہے۔ لہذا قرآن کو دیکھتے ہوئے یہی کہا جائے گا کہ حضرت مہدی کی حمایت کرنے والا لشکر خراسان کے اس حصہ سے جائے گا جہاں اس وقت طالبان تحریک کا زور ہے۔ البتہ وہ روایت جس میں دجال کے نکلنے کی جگہ عراق اور شام کے درمیانی علاقے کو بتایا گیا ہے، اس میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے۔ اس کی تطبیق یہ ہو سکتی ہے کہ اس کا خروج تو اصفہان سے ہی ہوگا، البتہ اسکی شہرت اور خدائی کا دعویٰ عراق میں ہوگا، اسلئے اس کو بھی خروج کہہ دیا گیا ہے۔

یہاں دجال کے نکلنے کا مقام اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ بتایا گیا ہے۔ بخت نصر نے جب بیت المقدس پر حملہ کیا تو بہت سے یہودی اصفہان کے اس علاقے میں آکر آباد ہو گئے تھے، چنانچہ اس علاقہ کا نام یہودیہ پڑ گیا۔ یہودیوں کے اندر اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔ انکی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں آتا ہے کہ دجال کے ساتھ ستر ہزار اصفہانی یہودی ہونگے۔ پرنس کریم آغا خان فیملی کا تعلق بھی اصفہان سے ہے۔ اور اس خاندان نے برصغیر میں جو خدمات اپنی قوم کے لئے انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ اس پائے کی ہیں

کہ اگر اس دور میں دجال آجائے تو یہ خاندان دجال کے بہت قریبی لوگوں میں شامل ہوگا۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جو اصنفہانی یہودی ہیں اور اس وقت عالم اسلام کے معاملات میں بہت اثر و رسوخ رکھتی ہیں۔

عراق کے بارے میں ایک حیران کن روایت

هَيْثَمُ بْنُ مَالِكٍ الطَّائِي رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ يَلِي الدَّجَالَ بِالْعِرَاقِ سِتِّينَ يُحْمَدُ فِيهَا عَذْلُهُ وَتَشْرَابُ النَّاسُ إِلَيْهِ فَيَضَعُوهُ يَوْمَ الْمُنْبَرِ فَيَخْطُبُ بِهَا ثُمَّ يَقْبَلُ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ لَهُمْ مَا أَنْ لَكُمْ أَنْ تَعْرِفُوا رَبَّكُمْ فَيَقُولُ لَهُ قَائِلٌ وَمَنْ رَبُّنَا فَيَقُولُ أَنَا فَيُنْكَرُ مُنْكَرًا مِنَ النَّاسِ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَوْلُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَقْتُلُهُ ۚ

نعم ابن حماد نے ”کتاب الفتن“ میں یہ روایت نقل کی ہے۔ ہثم ابن مالک الطائی مرفوعاً

روایت کرتے ہیں فرمایا دجال (اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے) دو سال تک عراق پر حکومت کریگا، جس میں اس کے انصاف کی تعریف کی جائے گی، اور لوگ اس کی طرف کھینچے چلے آئیں گے۔ پھر وہ ایک دن منبر پر چڑھے گا اور عراق کے بارے میں تقریر کرے گا (کہ میں نے یہاں عدل و انصاف قائم کر دیا ہے)۔ پھر لوگوں کے سامنے آئے گا اور ان سے کہے گا۔ کیا اب وقت آنہیں گیا کہ تم اپنے رب کو پہچان لو؟ اس پر ایک شخص کہے گا، اور ہمارا رب کون ہے؟ تو دجال کہے گا۔ میں۔ یہ سن کر ایک اللہ کا بندہ اس کے اس دعوے کو جھٹلائے گا۔ چنانچہ دجال اس کو پکڑ کر قتل کر دے گا۔ (کتاب الفتن نعم ابن حماد ج: ۲ ص: ۵۳۹)

عن عمران بن حصين قال قال رسول الله ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالْجَالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللَّهِ إِنْ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُنْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ. (ابوداؤد ۴۷۲۲)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دجال کے آنے کی خبر سنے اسکو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم آدمی دجال کے پاس آئیگا اور وہ اپنے آپکو کو مومن سمجھتا ہوگا لیکن پھر بھی اسکی اطاعت قبول کر لے گا۔ کیونکہ جو چیزیں اس (دجال) کو دی گئی ہیں وہ ان سے شبہات میں پڑ جائیگا۔

حاشیہ: اس روایت میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہیں۔ (مجمع الزوائد)۔
(کتاب الفتن نعم ابن حماد ج: ۲ ص: ۵۳۹)

فائدہ: دجال کا فتنہ، مال، حسن، قوت، غرض تمام چیزوں کا ہوگا۔ اور دنیا اپنی تمام تر خوبصورتیوں کے ساتھ شہروں میں ہوتی ہے۔ شہروں سے جو جگہ مخفی دور دراز ہوگی وہاں اسکا فتنہ اتنا ہی کم ہوگا۔ اس بات کی طرف ام حرام کی حدیث میں بھی اشارہ ہے۔ فرمایا لوگ دجال سے اتنا بھاگیں گے کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔

دجال سے تمیم داری کی ملاقات

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے ایک منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ الصلوۃ جاملۃ (یعنی نماز تیار ہے۔ راقم) چنانچہ میں مسجد گئی اور حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کے بالکل پیچھے تھی۔ جب حضور ﷺ نے نماز مکمل کی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع فرمایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب (Invoke) یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ (تمہیں یہ واقعہ سناؤں) تمیم داری ایک نصرانی شخص تھے وہ میرے پاس آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو نم و اور بنو جذام کے ۳۰ آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے۔ انہیں ایک مہینے تک سمندر کی موجیں دھکیلتی رہیں (یعنی سمندری طوفان) پھر وہ سمندر میں ایک جزیرے تک پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے، تو انہیں وہاں ایک عجیب سی مخلوق ملی جو مونے اور گھنے بالوں والی تھی۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو وہ نہیں پہچان سکے تو انہوں نے کہا کہ تو ہلاک ہو! تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جسامہ ہوں ہم نے کہا کہ جسامہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم لوگ گرے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کے بارے میں بہت بے چین ہے۔ جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہیں وہ شخص شیطان نہ ہو ہم جلدی جلدی گرے تک پہنچے وہاں اندر ایک بہت بڑا انسان دیکھا ایسا خوف ناک انسان ہماری نظروں سے نہیں گزرا تھا وہ بہت مضبوط بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ کندھوں تک اور گھٹنے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے پوچھا تو ہلاک ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ جب تم نے مجھے پالیا ہے اور تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو تم مجھے بتاؤ تم لوگ کون ہو؟ ہم

نے کہا کہ ہم عرب کے لوگ ہیں (اس کے بعد تمیم داری نے اپنے بحری سفر طوفان جزیرہ میں داخل ہونے جسامے ملنے کی تفصیل دہرائی) اس نے پوچھا کیا نپسان کی کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا وہ زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔ پھر اس نے پوچھا تحیرہ طحیرہ میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا کہ عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے اس چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب کے لوگ اس پانی سے کاشت کاری کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا امیوں (ناخواندہ لوگوں) کے نبی کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟

ہم نے کہا کہ وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے۔ اس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اس سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا انہوں نے عربوں سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے اس کو تمام واقعات بتائے۔ جو لوگ عربوں میں عزیز تھے ان پر آپ نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ اس نے کہا کہ ان کے حق میں اطاعت کرنا ہی بہتر ہے۔ اب تمہیں میں اپنا حال بتاتا ہوں میں مسیح ہوں عنقریب مجھ کو نکلے کا حکم دیا جائے گا۔ میں باہر نکلوں گا اور زمین پر سفر کروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جہاں میں داخل نہ ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت میں رہوں گا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا وہاں جانے سے مجھ کو منع کیا گیا ہے۔ جب میں ان میں سے کسی میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا تو ایک فرشتہ تلوار لئے ہوئے مجھے روکے گا ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے۔

یہ واقعہ سننے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا۔ یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی المدینہ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو میں تم کو یہی نہیں بتایا کرتا تھا۔ ہوشیار رہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کے طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے۔ (مسلم 5235)

فائدہ: آپ ﷺ نے حضرت تمیم داری کا واقعہ سننے کے بعد پہلے فرمایا کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں ہے، پھر اسکے بعد اس خیال کو رد کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ وہ مشرق کی طرف ہے۔ اس کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ پہلے جب آپ نے فرمایا تو وحی کے ذریعے آپ کو بتا دیا گیا کہ وہ مشرق میں ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس بات کو تین مرتبہ

فرمایا۔ چونکہ آپ ﷺ نے اس بات کو اسی حد تک رکھا اور وصال کے علاقے کی مزید نشاندہی نہیں فرمائی، اسلئے اس بحث کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

دجال کے سوالات اور موجودہ صورتِ حال

دجال نے لوگوں سے بیسان کی کھجوروں کے باغ، دُغر کے چشمے اور بحیرہ طبریہ اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ ان سوالوں میں آپ غور کریں تو چار میں سے تین سوال پانی سے متعلق ہیں۔ نیز ان جگہوں سے دجال کا یقیناً کوئی تعلق ہے۔

بیسان (Baysan) کے باغات

بیسان پہلے فلسطین کے اندر تھا، حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں اس کو حضرت شُرَحِبیل بن حسنہ اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے فتح کیا تھا

پھر بیسان 1948 سے پہلے اردن کا حصہ تھا۔ مئی 1948 میں اسرائیل نے بیسان شہر سمیت ضلع بیسان کے انتیس چھوٹے بڑے دیہاتوں پر قبضہ کر لیا۔ اور اب یہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے (دیکھیں بیسان نقشہ نمبر ۲ میں)

جہاں تک بیسان میں کھجوروں کے باغات کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں مشہور مؤرخ ابو عبد اللہ حموی (وفات ۶۲۶ ہجری) معجم البلدان میں لکھتے ہیں کہ بیسان اپنی کھجوروں کی وجہ سے مشہور تھا۔ میں وہاں کی مرتبہ گیا ہوں لیکن مجھے وہاں صرف دو پرانے کھجوروں کے باغ ہی نظر آئے۔

اور اس وقت بھی بیسان کھجوروں کے لئے مشہور نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت مغربی کنارے کا شہر ”اریخہ“ (Jericho) کھجوروں کے لئے مشہور ہے۔ اگرچہ بیسان کا کچھ علاقہ ابھی بھی اردن میں ہے جو کہ اردن کے غور (Ghor) شہر کے علاقے میں ہے۔ اور غور کے علاقے میں اس وقت گندم اور بنزریاں وغیرہ ہوتی ہیں۔ نیز اردن کی زراعت کا مستقبل بھی کچھ اچھا نہیں ہے۔

اردن کا انحصار دریائے یرموک کے پانی پر ہے۔ اردن دریائے یرموک کے پانی کو اپنے ”مشرقی غور کینال اریکیشن پراجیکٹ“ کے لئے غور شہر کے قریب لایا ہے۔ اردن کی زمینوں کو غور کے اسی پراجیکٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔ جبکہ دریائے یرموک گولان کے پہاڑی سلسلے سے آتا ہے۔

ہجیرہ طبریہ کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت

دجال کا دوسرا سوال ہجیرہ طبریہ سے متعلق تھا۔ ہجیرہ طبریہ پر بھی اس وقت اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اس کو انگلش میں Sea of Galilee یا Lake of Tiberias اور عبرانی میں ”یام کنرِت“ (Yam Kinneret) کہتے ہیں۔ (بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا)۔

ہجیرہ طبریہ کے ارد گرد شہر آباد ہیں۔ جن میں ایک شہر طبریہ بھی ہے۔ جو یہودیوں کے چار مقدس شہروں میں سے ایک ہے۔ یہ شہر ایک تاریخی پس منظر رکھتا ہے۔ سن 70 عیسوی میں جب رومی بادشاہ ٹیٹس (Titus) نے بیت المقدس کو برباد کیا تو یہودی مذہبی پیشوا، جن کو ربی (Rabbi) کہا جاتا ہے، طبریہ میں آکر جمع ہوئے۔ یہاں یہودی مذہبی پیشواؤں کی ایک اعلیٰ سطحی عدالت بلائی گئی۔ آگے چل کر ان فیصلوں کی رو سے تیسری اور پانچویں صدی عیسوی کے دوران یہودیوں کی مذہبی اور شہری قوانین کی کتاب تالمود (Talmud) مرتب کی گئی۔ 1200 عیسوی میں یہودیوں کو (اپنے کالے کرتوتوں کی وجہ سے۔ راقم) طبریہ سے بھاگنا پڑا۔ پھر دوبارہ 1800 میں یہاں آکر آباد ہوئے۔ اس وقت یہ شہر فضا سیاحتی مقام ہے۔ (بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف انکارنا 2005)۔

پہلی مرتبہ اس کو حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ نے فتح کیا پھر اہل شہر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں اس کو حضرت عمرو بن العاصؓ نے فتح کیا تھا۔

مجم البلدان میں لکھا ہے کہ یہاں ایک بہت قدیم عمارت ہے جس کو ہیکل سلیمانی کہا جاتا ہے۔ اس کے درمیان سے پانی نکلتا ہے..... یہاں گرم پانی کے چشمے ہیں۔ بیسان اور غور کے درمیان ایک گرم پانی کا چشمہ ہے جو سلیمان علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے اس چشمے کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ اور ہجیرہ طبریہ کے درمیان میں ایک کٹاؤ دار چٹان ہے جسکے اوپر ایک اور چٹان چڑھی ہوئی ہے جو دیکھنے والے کو دور سے نظر آتی ہے۔ اس علاقے والوں کا اس کے بارے میں یہ خیال ہے کہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے۔ (مجم البلدان ج ۳: ص ۱۸)

ہجیرہ طبریہ اور موجودہ صورت حال

ہجیرہ طبریہ شمال مشرق اسرائیل میں اردن کی سرحد کے قریب ہے۔ اس وقت بھی اس میں بیٹھا پانی موجود ہے۔ اس وقت اس کی لمبائی شمال سے جنوب 23 کلومیٹر ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی شمال کی جانب ہے جو 13 کلومیٹر ہے۔ اس کی انتہا گہرائی 157 فٹ ہے۔ اس کا

کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر (166 sq km) ہے۔ اس وقت اس میں مختلف قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۲ بحیرہ طبریہ)

اس وقت بحیرہ طبریہ اسرائیل کے لئے بیٹھے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جبکہ بحیرہ طبریہ کے پانی کا بڑا ذریعہ دریائے اردن ہے۔ جو گولان کی پہاڑیوں کے سلسلے جبل الشیخ سے آتا ہے۔

زُغَر کا چشمہ: دجال کا تیسرا سوال زُغَر کے چشمے کے بارے میں تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو ہلاک کرنے کا فیصلہ فرمایا تو حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم (Sodom) کی بستی سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے ساتھ اپنی دو صاحبزادیوں کو لے کر نکل گئے۔ ایک کا نام ”ربہ“ اور دوسری کا نام زُغَر تھا۔ بڑی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو اس کو ایک چشمے کے پاس دفنایا۔ لہذا اس چشمے کا نام ”عین ربہ“ پڑ گیا۔ پھر دوسری بیٹی زُغَر کا انتقال ہوا تو اس کو بھی ایک چشمے کے قریب دفن کر دیا۔ اس طرح یہ چشمہ ”عین زُغَر“ کے نام سے مشہور ہوا۔ (تجم البلدان ج ۳: ص ۲۶)

ابو عبد اللہ حموی نے تجم البلدان میں عین زُغَر کو بحر مردار (Dead Sea) (اسرائیل) کے مشرقی جانب بتایا ہے۔ (تجم البلدان)

بائبل کے مطابق قوم لوط پر عذاب کے بعد حضرت لوط علیہ السلام جس بستی میں گئے اس کو ”زور“ (Zoar) کہا گیا ہے۔ جو اس وقت بحر مردار کے مشرقی جانب اردن کے علاقے میں الصّانی کے نام سے ہے۔ (دی ہارپر کولنس اٹلس) (دیکھیں نقشہ نمبر ۴ بحر مردار)

گولان کی پہاڑیوں کی جغرافیائی اہمیت

1967 کی جنگ میں اسرائیل نے شام سے گولان کی پہاڑیاں چھین لی تھیں۔ جبل الشیخ (Mount Hermon) گولان کے پہاڑی سلسلے کی سب سے اونچی چوٹی ہے جہاں سے ایک طرف بیت المقدس اور دوسری جانب دمشق بالکل اس کے نیچے نظر آتا ہے۔ اس کی اونچائی 9232 فٹ ہے۔ جبل الشیخ پر اس وقت لبنان، شام اور اسرائیل کا قبضہ ہے۔ اور کچھ علاقہ اقوام متحدہ کا غیر فوجی علاقہ ہے۔ پانی کے اعتبار سے جبل الشیخ کھلا علاقہ ہے۔ اسی طرح جغرافیائی لحاظ سے بھی اور پانی کے لحاظ سے بھی یہ پہاڑی سلسلہ اس خطے کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۵ گولان۔ اور دیکھیں بیت المقدس کے لئے نقشہ نمبر ۲)

اب آپ دجال کی جانب سے میسان، بحیرہ طبریہ اور زُغَر کے متعلق پوچھے جانے والے

سوالوں کی حقیقت میں غور کریں تو ان سوالوں کا تعلق گولان کی پہاڑیوں سے ہے۔ نیز ان احادیث کو بھی سامنے رکھیں جو دمشق، بحیرہ طبریہ بیت المقدس اور ایتھن کی گھاٹی سے متعلق ہیں تو اس میں بھی گولان کی پہاڑیوں کی اہمیت صاف واضح ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا جو آرمیڈن (جنگ عظیم) کا نظریہ ہے کہ یہ آرمیڈن میڈن کے میدان میں ہوگی، وہ میڈن کا میدان بھی بحیرہ طبریہ سے مغرب میں واقع ہے۔ ایتھن کی گھاٹی جہاں دجال آخر میں مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا وہ بھی بحیرہ طبریہ کے جنوب میں ہے۔ اس طرح یہ تمام علاقہ گولان کی پہاڑیوں کے بالکل نیچے واقع ہے۔ اسی طرح اسرائیل و فلسطین اور اسرائیل و شام کے علاقوں کے بارے میں اختلاف کی خبروں پر غور کریں تو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی کہ عالمی کفر کن باتوں کو سامنے رکھ کر اپنی منصوبہ سازی کر رہا ہے؟ اور فلسطینیوں کو ختم کرنے کے لئے سارا کفر اسرائیل کا ساتھ کیوں دیتا ہے؟

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوگا

قال رسول الله ﷺ مَا مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَدْخُلُهُ الدَّجَالُ إِلَّا الْحَرَمَيْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ
وَأَنَّهُ لَيْسَ بَلَدٌ إِلَّا سَيَدْخُلُهُ رُغْبُ الْمَسِيحِ إِلَّا الْمَدِينَةُ عَلَى كُلِّ نَقَبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا
يَوْمَئِذٍ مُلْكَانِ يَذْبَانِ عَنْهَا رُغْبُ الْمَسِيحِ (المستدرک علی المحسن ج ۳ ص ۵۸۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال داخل نہ ہو، سوائے حرمین شریفین مکہ اور مدینہ کے، اور کوئی شہر ایسا نہیں جہاں مسیح (دجال) کا رعب نہ پہنچ جائے سوائے مدینے کے، اسکے ہر راستے پر اس دن دو فرشتے ہونگے جو مسیح (دجال) کے رعب کو مدینے میں داخل ہونے سے روک رہے ہونگے۔

جابر بن عبد اللہ یقول أَخْبَرْتَنِي أَمْ شَرِيكَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
لَيَفْرُنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أَمْ شَرِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ
يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ ۚ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ام شریک نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ لوگ دجال کے فتنے سے بچنے کے لئے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔ ام شریک نے پوچھا یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہونگے؟ آپ ﷺ نے فرمایا

حاشیہ! ہذا حدیث حسن صحیح غریب (تحفۃ الاحوذی) (مسلم ج ۴ ص ۲۲۶۶)

وہ تھوڑے ہو گئے۔

فائدہ: جس وقت نبی کریم ﷺ فتنہ دجال کا بیان فرما رہے تھے اور اس کے غلط دعووں کا ذکر کر رہے تھے تو ام شریکؓ نے جو سوال کیا ان کا مطلب یہ تھا کہ عرب تو حق پر جان دینے والے لوگ ہیں اور وہ ہر باطل کے خلاف جہاد کرتے ہیں پھر انکے ہوتے ہوئے دجال یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جو جواب دیا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ ام شریکؓ وہ عرب اس وقت بہت تھوڑے ہو گئے جنکی شان جہاد کرنا ہوگی۔ ورنہ تعداد کے اعتبار سے تو عرب بہت ہو گئے لیکن وہ عرب جن کا تم سوال کر رہی ہو وہ کم ہو گئے۔

حدیث نو اس ابن سمعان

حضرت نو اس ابن سمعان فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ نے دجال کے بارے میں بیان فرمایا۔ بیان کرتے وقت آپ کی آواز کبھی ہلکی ہوتی تھی کبھی بلند ہو جاتی تھی کہ (ایسا انداز بیان تھا کہ) ہم کو ایسا گمان ہوا کہ دجال کھجوروں کے باغ میں ہو۔ پھر جب ہم شام کو آپ کی خدمت میں آئے تو ہمارے چہروں پر اثرات دیکھتے ہوئے فرمایا کیا ہوا؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ نے دجال کا بیان کیا، آپ کی آواز کبھی بلند ہوتی تھی اور کبھی پست ہوتی تھی، چنانچہ ہمیں یوں گمان ہوا گویا دجال کھجور کے باغ میں ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے سامنے آیا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہونگا، اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو تم میں سے ہر ایک اپنا ذمہ دار ہوگا۔ اور اللہ ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ وہ (دجال) کڑیل جوان ہوگا، اسکی آنکھ پچکی ہوئی ہوگی، وہ عبدالعزیٰ ابن قطن کی طرح ہوگا۔ تم میں سے جو بھی اسکو پائے تو اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ اس راستے سے آئے گا جو عراق اور شام کے درمیان ہے۔ وہ دائیں بائیں فساد پھیلائیگا۔ اے اللہ کے بندو! (اسکے مقابلے میں) ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! وہ دنیا میں کتنے دن رہیگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن۔ (پہلا) ایک دن ایک سال کے برابر دوسرا دن ایک مہینے کے برابر تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہو گئے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ اسکے سفر کی رفتار کیا ہوگی؟ فرمایا اس بادل کی رفتار کی طرح جسکو ہوا اڑا بیجاتی ہے۔ چنانچہ وہ ایک قوم کے پاس آئیگا اور انکو (اپنے آپ کو خدا ماننے کی) دعوت دیگا۔ تو وہ اس پر ایمان لے آئینگے اور اسکی بات مان لیتے۔ لہذا دجال (ان سے خوش ہو کر) آسمان کو حکم کریگا جسکے نتیجے میں بارش ہوگی۔ اور زمین کو حکم کریگا تو وہ پیداوار اگا گئے گی۔ سو جب شام کو انکے مویشی واپس آئینگے تو (پیٹ

بھر کر کھانے کی وجہ سے) انکی کوہانیں اٹھی ہوئی ہوگی، اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہونگے، اور انکے پیر (زیادہ کھالینے کی وجہ سے) پھیلے ہوئے ہونگے۔ پھر دجال ایک اور قوم کے پاس آئیگا اور انکو دعوت دیگا تو وہ اسکی دعوت کا انکار کر دیں گے۔ چنانچہ دجال انکے پاس سے (ناراض ہو کر) واپس چلا جائیگا۔ جسکے نتیجے میں وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے، اور انکے مال و دولت میں سے کوئی چیز بھی انکے پاس نہ بچے گی۔ (دجال) ایک بنجر زمین کے پاس سے گزریگا اور اسکو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے نکال دے چنانچہ زمین کے خزانے (نکل کر) اس طرح اسکے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلا کرتی ہیں۔ پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائیگا اور تلووار سے وار کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دیگا دونوں ٹکڑے اتنی دور جا کر گرینگے جتنا دور ہدف پر مارا جانے والا تیر جا کر گرتا ہے۔ پھر دجال اس (مقتول) جوان کو پکارے گا تو وہ اٹھ کر اسکے پاس آ جائیگا یہ سلسلہ چل ہی رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیگا۔ (مسلم)

مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ دجال اس نو جوان پر پہلے بہت تشدد کرے گا۔ کمر اور پیٹ پر بہت پٹائی کرے گا۔ پھر پوچھے گا کہ اب مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا تو دجال ہے پھر دجال اس کو ٹانگوں کے درمیان سے آ رے سے چیرنے کا حکم دے گا اور اس کو درمیان سے چیر دیا جائے گا۔ پھر (دجال) اس کو جوڑ کر پوچھے گا کہ اب مانتا ہے مجھ کو؟ وہ کہے گا اب تو مجھے اور یقین ہو گیا (کہ تو دجال ہے) پھر وہ نو جوان کہے گا کہ لوگو! میرے بعد کسی کے ساتھ یہ ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد دجال اس جوان کو ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا۔ چنانچہ اسکی پوری گردن کو (اللہ کی جانب سے) تانبے (Copper) کا بنا دیا جائے گا۔ لہذا دجال اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر دجال اسکو ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینکے گا لوگ سمجھیں گے کہ اسکو آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اسکو جنت میں ڈالا گیا ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس نو جوان کی شہادت رب العالمین کے ہاں لوگوں میں افضل شہادت ہوگی۔

ف: کیا وقت قہم جائے گا؟

وقت کا قہم جانا یہ اس کے جادو کا اثر ہوگا یا جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے وہ ایسا کریگا۔ کیونکہ جب صحابہ نے یہ پوچھا کہ یا رسول اللہ اس صورت میں ہم نمازیں کتنی پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وقت کا اندازہ کر کے نمازیں پڑھتے رہنا۔ وقت کی رفتار کو روکنے کے سلسلے میں دجالی طاقتیں مسلسل کوششیں کر رہی ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ٹائم مشین کے نام سے ایسا نظام بنانے کی

کوشش کی جارہی ہے جسکے ذریعے انسان کو گزرے وقت میں پہنچا دیا جائے گا، وہ درحقیقت تو موجودہ وقت میں ہوگا لیکن اس مشین کے ذریعے اسکو ایسا لگے گا کہ وہ ابھی گزرے وقت میں ہے۔ اس کی واضح صورت جلد دنیا کے سامنے لائی جاسکتی ہے۔

۲: صحابیؓ کا دجال کی رفتار اور دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کے بارے میں سوال اکی عسکری سوچ کا پتہ دیتا ہے۔ صحابیؓ کے پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم کو دجال سے کتنے دن جنگ کرنی ہوگی۔ چونکہ جنگ میں نقل و حرکت (Movement) انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اسلئے صحابیؓ نے پوچھا کہ اس کی رفتار کیا ہوگی؟

۳: پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینے کے برابر، تیسرا ہفتہ کے برابر، باقی سینتیس (۳۷) دن عام دنوں کے برابر ہونگے۔ اس طرح دجال کے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت ایک سال دو مہینے اور چودہ دن کے برابر بنتی ہے۔ ایک دن ایک سال کے برابر ہو جائے گا۔ بعض شارحین نے دن کے لمبا ہونے کا مطلب یہ لکھا ہے کہ پریشانی کے باعث دن لمبا لگے گا۔

شارح مسلم امام نوویؒ نے اس کا جواب یوں دیا ہے ”قال العلماء هذا الحديث على ظاهره..... يدل عليه قوله ﷺ وسائر ايامه كما يامكم الخ

یعنی علماء حدیث نے فرمایا یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے، اور یہ تین دن اتنے ہی لمبے ہونگے جتنا کہ حدیث میں ذکر ہے۔ اس بات پر نبی ﷺ کا یہ قول دلیل ہے کہ باقی تمام دن تمہارے عام دنوں کی طرح ہونگے نیز صحابہ کا یہ سوال کرنا کہ یا رسول اللہ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نماز ہی کافی ہوگی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا نہیں بلکہ اندازہ کر کے نمازیں ادا کرتے رہنا۔“ (شرح مسلم نووی)

۴: یہاں دائیں بائیں فساد پھیلانے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ جہاں ہوگا وہاں تو فساد ہوگا ہی اسکے دائیں بائیں اسکے ایجنٹ فساد پھیلا رہے ہونگے۔ جیسا کہ اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کمانڈر انچیف خاص خاص جگہوں پر جاتا ہے اور باقی جگہ اپنے ماتحتوں کو بھیجتا ہے۔ ہماری اس بات پر دلیل وہ روایات ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ دجال کو جب ایک نوجوان کے بارے میں اطلاع ملے گی کہ وہ اس کو برا بھلا کہتا ہے، تو دجال اپنے لوگوں کو پیغام بھیجے گا کہ اس نوجوان کو میرے پاس لے آؤ۔ یہ روایت نعیم ابن حماد نے کتاب الفتن میں نقل کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دجال کے علاوہ بھی اس کے لوگ اہل ایمان کے خلاف جنگ میں مصروف

ہو گئے۔ اور دجال جگہ جگہ جا کر انکی گمرانی کر رہا ہوگا۔ دجال کے مالی نظام اور زرعی نظام پر ہم آگے چل کر بات کریں گے۔

ابن صیاد کا بیان

دجال کے باب میں ابن صیاد کا مختصر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ابن صیاد ایک یہودی تھا جو مدینہ منورہ میں رہتا تھا۔ اس کا اصل نام ”صاف“ تھا۔ وہ جادو اور شعبہ بازی کا بہت بڑا ماہر تھا۔ ابن صیاد کے اندر وہ نشانیاں بہت حد تک پائی جاتی تھیں جو دجال کے اندر ہوں گی، یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ خود بھی ابن صیاد کے بارے میں بہت فکر مند رہتے تھے اور اسکی حقیقت جاننے کے لئے کئی مرتبہ چھپ کر بھی اسکی گفتگو سننے کی کوشش کی۔ البتہ آپ ﷺ نے آخر تک اس بارے میں کوئی واضح بات بیان نہیں فرمائی کہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا نہیں؟ اس طرح صحابہ میں بھی کچھ اکابر صحابہؓ ابن صیاد ہی کو دجال کہتے تھے۔ یہاں چند احادیث اس حوالے سے نقل کی جاتی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) حضرت عمر فاروقؓ صحابہؓ کی ایک جماعت میں شامل ہو کر نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کے پاس گئے، اور انھوں نے اس کو (یہودیوں کے ایک محلہ) بنو مغالہ میں کھیلنے ہوئے پایا، وہ اس وقت بالغ ہونے کی عمر کے قریب تھا، ابن صیاد ان سب کی آمد سے بے خبر (اپنے کھیل میں مشغول) رہا۔ یہاں تک کہ رسول ﷺ نے اس کی پشت پر اپنا ہاتھ مارا، (اور جب وہ متوجہ ہوا تو) آپ ﷺ نے اس سے سوال کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، ابن صیاد نے (یہ سن کر بڑی عصبیلی نظروں سے) آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں یعنی ناخواندہ لوگوں کے رسول ہو، اور پھر اس نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے اس کو (پکڑ لیا اور) خوب زور سے بھینچا، اور فرمایا میں خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ یہ بتا کہ تو کیا دیکھتا ہے، یعنی غیب کی چیزوں میں سے تجھے کیا نظر آتا ہے؟ اس نے جواب دیا کبھی تو میرے پاس گچی خبر آتی ہے اور کبھی جھوٹی۔ رسول ﷺ نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا تیرا معاملہ گڈ نہ ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے، اور جو بات آپ ﷺ نے اپنے دل میں چھپائی تھی وہ یہ آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین تھی، اس نے جواب دیا وہ پوشیدہ بات (جو تمہارے دل میں ہے) دُخ ہے۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا دور ہٹ۔ تو اپنی

اوقات سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکے گا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے (صورت حال دیکھ کر) عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا ابن صیاد اگر وہی دجال ہے (جس کے آخری زمانہ میں نکلنے کی اطلاع دی گئی ہے) تو پھر تم اس کو نہیں مار سکتے، اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر اس کو مارنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (ایک اور دن) رسول کریمؐ کھجور کے ان درختوں کے پاس تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد تھا، اس وقت آپؐ کے ہمراہ ابی ابن کعبؓ انصاری بھی تھے رسول کریمؐ وہاں پہنچ کر کھجور کی شاخوں کے پیچھے چھپنے لگے، تاکہ ابن صیاد کو پتہ چلنے سے پہلے آپؐ کچھ باتیں سن لیں، اس وقت ابن صیاد چادر میں لپٹا ہوا لیٹا تھا، اور اندر سے کچھ گنگنانے کی آواز آرہی تھی، اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے آپؐ کو شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا، اور کہا ارے صاف (یہ اس کا اصل نام تھا)۔ یہ محمد آئے ہیں۔ ابن صیاد نے (یہ سن کر) گنگنانا بند کر دیا، (یہ دیکھ کر) آپؐ نے (صحابہ سے) فرمایا اگر اسکی ماں اسکو نہ نوکتی (یعنی گنگنانے دیتی) تو (آج) وہ اپنی حقیقت ظاہر کر دیتا۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (اس واقعہ کے بعد) جب آپؐ (خطبہ دینے کے لئے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد و ثنا کی جس کے وہ لائق ہے، پھر دجال کا بیان کیا فرمایا کہ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور نوح کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، اور نوحؑ نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں دجال کے بارے میں ایک ایسی بات تم کو بتاتا ہوں جو اس سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی، سو تم جان لو دجال کا نا ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن (راستے میں) میری ملاقات ابن صیاد سے ہوگئی، اس وقت اسکی آنکھ سوجی ہوئی تھی، میں نے پوچھا تیری آنکھ میں یہ درد کب سے ہے؟ اس نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا آنکھ تیرے سر میں ہے اور تجھے ہی معلوم نہیں؟ اس نے کہا اگر خدا چاہے تو اس آنکھ کو تیری لاشی میں پیدا کر دے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ (اسکے بعد ابن صیاد نے اپنی ناک سے اتنی زور سے آواز نکالی جو گدھے کی آواز کے مانند تھی)۔ (مسلم شریف)

حضرت محمد ابن منکدرؓ بتا رہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ابن عبداللہؓ کو دیکھا وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ اللہ کی قسم کھا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر فاروقؓ کو سنا وہ حضور ﷺ کے سامنے قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے، اور نبی کریم ﷺ نے اس سے انکار نہیں فرمایا (یعنی اگر یہ بات درست نہ ہوتی تو

آپ ﷺ اس کا انکار کرتے) (بخاری و مسلم)

حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ خدا کی قسم مجھ کو اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد بنی دجال ہے۔ اس روایت کو ابوداؤد نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں نقل کیا ہے۔ (بحوالہ مظاہر حق جدید)

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول ﷺ نے فرمایا دجال کے والدین تیس سال اس حالت میں گزارینگے کہ انکے لڑکا نہیں ہوگا پھر ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو بڑے دانٹوں والا ہوگا۔ (بعض حضرات نے کہا ہے کہ وہ دانٹوں والا پیدا ہوگا)۔ وہ بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہوگا۔ یعنی جس طرح اور لڑکے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچاتے ہیں وہ کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا اس کی دونوں آنکھیں سونیں گی لیکن اس کا دل نہیں سونے گا اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے ہمارے سامنے اس کے ماں باپ کا حال بیان کیا اور فرمایا اس کا باپ غیر معمولی لمبا اور کم گوشت والا ہوگا یعنی دبلا ہوگا۔ اسکی ناک مرغ جیسے جانور کی چونچ کی طرح (لمبی اور پتلی) ہوگی۔ اور اس کی ماں موٹی چوڑی اور لمبے ہاتھ والی ہوگی، ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ کے یہودیوں میں ایک (عجیب و غریب) لڑکے کی موجودگی کے بارے میں سنا تو میں اور زبیر ابن العوامؓ (اسکو دیکھنے چلے گئے) جب ہم اس لڑکے کے والدین کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بالکل اسی طرح کے ہیں (جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے ان کا حال بیان کیا تھا) ہم نے ان دونوں سے پوچھا کہ کیا تمہارے کوئی لڑکا ہے انھوں نے بتایا ہم نے تیس سال اس حالت میں گزارے کہ ہمارے کوئی لڑکا نہیں تھا پھر ہمارے ہاں ایک کانالڑکا پیدا ہوا جو بڑے دانٹوں والا اور بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہے اسکی آنکھیں سوتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا، ابوبکرؓ کہتے ہیں ہم دونوں (انکی یہ بات سن کر) وہاں سے چل دئے اور پھر ہماری نظر اچانک اس لڑکے (یعنی ابن صیاد) پر پڑی جو دھوپ میں چادر اوڑھے پڑا تھا اور اس (چادر) میں گنگناہٹ کی ایک ایسی آواز آرہی تھی جو سمجھ میں نہیں آتی تھی (ہم نے وہاں کھڑے ہو کر وہاں کوئی بات کی ہوگی یا کچھ اور کہا ہوگا) اس نے سر سے چادر ہٹا کر ہم سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا ہے ہم نے (حیرت سے کہا) کہ (ہم تو سمجھے کہ تو سوراہے) کیا تو نے ہماری بات سن لی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (ترمذی)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میرا اور ابن صیاد کا مکہ کے سفر میں ساتھ

ہو گیا اس نے مجھ سے اپنی اس تکلیف کا حال بیان کیا جو لوگوں سے اسکو پہنچی تھی وہ کہنے لگا کہ لوگ مجھ کو دجال کہتے ہیں۔ ابوسعید! کیا تم نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال کے اولاد نہیں ہوگی، جبکہ میرے اولاد ہے، کیا حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا یہ آپ کا ارشاد نہیں ہے کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ جبکہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں، ابوسعید کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات مجھ سے یہ کہی کہ یاد رکھو خدا کی قسم میں دجال کی پیدائش کا وقت جانتا ہوں اور اس کا مکان جانتا ہوں، (وہ کہاں پیدا ہوگا) اور یہ بھی جانتا ہوں وہ (اس وقت) کہاں ہے اور اسکے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں، ابوسعید کہتے ہیں کہ میں (ابن صیاد کی یہ باتیں سن کر) شبہ میں پڑ گیا میں نے کہا تو ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو، ابوسعید کہتے ہیں کہ اس وقت موجود لوگوں میں سے کسی نے ابن صیاد سے کہا کہ کیا تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ تو خود ہی دجال ہو ابوسعید کہتے ہیں کہ اس نے (یہ سن کر) کہا کہ ہاں۔ اگر (لوگوں کو گمراہ کرنے فریب میں ڈالنے اور شعبہ بازی وغیرہ کی) وہ تمام چیزیں مجھے دیدی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں برائے سمجھوں (مسلم) حضرت جابر ابن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ابن صیاد واقعہ حرہ کے موقع پر غائب ہو گیا اور پھر کبھی واپس نہیں آیا۔ (ابوداؤد سنہ صحیح)

کیا ابن صیاد دجال تھا؟

جیسا کہ بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس بارے میں کبھی کوئی حتمی بات نہیں بیان فرمائی، صحابہ کرام کی طرح بعد کے علماء میں بھی اس بارے میں اختلاف ہی رہا۔ جو حضرات ابن صیاد کے دجال ہونے کا انکار کرتے ہیں انکی دلیل یہ ہے کہ دجال کافر ہوگا، مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس کے اولاد نہیں ہوگی۔

جبکہ جو حضرات ابن صیاد ہی کے مسیح دجال ہونے کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کے اندر وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو آپ ﷺ نے انکے بارے میں بیان فرمایا۔ نیز ابن صیاد کا حضرت ابوسعید کو یہ ویسے ہی تھے جو آپ ﷺ نے انکے بارے میں بیان فرمایا۔ ابن صیاد کا حضرت ابوسعید کو یہ کہنا کہ میں دجال کی پیدائش کا وقت اور اس کی جگہ کو جانتا ہوں۔ ابن صیاد کو دجال کہنے والے، ابن صیاد کی اس دلیل (اس کا مسلمان ہونا اور مکہ مدینہ میں جانا) کا جواب یہ دیتے ہیں، کہ جب ابن صیاد سے حضرت ابوسعید خدریؓ کے ہمسفر لوگوں میں سے کسی نے یہ پوچھا کہ کیا تو یہ بات پسند کرے گا کہ تو دجال ہو؟ تو اس نے کہا کہ اگر وہ چیزیں جو دجال کو دی گئی ہیں مجھے دیدی جائیں تو

میں برائیاں سمجھوں گا۔ یعنی میں دجال ہونا پسند کروں گا۔ تو ابن صیاد وائرہ اسلام سے اسی وقت خارج ہو گیا تھا۔ جہاں تک تعلق اسکے مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے کا ہے تو مسلم شریف کے شارح امام نووی فرماتے ہیں۔

واقعا اظہارہ الاسلام و حجتہ و جہادہ و اقلاعہ عما کان علیہ فلیس بصریح فیہ انه غیر الدجال. (شرح مسلم نووی)

ترجمہ: جہاں تک سوال اس کے اسلام کے اظہار، حج، جہاد اور اپنی تکلیف کی حالت سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ہے تو اس سب میں یہ صراحت تو نہیں ہے کہ وہ دجال کے علاوہ کوئی اور تھا۔ اکابر صحابہ میں حضرت عمر فاروق، حضرت ابوذر غفاری، حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت جابر ابن عبداللہ اور کئی اکابر صحابہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے قائل تھے۔

امام بخاری نے بھی ابن صیاد کے بارے میں ترجیح کا مسلک اختیار کیا ہے اور حضرت جابر نے جو حضرت عمر سے روایت کی ہے اس کو بیان کرنے پر ہی اکتفاء کیا ہے، اور تمیم داری والے واقعہ میں فاطمہ بنت قیس والی حدیث کو نہیں لیا ہے۔ (فتح الباری ج ۱۳: ص ۳۲۸)

البتہ جو حضرات ابن صیاد کو دجال نہیں مانتے انکی دلیل حضرت تمیم داری والی حدیث ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں یہ ساری بحث کرنے کے بعد فرماتے ہیں ”تمیم داری والی حدیث اور ابن صیاد کے دجال ہونے والی احادیث کے درمیان تطبیق پیدا کرنے کے لئے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ جس کو تمیم داری نے بندھا ہوا دیکھا وہ دجال ہی تھا اور ابن صیاد شیطان تھا جو اس تمام عرصہ میں دجال کی شکل و صورت میں اصفہان چلے جانے (غائب ہونے) تک موجود رہا، چنانچہ وہاں جا کر اپنے دوست کے ساتھ اس وقت تک کے لئے روپوش ہو گیا جب تک اللہ تعالیٰ اس کو نکلنے کی طاقت نہیں دیتا۔ (فتح الباری ج ۱۳: ص ۳۲۸)

نیز ابن حجر اس کی دلیل میں یہ روایت نقل کرتے ہیں جس کو ابونعیم نے تاریخ اصفہان میں نقل کیا ہے۔ حسان بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا کہ جب ہم نے اصفہان فتح کیا تو ہمارے لشکر اور یہودیہ نامی بستی کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ تھا۔ چنانچہ ہم یہودیہ جاتے تھے اور وہاں سے راشن وغیرہ لاتے تھے۔ ایک دن میں وہاں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ یہودیہ ناچ رہے ہیں اور ڈھول بجا رہے ہیں۔ ان یہودیوں میں میرا ایک دوست تھا میں نے اس سے ان ناچنے لگانے والوں کے بارے میں پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ ہمارا وہ بادشاہ جس

کے ذریعے ہم عربوں پر فتح حاصل کریں گے، آنے والا ہے۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے وہ رات اسی کے پاس ایک اونچی جگہ پر گزاری۔ چنانچہ جب سورج طلوع ہوا، تو ہمارے لشکر کی جانب سے غبار اٹھا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے جسم پر ریحان (ایک خوشبودار پودا) کی قبائلی، اور یہودی لوگ ناچ گارہے تھے۔ جب میں نے اس مرد کو دیکھا تو وہ ابن صیاد تھا۔ پھر وہ یہودیہ بستی میں داخل ہو گیا، اور ابھی واپس نہیں آیا۔ (بحوالہ فتح الباری ج: ۱۳، ص: ۳۳۷)

اس بحث کو اس بات پر ختم کرتے ہیں کہ چونکہ نبی کریم ﷺ نے آخر تک اس بارے میں کوئی حتمی بیان نہیں فرمایا لہذا اصل مسئلہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس طرح کے راز چھپانے میں اس کی بڑی حکمتیں ہوتی ہیں جو تمام جہانوں کے لئے خیر کا باعث ہوتی ہیں۔

اولاد آزمائش ہے

حدیث: حضرت عمرانؑ ابن حدیر ابی مجلزؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب دجال آئے گا تو لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک جماعت اس سے قتال کرے گی، ایک جماعت (میدان جہاد سے) بھاگ جائے گی اور ایک جماعت اسکے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ چنانچہ جو شخص اس کے خلاف چالیس راتیں پہاڑ کی چوٹیوں میں ڈٹا رہا، اسکو (اللہ کی جانب سے) رزق ملتا رہے گا۔ اور جو نماز پڑھنے والے اسکی حمایت کریں گے یہ اکثر وہ لوگ ہوں گے جو بال بچوں والے ہوں گے، وہ کہیں گے ہم اچھی طرح اس (دجال) کی گمراہی کے بارے میں جانتے ہیں لیکن ہم (اس سے بچنے کے لئے یا لانے کے لئے) اپنے گھر بار کو نہیں چھوڑ سکتے۔ سو جس نے ایسا کیا وہ بھی اسی کے ساتھ (شامل) ہوگا۔ اور اس (دجال) کے لئے دو زمینوں کو تابع کر دیا جائے گا، ایک بدترین قحط کا شکار زمین، (جس کو) وہ کہے گا کہ یہ جہنم ہے۔ اور دوسری سرسبز و شاداب زمین۔ وہ کہے گا کہ یہ جنت ہے۔ ایمان والوں کو (اللہ کی جانب سے) آزمایا جائے گا۔ بالآخر ایک مسلمان کہے گا اللہ کی قسم اس صورت حال کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ میں اسکے خلاف بغاوت کرتا ہوں جو خود کو یہ سمجھتا ہے کہ وہ میرا رب ہے۔ اگر وہ (حقیقتاً) میرا رب ہے تو میں اس پر غالب نہیں آسکتا، (ہاں البتہ) میں جس حالت میں ہوں اس سے نجات پا لوں گا۔ (یعنی یہ سب کچھ دیکھ کر مجھے جو کوفت ہو رہی ہے جان دیکر اس سے نجات مل جائیگی)۔ چنانچہ

حاشیہ: فتح اصفہان حضرت عمرؓ کے دور میں ہوئی جبکہ واقعہ قرہ تقریباً اسکے چالیس سال بعد ہوا؟ اس کا جواب ابن حجرؒ نے یہ دیا ہے کہ حسان کے والد نے جو ابن صیاد کو یہودیہ بستی میں داخلہ ہوتے ہوئے دیکھا وہ فتح اصفہان کے بعد کی بات ہے نہ کہ فتح اصفہان کے وقت کی۔

مسلمان اس سے کہیں گے تو اللہ سے ڈر یہ تو مصیبت ہے۔ اس پر وہ انکی بات ماننے سے انکار کر دیگا۔ اور اس (دجال) کی طرف نکل جائے گا۔ سو جب یہ ایمان والا اسکو غور سے دیکھے گا تو اسکے خلاف گمراہی، کفر اور جھوٹ کی گواہی دیگا، یہ سن کر کاننا (دجال تھارت سے) کہے گا، اسکو دیکھو جس کو میں نے پیدا کیا، اور ہدایت دی یہی مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے، (لوگو) تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اسکو قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو کیا تم پھر بھی میرے بارے میں شک کرو گے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں۔ اسکے بعد دجال اس (نوجوان) پر ایک وار کریگا جسکے نتیجے میں اسکے دو ٹکڑے ہو جائیں گے، پھر اسکو دوسری ضرب لگائے گا تو وہ زندہ ہو جائے گا۔ اسکے بعد اس ایمان والے کے ایمان میں اور اضافہ ہو جائے گا، اور وہ دجال کے خلاف کفر اور جھوٹ کی گواہی دیگا، اور اس نوجوان کے علاوہ دجال کو کسی اور کو مار کر زندہ کرنے کی قدرت نہیں ہوگی، پھر دجال کہے گا کہ اسکو دیکھو میں نے اسکو قتل کیا پھر زندہ کر دیا، (پھر بھی) یہ مجھے برا بھلا کہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کانے (دجال) کے پاس ایک مٹھری (یا کوئی خاص کاٹنے والی چیز) ہوگی، وہ اس مسلمان کو کاٹنا چاہے گا تو تانبا اسکے اور چھری کے درمیان حائل ہو جائے گا، اور چھری اس مسلمان پر اثر نہیں کرے گی، چنانچہ کانامومن کو پکڑ کر اٹھائے گا اور کہے گا اسکو آگ میں ڈال دو، تو اسکو اسی خط زدہ زمین میں ڈال دیا جائے گا جسکو وہ (دجال) آگ سمجھتا ہوگا، حالانکہ وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، چنانچہ وہ مومن جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (استنن الواردة فی الغتن ج ۲: ص ۱۱۷۸)

ف: ۱: کچھ نماز پڑھنے والے بھی اپنے بال بچوں کی وجہ سے دجال کا ساتھ دینے پر مجبور ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کو آزمائش و امتحان قرار دیا ہے۔ اور اصول یہ ہے کہ امتحان کے لئے پہلے سے تیاری کی جاتی ہے، لہذا وہ دین دار حضرات جو ایمان کی حالت میں اپنے رب سے ملاقات کرنے کے خواہاں ہیں، انکو چاہئے کہ وہ ابھی سے اس بات کی مشق کریں کہ اللہ کے لئے اپنے بچوں کو چھوڑ سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ اس راستے میں جانے کا ارادہ کریں جس راستے کے بارے میں عام خیال یہ ہو کہ وہاں جا کر واپس نہیں آتے، یا وہاں جو جاتا ہے مر جاتا ہے۔ خود بھی بار بار یہ مشق کریں اور بیوی اور بچوں کو بھی اس کے لئے ذہنی طور پر تیار کریں۔ اس طرح پورا گھر آنے والے امتحان کے لئے بالکل تیار ہو جائے گا اور اللہ کی مدد سے دجال کے وقت اپنا دین بچانے کے لئے وہ ہر قربانی دینے کو تیار ہوگا۔

ف: ۲: دجال کا کفر دیکھ کر بہت سے لوگ خاموش تماشائی بنے ہو گئے، ایک نوجوان یہ سب برداشت نہیں کر پائے گا اور دجال کے خلاف بغاوت کرے گا۔ مصلحت پسند اور نام نہاد دانشور اس

کو سمجھائیں گے کہ تم ایسا نہ کرو بلکہ حقیقت پسندی سے کام لو، لیکن جن کے دلوں کا تعلق عرش الہی سے جڑ جائے وہ پھر دیوانے بن جاتے ہیں، اور ہر طاغوت سے بغاوت ہی ان کا مذہب قرار پاتی ہے، سو یہ جوان بھی دجال کے کفر کو سر عام لٹکا رہے گا۔

دجال کا معاشی پیچ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَلِیَّی قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَالُ فِیْبَعُهُ نَاسٌ یَقُولُونَ نَحْنُ نَشْهَدُ أَنَّهُ کَافِرٌ وَإِنَّمَا نَبِّعُهُ لِنَأْکُلَ مِنْ طَعَامِهِ وَنَرْعَى مِنَ الشَّجَرِ فَإِذَا نَزَلَ غَضِبَ اللَّهُ نَزْلًا عَلَيْهِمْ جَمِیعًا. (کتاب الفتن نعیم بن حماد ج: ۳ ص: ۵۳۶)

ترجمہ: حضرت عبید بن عمیر اللیثی فرماتے ہیں دجال نکلے گا تو کچھ ایسے لوگ اسکے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو یہ کہتے ہو گئے ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (دجال) کافر ہے۔ بس ہم تو اسکے اتحادی اسلئے بنے ہیں کہ اسکے کھانے میں سے کھائیں اور اسکے درختوں (باغات) میں اپنے مویشی چرائیں، چنانچہ جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔

فائدہ: آج مسلمان ان حدیثوں میں غور نہیں کرتے، اگر غور کریں تو ساری صورت حال واضح ہو جائے گی۔ کیا آج بھی ایسا نہیں ہو رہا کہ باوجود باطل کو پہچاننے کے مسلمان مالی فائدہ حاصل کرنے کے لئے باطل کا ساتھ دے رہے ہیں، اس کی حمایت کر رہے ہیں یا پھر خاموش تماشاخی بنے ہوئے ہیں۔

حدیث: حضرت شہر ابن حوشبؒ نے اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے آپ نے دجال کا بیان فرمایا اور فرمایا ”اس کے فتنے میں سب سے خطرناک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا کیا خیال ہے اگر میں تیری (مری ہوئی) اوشنی زندہ کر دوں تو کیا تو نہیں مانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ دیہاتی کہے گا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد شیاطین اس کے اونٹ جیسا بنا دیں گے، اس سے بھی بہتر جس طرح وہ دودھ والی تھی، اور پیٹ بھرا ہوا تھا۔ (اسی طرح) دجال ایک ایسے شخص کے پاس آئے گا جسکے باپ اور بھائی مر گئے ہوں گے، ان سے کہے گا کہ کیا خیال ہے اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو، تو پھر بھی نہیں پہچانے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ کہے گا کیوں نہیں۔ چنانچہ شیاطین اسکے باپ اور بھائی کی شکل میں آ جائیں گے۔ یہ بیان کر کے آپ ﷺ باہر کسی کام سے تشریف لے گئے۔ پھر کچھ دیر بعد آئے تو لوگ اس واقعہ سے رنجیدہ تھے آپ ﷺ دروازے کی

دونوں چوٹیں (یادوں کو اڑ) پکڑ کر کھڑے ہو گئے، اور فرمایا اسماء کیا ہوا؟ تو اسماء نے فرمایا، یا رسول اللہ آپ نے تو دجال کا ذکر کر کے ہمارے دل ہی نکال دئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے ہوتے ہوئے نکل آیا تو میں اس کے لئے رکاوٹ ہوں گا، ورنہ میرا رب ہر مومن کے لئے نگہبان ہوگا۔ پھر اسماء نے پوچھا یا رسول اللہ! واللہ ہم آنا گوندھتے ہیں تو اس وقت تک روٹی نہیں پکاتے جب تک بھوک نہ لگے، تو اس وقت اہل ایمان کی حالت کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا انکے لئے وہی تسبیح و تحمید کافی ہوگی جو آسمان والوں کو کافی ہوتی ہے۔ (کتاب المغن نعم ابن حمار ج ۲ ص ۵۳۵)۔

یہ روایت کچھ الفاظ کے فرق سے امام احمد نے بھی روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی اضافہ ہے ”آپ ﷺ نے فرمایا جو میری مجلس میں حاضر ہوا اور جس نے میری بات سنی تو تم میں سے موجود لوگوں کو چاہئے کہ وہ (ان باتوں کو) ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔“

ف: دجال کا ذکر جس صحابی نے بھی سنا ان پر خوف کا عالم طاری ہو گیا۔ اس بیان کا حق ہی یہ ہے کہ سننے والے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اور اس بیان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔

حضرت حذیفہؓ نے دجال کے بارے میں روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اسکو اسلئے بار بار بیان کرتا ہوں کہ تم اس میں غور کرو، سمجھو اور باخبر رہو اس پر عمل کرو۔ اور اس کو ان لوگوں سے بیان کرو جو تمہارے بعد ہیں لہذا ہر ایک دوسرے سے بیان کرے اس لئے کہ اسکا فتنہ سخت ترین فتنہ ہے۔ (السنن الواردة فی المغن)

دجال کی سواری اور اس کی رفتار

حدیث: حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا، اور اسکا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (تقریباً بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اسکی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی)۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائیگا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)۔ وہ کہے گا کہ میں تمام جہانوں کا رب ہوں، اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے۔ تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اسکو روک دوں؟ چنانچہ سورج رک جائیگا۔ یہاں تک کہ ایک دن مبینے اور ہفتے کے برابر ہو جائیگا۔ (اسکی تفصیل دوسری حدیث میں آئی ہے۔ راقم) اور کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو چلا دوں، تو لوگ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائیگا۔ اور اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور

کہے گی کہ یارب میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔ چنانچہ (شیاطین اسکے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان سے گلے گلے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ اور لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے ہونگے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے چنانچہ دجال شیاطین کو انکے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دیگا، یہ جاتوڑ ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہونگے جیسے وہ ان سے (مر کر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے کہ اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔ اور دجال کے ساتھ شور بے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ اور جاری نہر ہوگی، اور ایک پہاڑ باغات (مراد پھل) اور سبزی کا ہوگا، اور ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا، وہ کہے گا کہ یہ میری جنت ہے اور یہ میری جہنم ہے۔ اور یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔ اور حضرت یسوع علیہ السلام اس کے ساتھ ساتھ ہونگے جو لوگوں کو ڈرارہے ہونگے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت یسوع کو بہت بھرتی اور تیزی دینگے جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا کہ میں سارے جہانوں کا رب ہوں تو لوگ اس کو کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ اس پر حضرت یسوع کہیں گے لوگوں نے سچ کہا۔

اس کے بعد حضرت یسوع مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔ تو وہ (بڑی ہستی) جواب دینگے میں میکائیل ہوں اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔ پھر حضرت یسوع مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے کہ آپ کون ہیں؟ تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے کہ میں جبریل ہوں اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ ﷺ کے حرم سے دور رکھوں۔ (اس کے بعد) دجال مکہ کی طرف آئے گا۔ سو جب میکائیل کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا۔ اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زور دار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد عورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب جبریل کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا۔ لیکن (وہاں بھی) زور دار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔

اور (مسلمانوں کو حالات سے) خبردار کرنے والا ایک شخص (یعنی مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا، اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (یعنی تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہونگے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔ راقم) وہ (قاصد) کہے گا دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔ تو وہ (فاتحین) کہیں گے کہ تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔ تو (قاصد) کہے گا کہ (نہیں) بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جارہا ہوں۔ (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔ راقم) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ (دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔

لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔ چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا کہ اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟

لوگ کہیں گے ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔ (لہذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا کہ کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہذا میں تیرا رب ہوں۔ اس پر وہ (قاصد) کہے گا اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کو نبی کریم ﷺ نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانچے کی چادر چڑھا دی جائے گی، جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا نہ تو تلوار کا وارنہ چھری اور نہ ہی پتھر کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا کہ اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔ اور اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سر سبز باغ بنادینگے (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افق کی گھاٹی پر چڑھے گا (تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑیگا۔) جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ

جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کرینگے (یعنی جو بھی اسلحہ دور مار کرنے والا ان کے پاس ہوگا۔ راقم) (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقت ور سے طاقت ور بھی ایسا کرے گا)۔ اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے اے لوگو! تمہارے پاس مدد آہو چکی۔ (یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام)۔ (کتاب النعمان، نعیم ابن حماد ج: ۲ ص: ۴۴۳)

۱: سواری کی یہ رفتار ہم نے ایک قدم (ایک قدم ایک سینکڑ ہوا) میں تین دن کا سفر طے کرنے سے لی ہے۔ تین دن کا شرعی سفر اڑتالیس میل ہے۔ جو درمیانہ قول کے مطابق بیاسی کلو میٹر بنتا ہے۔ یعنی بیاسی کلو میٹر فی سینکڑ کی رفتار سے وہ سفر کریگا۔

۲: افیق (Afiaq) ایک پہاڑی راستہ کا نام ہے جہاں دریائے اردن (Jordan River) بحرہ طبریہ میں سے نکلتا ہے اس علاقے پر اسرائیل نے 1967 کی جنگ میں قبضہ کر لیا تھا۔ افیق کا دوسرا نام ایٹنی پیٹریس (Anti Patris) بھی ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۲) بائبل کے مطابق افیق وہ جگہ ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام نے پتسمہ (Baptism) لیا تھا۔ اور اس وقت بھی یہاں پتسمہ کے لئے بڑی تعداد میں لوگ آتے ہیں۔ (انسایکلو پیڈیا آف برٹانیکا)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَدْنُ حِمَارِ الدَّجَالِ تَظِلُّ سَبْعِينَ أَلْفًا
(کتاب النعمان، نعیم ابن حماد ج: ۲ ص: ۵۴۸)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ دجال کے گدھے کے کانوں کے سائے میں ستر ہزار افراد آجائیں گے۔ (کتاب النعمان، نعیم ابن حماد ج: ۲ ص: ۵۴۸)

حدیث: حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب دجال اردن میں آئے گا تو وہ طور پہاڑ، ٹابور پہاڑ اور جودی پہاڑ کو بلائے گا یہاں تک کہ یہ تینوں پہاڑ آپس میں اس طرح ٹکرائیں گے جیسے دو تیل یا دو مینڈھے آپس میں سینگ ٹکراتے ہیں۔ (کتاب النعمان، نعیم ابن حماد ج: ۲ ص: ۵۴۷)

عَنْ نَوَيْكٍ بْنِ صَرِيمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَتَقَاتِلَنَّ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى تُقَاتِلَ قِيَتَكُمْ عَلَى نَهْرِ الْأُرْدُنِ الدَّجَالُ أَنْتُمْ مَشْرُوقِيَّةٌ وَهُمْ غَرْبِيَّةٌ.
(الاصابيح ج: ۶ ص: ۴۷۶)

ترجمہ: حضرت نویک ابن صریم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ضرور مشرکین

سے قتال کرو گے، یہاں تک کہ تم میں سے (اس جنگ میں) بچ جانے والے دریائے اردن پر دجال سے قتال کریں گے۔ (اس جنگ میں) تم مشرقی جانب ہو گے، اور وہ (دجال اور اس کے لوگ) مغربی جانب۔

فائدہ: مشرکین سے مراد اگر یہاں ہندو ہیں تو یہ وہی جنگ ہے جس میں مجاہدین ہندوستان پر چڑھائی کریں گے اور واپس آئیں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو پائیں گے۔

دجال کا قتل اور انسانیت کے دشمنوں کا خاتمہ

حدیث: حضرت مجمع بن جاریہ انصاریؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم دجال کو لد (Lydda / Lod) کے دروازہ پر قتل کریں گے (مسند احمد و ترمذی)

فائدہ: لد تل ایب سے جنوب مشرق میں 18 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس شہر کی آبادی 1999 کے سروے کے مطابق 61,100 ہے۔ (دیکھیں نقشہ نمبر ۲ لد)

یہاں اسرائیل نے دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سے لیس انرپورٹ بنایا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے وہ بذریعہ طیارہ فرار ہونا چاہے اور اسی انرپورٹ پر قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دشمن اور یہودیوں کے خدا کانے دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل کرائے گا۔ تاکہ ساری دنیا کو پتہ چل جائے کہ انسانیت کے ناسوروں کو ختم کرنے کے لئے ان کو جسم سے کاٹ کر الگ کرنا ضروری ہوتا ہے، اور یہ عمل جہاد ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔

عن ابی ہریرۃؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰی يَخْتَبِئَ الْيَهُودُ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ 'اَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَا قْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدُ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرَةِ الْيَهُودِ'. (مسلم شریف ج ۴ ص: ۲۲۳۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کر لیں۔ چنانچہ (اس لڑائی میں) مسلمان (تمام) یہودیوں کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپ جائیں گے تو پتھر و درخت یوں کہے گا "اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! اوھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال۔ مگر غرقہ نہیں کہے گا۔ کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔

فائدہ: یہودیوں کے خلاف اللہ تعالیٰ بے جان چیزوں کو بھی زبان عطا فرمادے گا اور وہ بھی

انکے خلاف گواہی دینگے۔ یہودیوں کا شر اور فتنہ صرف انسانیت کے لئے ہی نقصان دہ نہیں ہے بلکہ انکی ناپاک حرکتوں کے اثرات بے جان چیزوں پر بھی پڑے ہیں۔ صنعتی انقلاب کے نام پر ماحولیات (Environment) کو خراب کر کے جنگلات کے جنگلات تباہ و برباد کر دئے گئے۔ اللہ کی دشمن اس قوم نے جس طرح دنیا کو جنگوں کی بھٹی میں جھونکا ہے اسکے اثرات سے زمین کا ذرہ ذرہ متاثر ہوا ہے۔

اسرائیل نے جب سے گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کیا ہے اسی وقت سے وہاں غرقہ کے درخت لگانے شروع کئے ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی یہودی اس درخت کو جگہ جگہ لگاتے ہیں۔ ممکن ہے اس درخت کے ساتھ انکی کوئی خاص نسبت ہو۔

حضرت حذیفہؓ کی مفصل حدیث

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زوراء میں جنگ ہوگی، صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ زوراء کیا ہے؟ فرمایا شرق کی جانب ایک شہر ہے، جو نہروں کے درمیان ہے، اللہ کی مخلوق میں سب سے بدتر مخلوق اور میری امت کے جابر لوگ وہاں رہتے ہیں، ان پر چار قسم کا عذاب مسلط کیا جائیگا، اسلحہ کا (مراد جنگیں ہے۔ راقم) دھنس جانے کا، پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سوڈان والے نکلیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کریں گے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ سفیانی نکل آئیگا، یہاں تک کہ وہ دمشق آئیگا۔ اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گذریگا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ پر بیعت نہ کریں، سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جسکے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کئے جائیں گے۔ اسکے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھیں گے اور اسکو لوٹیں گے۔ اسی دوران شرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جسکو بنو تمیم کا شعیب ابن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا، چنانچہ یہ (شعیب ابن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑا لے گا، اور سفیانی کی فوج کو قتل کریگا، سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کریگا، اسکے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبریلؑ کو بھیجے گا اور کہے گا کہ جبریل انکو عذاب دو چنانچہ جبریل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکہ مارینگے جسکے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیگا، سوائے دو آدمیوں کے ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا، یہ دونوں سفیانی کے پاس آئیں گے اور لشکر

کے دھننے کی خبر سنا سیکے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں، اسکے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے
 بڑھینگے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے
 میدان میں بھیج دو، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ وہ (رومی سردار) انکو سفیانی کے پاس بھیج دیگا
 ، لہذا سفیانی انکو دمشق کے دروازے پر پھانسی دیدیگا پھر حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ صورت حال
 یہاں تک پہنچ جائے گی کہ سفیانی ایک عورت کے ساتھ دمشق کی مسجد میں مجلس مجلس گھومے گا، اور
 جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اسکی ران کے پاس آئیگی اور اس پر بیٹھ جائیگی
 چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا، تم ہلاک ہو۔ تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر
 کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔ اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجد دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن
 اڑا دیگا، اور ہر اس شخص کو قتل کر دیگا جو اس بات میں اس سے اختلاف کریگا۔ (یہ واقعات حضرت
 مہدی کے ظہور سے پہلے ہونگے۔ راقم) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا
 آواز لگائے گا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور انکے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت
 ختم کر دیا ہے اور تمہارے اوپر محمد ﷺ کی امت کے بہترین شخص کو امیر مقرر کیا ہے۔ لہذا مکہ پہنچ
 کر اسکے ساتھ شامل ہو جاؤ، وہ مہدی ہیں اور انکا نام احمد ابن عبد اللہ ہے حضرت حذیفہؓ نے فرمایا
 اس پر عمران بن حصین خزامی کھڑے ہوئے اور پوچھا اے رسول اللہ ہم اس (سفیانی) کو کس طرح
 پہچانیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا اسکے جسم پر
 دو قطوانی چادریں ہونگی، اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا اسکے داہنے گال پر کالا
 تل ہوگا۔ وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے
 ابدال و اولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے)، اور مشرق سے قبل آئینگے یہاں
 تک کہ مکہ پہنچیں گے، اسکے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان انکے ہاتھ پر بیعت کرینگے پھر
 شام کی طرف کوچ کرینگے، جبریل علیہ السلام ان کے ہر اول دست پر مامور ہونگے اور میکائیل علیہ
 السلام پچھلے حصے پر ہونگے، زمین و آسمان والے، چرند و پرند، اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش
 ہونگی، انکے دور حکومت میں پانی کی کثرت ہو جائیگی، نہریں وسیع ہو جائیں گی، زمین اپنی پیداوار
 دوگنی کر دیگی اور خزانے نکال دیگی، چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل
 کریں گے جسکی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں، (اسکے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل
 کرینگے، حضرت حذیفہؓ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنگ کلب کے دن غنیمت
 سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا، خواہ اونٹ کی ٹیکل ہی کیوں نہ ملے، حضرت حذیفہؓ نے دریافت کیا

یا رسول اللہ! ان (سفینی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہونگے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا اے حذیفہ اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہونگے، انکا گمان یہ ہوگا کہ شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہونگے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہونگے اور دمشق پہنچیں گے، پھر اللہ انکی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا، یہ ہرقل (جو آپ ﷺ کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا، اس کا نام ”طبارہ“ ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا، سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کرو گے (لیکن رومی یہ صلح پہلے ہی توڑ دیں گے۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔ راقم) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے اور قحط بن کر غنیمت حاصل کرو گے، اسکے بعد تم سرسبز سطح مرتفع میں آؤ گے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آئی ہے۔ (یعنی یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)۔ (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دیگا، اور کہے گا، اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت رومی دھوکہ کریں گے، اور وہ دھوکے کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہو جائیگی، ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا، اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کریں گے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے، ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہونگے، یہاں تک کہ وہ لہذا کیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہنچ جائیں گے، حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کریگا اور کہے گا کہ سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے، اب تمہارے امام مسلمانوں کو لیکر دمشق سے کوچ کریں گے، اور لہذا کیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئیں گے، پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو، اور مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جسکے ستر امیر ہیں انکی روشنی آسمان تک جاتی ہے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عملاق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے افضل الشہداء ہونگے۔ لو ہالو ہے سے ٹکرائے گا (یعنی تلواریں ٹوٹ کر گریں گی) یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی تیغ سے مارے گا اور اسکو پھاڑ دیگا اور دو ٹکڑے کر دیگا، باوجود اسکے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ

حاشیہ۔ مسند احمد کی روایت میں اسی ۸۰ جھنڈوں کا ذکر ہے۔ دونوں روایات میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہونگے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہونگے اس طرح کل اسی جھنڈے ہونگے۔ واللہ اعلم

ہوگی۔ تم انکا اس طرح قتل عام کرو گے کہ گھوڑے خون میں داخل ہو جائیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا، چنانچہ جسم میں پارا تر جانے والے نیزے سے مارے گا، اور کانٹے والی تلوار سے ضرب لگائے گا، اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائیگا، چنانچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس صبح (دن) سخت جنگ کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے گا، چنانچہ ان (کافروں) میں سے نو لاکھ نناوے ہزار قتل ہو جائیں گے، اور باقی کا ان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا اے لوگو! شام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ شام کی طرف جائیں گے، اور وہ خنجر ہونگے جن پر روانہ ہونگے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اتمام) شام پہنچ جائیں گے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو، تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہو کر، اپنی بند تلواریں لٹکائے آئیں گے اور کہیں گے ہم اللہ کے سچے بندے ہیں، نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں، (بلکہ صرف اسلام کی سر بلندی کے لئے آئے ہیں) یہاں تک کہ عمق انطاکیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئیں گے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا۔ راقم)۔ وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ملکر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کریں گے، چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گزرا ہے)۔ اور تم قدم با قدم چلو گے، تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہو گے، اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہوگا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور ہوگا، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ بنی آدم میں ایسا کوئی فرد نہیں جس سے کوئی غلطی سرزد نہ ہوئی ہو، سوائے یحییٰ ابن زکریا علیہما السلام کے۔ کیونکہ انھوں نے کوئی غلطی نہیں کی۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ توبہ کرنے سے اللہ تمہیں گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے صاف کپڑا میل سے پاک ہو جاتا ہے۔ (یعنی اگر کسی نے پہلے گناہ کیا بھی تھا تو توبہ کرنے کے بعد بالکل صاف ہو چکا ہے)۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گزرو گے اور تکبیر کہو گے تو اسکی دیوار گر جائیگی، چنانچہ تم ان سے جنگ کرو گے (اور جنگ جیت جاؤ گے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤ گے جسکے نتیجے میں اسکی دیوار

گر جائیگی، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کریگا، پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے، تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ اور وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالو گے، تم دارالبلاط میں قیام کرو گے، پوچھا گیا یا رسول اللہ یہ دار البلاط کیا ہے؟ فرمایا بادشاہ کا محل۔ اسکے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے، پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جسکو ”قد مارہ“ کہا جاتا ہے، تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیر موجودگی میں ملک شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے، لہذا تم واپس آؤ گے، حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی، سو تم بیسان کی کھجوروں کی ری سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے، پھر تم ایک شہر جسکا نام ”اکا“ Akko (یہ حیفاء کے قریب اسرائیل کا ساحلی شہر ہے۔ دیکھیں نقشہ عکا۔) ہے وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے، (اسکے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحل اردن سے ہونگیں، اس دن تمہارے چار لشکر ہونگے، ایک مشرق والوں کا، دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا، تیسرا شام والوں کا، چوتھا اہل حجاز کا، (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کی بغض و عداوت کو ختم کر دیگا، چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ”اکا“ سے ”روم“ کی طرف چلو گے، ہو اتمہارے اس طرح تابع کر دی جائیگی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی، (اس طرح) تم روم پہنچ جاؤ گے، جب تم شہر روم کے باہر پڑاؤ کئے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحب کتاب بھی ہوگا (غالبا یہ یہی یسوع کا باپ ہوگا)، تمہارے پاس آئیگا، اور پوچھے گا، کہ تمہارا امیر کہاں ہے؟ اسکو بتایا جائیگا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ (وہ راہب) انکے پاس بیٹھ جائیگا، اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت و جہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائیگا، (امیر المؤمنین کے جواب سن کر) وہ راہب کہے گا، کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا (مسلمانوں کا) دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ (اللہ) اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہوا۔ وہ (راہب مزید) سوال کریگا کہ کیا جنت والے کھاتے اور پیتے بھی ہیں؟ وہ (امیر المؤمنین) جواب دیئے، ہاں۔ یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائیگا۔ اسکے بعد کہے گا اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے، اور یہی موسیٰ کا دین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسکو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا، نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہیں کہ وہ (نبی ﷺ) سرخ اونٹنی والے ہو گئے، اور تم

ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو، سو مجھے اجازت دو کہ میں ان (اپنے لوگوں) کے پاس جاؤں اور انکو (اسلام کی) دعوت دوں، اسلئے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) عذاب انکے سروں پر منڈلا رہا ہے، چنانچہ یہ (راہب) جانیگا اور شہر کے مرکز میں پہنچ کر زور دار آواز لگا بیگا اے روم والو! تمہارے پاس اسلعل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جنکا ذکر توریت وانجیل میں موجود ہے، انکا نبی سرخ اونٹنی والا تھا، لہذا انکی دعوت پر بلیک کہو اور انکی اطاعت کرلو، (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑ پئے اور اسکو قتل کر دیئے، اسکے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکبہ شہر تک پہنچ جائیگی، پھر امیر المؤمنین کھڑے ہونگے اور کہیں گے کہ لوگو! راہب کو شہید کر دیا گیا ہے، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ راہب تنہا ہی ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے۔ ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جا کر دعوت دینا تو ایک جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائیگی، اور باقی اسکو شہید کر دیئے، پھر امیر المؤمنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہونگے، واللہ اعلم راقم) (گذشتہ بیان کو آگے بڑھاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا) پھر مسلمان چار تکبیرے لگائیں گے، جسکے نتیجے میں شہر کی دیوار گر جائیگی۔ اس شہر کا نام روم اسلئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا انار ہوتا ہے، (جب دیوار گر جائیگی مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کریں گے، اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالیں گے اس تابوت میں سیکنہ (Ark of the Covenant) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان ہوگا، موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور (توریت کی) تختیاں ہوں گی، سلیمان علیہ السلام کا منبر ہوگا، اور ”من“ کی دو بوریاں ہوں گی جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلوئی کے ساتھ اترتا تھا) یہ من دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا، حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا تو اللہ نے نخت نصر کو بھیجا اور اس نے بیت المقدس میں ستر ہزار (بنی اسرائیل) کو قتل کیا، پھر اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور انکو نخت نصر سے نجات دلائے چنانچہ اس نے انکو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لا کر آباد کیا، (آگے) فرمایا اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اسکی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے، اسکے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وَإِنْ عُدْنَا لَعَنَّا** یعنی

(اے بنی اسرائیل) اگر تم دوبارہ جرائم کرو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دیں گے۔ سو انھوں نے دوبارہ گناہ کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ ٹیٹس (Titus) کو مسلط کر دیا جس نے انکو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ برباد کر کے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا، اس طرح مسلمان وہی خزانے نکالینگے اور اسکو بیت المقدس میں واپس لے آئیں گے۔ اسکے بعد مسلمان کوچ کریں گے اور ”قاطع“ نامی شہر پہنچیں گے، یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟ فرمایا کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے، اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے انکو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے، سمندروں میں گہرائیاں (اور موجیں) ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اس بات پر حضرت عبداللہ ابن سلام نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا، توریت میں اس شہر کی تفصیل (یہ ہے) اسکی لمبائی ہزار میل، اور انجیل میں اسکا نام ”فرع“ یا ”قرع“ ہے، اور اسکی لمبائی (انجیل کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسکے تین سو ساٹھ دروازے ہیں ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے، مسلمان وہاں چار تکبیریں لگا بیٹھیں تو اسکی دیوار (یا اس وقت جو بھی حفاظتی انتظام ہوگا۔ راقم) گر جائیگی، اس طرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب غنیمت بنا لیں گے، پھر تم وہاں سات سال رہو گے، پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو مٹھائی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہو ہی نہ، (یعنی جیسے ہاتھ پھیر کر پکڑ دیا گیا ہو)۔ وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اسکی جانب سے تین زوردار چٹخیں ہوں گی جس کو مشرق و مغرب والے سب سنیں گے، وہ دم کٹے گدھے (یا اس ڈیزائن کا طیارہ۔ راقم واللہ اعلم) پر سوار ہوگا جسکے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا، اسکے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آجائیں گے (کفار اس وقت بڑے سے برا مسافر بردار طیارہ بنانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ راقم) ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہونگے جن کے جسموں پر تیحانی چادریں ہوں گی (تیجانی چادریں بھی طیلان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں)۔ چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہونگے تو عیسیٰ ابن مریم کو پا بیٹھیں گے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں، انکے جسم پر دو کپڑے ہونگے، انکے (بال اتنے چمک دار ہونگے کہ

ایسا لگ رہا ہوگا کہ) سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں، اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ اگر میں انکے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے مل لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ انکی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی (کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے بلکہ) تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے، لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دینگے، اب امیر المؤمنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھئے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے، تو ان سے عیسیٰ فرمائینگے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے (سو آپ ہی نماز پڑھائیے) اس طرح عیسیٰ انکے پیچھے نماز پڑھینگے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ امت کا میاب ہوگی جسکے شروع میں، میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔ (پھر) فرمایا دجال آئیگا اسکے پاس پانی کے ذخائر اور پھل فروٹ ہونگے، آسمان کو حکم دیگا کہ برس تو وہ برس پڑیگا، زمین کو حکم دیگا کہ (اپنی پیداوار) اگا تو وہ اگا دے گی، اسکے پاس شید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مرد تیار کھانا ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ پیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔ راقم) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا (یا بڑی نالی ہوگی۔ اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صرف پہاڑ نہیں ہوگا بلکہ اس میں گھی بھی ہوگا۔ یعنی تیار شدہ کھانا ہوگا، راقم)۔ اسکا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے پاس سے گذریگا جسکے والدین مر چکے ہونگے، تو وہ (دجال اس دیہاتی سے) کہے گا کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو (زندہ کر کے) اٹھا دوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دیگا؟ فرمایا کہ وہ (دیہاتی کہے گا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا اب دجال دو شیطانوں سے کہے گا) کہ اسکے ماں باپ کی شکل اسکے سامنے بنا کر پیش کر دو) چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہو جائینگے ایک اسکے باپ کی شکل میں اور دوسرا اسکی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے اے بیٹے اس کے ساتھ ہو جا یہ تیرا رب ہے۔ وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اسکے بعد عیسیٰ ابن مریم اسکو فلسطین کے کڈ (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔ (اس وقت لد اسرائیل میں ہے)۔ (السنن الوارده فی المغنن ج: ۵ ص: ۱۱۰)

نوٹ: یہ روایت مزید باقی ہے اور یا جوج ماجوج سے لیکر قیامت تک کی علامات اس میں بیان کی گئی ہیں لیکن چونکہ ہمارا موضوع دجال تک ہے اسلئے اسی پر اکتفا کیا ہے۔
 ف: یہ مکمل روایت ایک جگہ اگرچہ کہیں اور نہیں مل سکی البتہ اسکے مختلف حصے نعیم ابن حماد نے ”کتاب المغنن“ میں نقل کئے ہیں۔

ف۲: اس حدیث میں زوراء میں جنگ ہونے کا بیان ہے۔۔ لغت میں زوراء بغداد کو کہا گیا ہے یہ نہروں (دجلہ و فرات) کے درمیان واقع ہے۔ تاریخی اعتبار سے دونہروں کے درمیان کا علاقہ وہ تمام علاقہ ہے، جو اس وقت ترکی سے لیکر شام ہوتا ہوا بصرہ تک جاتا ہے۔ یعنی فرات اور دجلہ کے درمیان کا مکمل علاقہ جسکو انگلش میں میسپوٹیمیا (Mesopotamia) کہتے ہیں۔ میسپوٹیمیا اصل میں یونانی لفظ ہے جسکے معنی ”دو دریاؤں کے درمیان“ ہے۔ عراق کو بھی اسی وجہ سے میسپوٹیمیا کہا گیا ہے کہ دجلہ و فرات کا زیادہ حصہ عراق سے ہی گذرتا ہے۔ (بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا)

فائدہ ۳: مشرق سے ایک دابہ کے نکلنے کا ذکر ہے، اس کا ترجمہ ہم نے سواری سے کیا ہے۔ اس کو بنو تمیم کے شعیب ابن صالح نامی شخص چلا رہے ہونگے۔ ممکن ہے یہ خراسان سے آنے والے لشکر کا حصہ ہوں۔

ف۴: حضرت مہدی کو جنگ اعماق کے موقع پر تین جگہوں سے مدد آئے گی۔ شام سے، مشرق سے مراد خراسان اور یمن سے۔ حالانکہ انکے علاوہ بھی کتنے مسلم ممالک ہیں لیکن آپ غور کریں حضرت مہدی کو مدد انہی جگہوں سے آرہی ہے جہاں اس وقت بھی مجاہدین اللہ کے راستے میں جہاد میں مصروف ہیں۔

ف۵: اس روایت میں رومیوں سے صلح ٹوٹنے کے بعد عین جنگ کا ذکر ہے۔ اس سے مراد اعماق ہی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ کافروں پر ان خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسایگا جو ساحل فرات پر ہوگی، آپ اگر نقشے میں دیکھیں تو اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل بھی بحیرہ اسد بنتا ہے۔ (دیکھیں نقشہ بحیرہ اسد)۔ اور یہاں سے اعماق کا فاصلہ کچھ تتر (75) کلومیٹر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خراسان سے آنے والی کمانوں سے مراد توپ یا مار مارٹر ہو سکتی ہے۔ اور یہ وہی خراسان کا لشکر ہوگا جس کے بارے میں فرات کے کنارے جنگ کرنے کا ذکر ہے۔

ف۶: اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ فتح روم کے لئے بحری جہاد کیا جائے گا۔

ف۷: مجاہدین روم کا وہ شہر جہاں انکا بڑا راہب ہوتا ہے فتح کرنے کے بعد ”قاطع“ شہر فتح کریں گے اور وہاں سات سال تک رہیں گے۔ یعنی چھ سال رہیں گے اور ساتویں سال دجال آئے گا۔

دجال کا دجل و فریب

جیسا کہ بتایا گیا کہ دجال کا دجل و فریب ہمہ جہت (Multi dimention) ہوگا۔ جھوٹ، فریب، افواہیں اور پروپیگنڈہ اتنا زیادہ ہوگا کہ بڑے بڑے لوگ اس کے بارے میں شک و شبہ میں پڑ جائیں گے کہ یہ مسیحا ہے یا دجال؟

عام طور پر عوام کے ذہن میں یہ ہے کہ دجال صرف اپنے مکروہ چہرے کے ساتھ دنیا کے سامنے آجائے گا۔ اگر معاملہ اتنا سادہ ہوتا تو پھر کسی کو ڈرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے مکروہ چہرے کے باوجود اس کے کارنامے دنیا کے سامنے اس طرح پیش کئے جائیں گے کہ لوگ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ اگر یہ وہی دجال ہوتا تو ایسے اچھے کام ہرگز نہیں کرتا۔ اس کے فتنوں کو شمار کرنا تو مشکل ہے البتہ احادیث کی روشنی میں یہاں مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے کہ اس کا طریقہ کار کس نوعیت کا ہو سکتا ہے؟

۱۔ دجال کی آمد سے پہلے سالوں سے دنیا میں خوں ریز جنگیں اور انسانیت کا قتل عام ہو رہا ہوگا۔ بے روزگاری، مہنگائی، معاشرتی نا انصافیوں کا دور دورا ہوگا۔ گھروں کا امن و سکون ختم ہو چکا ہوگا۔ ہر طرف برائی کا بول بالا ہوگا۔ اچھائی کہیں کہیں نظر آئے گی۔ لوگ ایسے شخص کی بھی تعریف کریں گے جو نوا دس فیصد برائیوں میں ملوث ہوگا اور ایک فیصد اچھا کام کرتا ہوگا۔ لوگ عام قاعدین سے مایوس ہو کر کسی ایسے نجات دہندہ کی تلاش میں ہو گئے جو اللہ کی طرف سے بھیجا جائے گا۔

۲۔ اب اس کے چیلے میڈیا یا کسی اور ذریعے سے ایک لیڈر کو انسانیت کا نجات دہندہ بنا کر پیش کریں گے اور ثابت کر دیں گے کہ اس نے بے روزگاروں کو روزگار دیا ہے، قحط زدہ علاقوں میں کھانے پینے کا سامان پہنچایا ہے، مختلف ممالک کے درمیان جاری نفرت و عداوت کو ختم کر کے ان کو محبت و بھائی چارگی کے راستوں پر ڈال دیا ہے، دنیا سے شر پسندوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ گھر گھر انصاف پہنچا دیا گیا، اور اب دنیا کی تمام قوموں کو ایک نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دنیا والوں کی ہمدردیاں حاصل کرے گا۔ ظاہر ہے اگر کوئی شخص اس دور میں اتنے عظیم کارنامے انجام دے گیا تو مغربی میڈیا پر ایمان لانے والی دنیا اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور اس طرح لوگوں کی ہمدردیاں اس کے ساتھ ہو جائیں گی۔

۳۔ پھر دجال پہلے لوگوں کے ذہن میں یہ بات ڈالے گا کہ یہ سب کچھ میں اپنی طرف سے

نہیں کر رہا بلکہ یہ سب کرنے کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ یعنی وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔
۴۔ پھر آخر میں وہ اپنی خدائی کا اعلان کرے گا۔ (اللہ ہر مسلمان کو اس کا نالے ملعون کے
فتنے سے بچائے۔ آمین)

حضرت مہدی کے خلاف ممکنہ ابلیسی سازشیں

یہ ابلیس کا پرانا طریقہ کار ہے کہ وہ حق کو مشتبہ (Suspected) بنانے کے لیے اپنے
پیدا کئے ایجنٹوں کو حق کے دعوے کیساتھ میدان میں اتارتا ہے۔ نیز حق کو غلط ثابت کرنے کی
کوشش کرتا ہے۔ ابلیس کی انتہائی کوشش ہوگی کہ وہ حضرت مہدی کی آمد سے پہلے چند نقلی مہدی
کھڑے کرے تاکہ کچھ انکے ساتھ جا کر حق سے دور ہو جائیں اور جب اصلی مہدی آئیں تو لوگ
خود بخود تذبذب (Dilema) کا شکار ہو جائیں کہ پتہ نہیں یہ بھی اصلی ہیں یا نہیں؟ گمراہ
کرنیوالے قائدین کی حدیث میں آپ ﷺ نے اس چیز کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اسکے لئے
ابلیس کی کوششیں کچھ یوں ہو سکتی ہیں: ۱: جھوٹے مہدی کے دعویداروں کو کھڑا کیا جاسکتا ہے۔ جس
میں حضرت مہدی کی صفات بیان کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جائے۔ یہ جھوٹے دعویدار ایک سے
زیادہ ہو سکتے اور ظاہر ہے کہ اس مہدی کو علم، خوبصورت شکل و صورت اور بہت مضبوط حلقہ مریداں
کے ساتھ منظر عام پر لایا جائے گا اور بڑے بڑے جے قے والے اس جھوٹے مہدی کو سچا ثابت کر
رہے ہوں گے۔

۲۔ دوسرا طریقہ ابلیسی قوتوں کی جانب سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اصل مہدی کے انتظار
میں ہوں اور انکو اپنے ایجنٹوں اور پروپیگنڈے کے ذریعہ جھوٹا (نعوذ باللہ) ثابت کرنے کی کوشش
کریں۔ اسکے لیے وہ ہر ممکن فکر کے اہل الرائے حضرات کی خدمات حاصل کرنا چاہیں گے جیسا کہ
اس دور میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ اس بات کو شائد اس طرح نہ سمجھا جاسکے۔ ایک مثال سے بات سمجھ
میں آ سکتی ہے۔

جب کوئی شخصیت موجود ہوتی ہے تو اسکے حامی ہوتے ہیں اور مخالفین بھی۔ آپ کسی بھی
مسلم کے قائد کو لے لیں خود اسی کے ہم مسلکوں میں سے اسکے جانثار بھی ملیں گے اور تنقید
کرنیوالے بھی۔ بلکہ اسکو کفر کا ایجنٹ تک کہتے ہوں گے۔ ہر مسلک کے لوگ اپنے قائد کے نقشے

حاشیہ ۱۔ ابن ماجہ نے حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے دجال کے نبوت کے دعوے کی روایت نقل کی ہے اس طرح اس
کے ساتھ لوگوں کی مذہبی ہمدردیاں بھی شامل ہو جائیں گی۔

قدم پر چلا کرتے ہیں۔ اگر کسی نے اپنے قائد سے پوچھا کہ فلاں شخص ہیں، انکا آج کل بڑا نام ہے اور سنا ہے بڑے اللہ والے ہیں بڑی انکی قربانیاں ہیں تو حضرت آپ کی انکے بارے میں کیا رائے ہے؟

اب جو رائے اس شخصیت کے بارے میں حضرت دینگے انکے تمام حلقے میں اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر حضرت نے فرما دیا سرکار کا آدمی ہے تو اب خواہ وہ شخصیت وقت کی ابدال کیوں نہ ہو، بھلے ہی فرشتے انکی راہوں میں پر بچھاتے ہوں لیکن حضرت کے فتوے کے بعد انکا پورا حلقہ اسکو سرکار کا ایجنٹ کہتا رہے گا۔

یہ وہ بیماری ہے جو سب سے زیادہ اس طبقے میں ہے جسکے تمام افراد کے ہاتھ میں حق کا علم ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ہر ایک کا علم ایک دوسرے سے مختلف ہے اور باوجود اسکے کہ سب کا تعلق ایک ہی مسلک سے ہے پھر بھی ہر ایک کا دعویٰ یہ ہے کہ بس اسکا علم ہی حق کا علم ہے۔ کاش! اگر یہ اپنی اپنی اناتوں کے علم کو سرنگوں کر لیتے تو خدا کی قسم حق کا علم انہیں کے ہاتھوں دنیا پر لہا رہا ہوتا۔ کاش! اگر یہ اپنے دل و دماغ اور افکار و نظریات کی محدود (Finite) سرحدوں کو محدود (Infinite) کر دیتے تو آج بحرو بر اور صحراء و خلائے انکے نعروں سے گونج رہی ہوتیں۔ ایک دوسرے پر دشمن کا ایجنٹ ہونے کا فتویٰ لگانے کے بجائے اسلام کے دشمنوں پر توجہ دیتے تو انکی صفوں سے کیا تمام جگہوں سے دشمن کے ایجنٹوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ دجال کے ان خطرناک و جل و فریب کو ذہن میں رکھ کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ جیسی عظیم ہستیاں رو پڑتی تھیں بہادر سے بہادر صحابہؓ رونے لگتے تھے۔

یہ انکا خوف آخرت تھا اور نہ انکے لئے کیا پریشانی ہو سکتی تھی جو اللہ کی جانب سے ہدایت یافتہ ہوں اور جنکی رہنمائی نور الہی سے کی جاتی ہو۔ فکر کا مقام تو ہم گناہگاروں کے لئے ہے لیکن افسوس ہم کبھی غور کرنے کی بھی تکلیف نہیں کرتے اور اس طرح مطمئن ہیں جیسے کوئی فتنہ ہے ہی نہیں۔

دجال کے لئے عالمی اداروں کی تیاریاں

دجال اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک امتحان و آزمائش ہوگا تاکہ ایمان والوں کو پرکھا جائے کہ وہ اللہ کے وعدوں پر کتنا یقین رکھتے ہیں۔ سو جو اس امتحان میں کامیاب ہو جائے گا اس کے لئے اللہ نے بہت زیادہ درجات رکھے ہیں۔ اس لئے دجال کو ہر قسم کے وسائل دئے گئے ہونگے۔ جن میں شیطانی وسائل سے لیکر تمام انسانی و مادی وسائل شامل ہوں گے۔ دور جدید کی ایجادات

سائنسی تجربات و تحقیقات کے پس پردہ حقائق کا اگر ہم پتہ لگائیں تو یہ بات با آسانی سمجھ میں آ جاتی ہے کہ یہ تمام کوششیں اسی ایلوسی مشن کو پورا کرنے کیلئے کی جا رہی ہیں۔ یہاں ہم عالمی اداروں کی تیاریوں کا مختصر خاکہ پیش کریں گے تاکہ حالات کا کچھ اندازہ ہو سکے۔

دجال اور غذائی مواد

دجال کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ اسکے پاس بڑی تعداد میں غذائی مواد ہوگا۔ وہ جس کو چاہے گا کھانا دے گا اور جس کو چاہے گا فاقے کرائے گا۔ دنیا میں اس وقت غذائی اشیاء بنانی والی سب سے بڑی کمپنی نیسلے (Nestle) ہے۔ جو یہودیوں کی ملکیت ہے۔ اور اس کا مشن تمام دنیا کے غذائی مواد کو اپنے قبضہ میں کرنا ہے۔

یہ کمپنی اس وقت غذائی مواد، مشروبات (Beverages)، چاکلیٹ، تمام مٹھائیاں، کافی، پاؤڈر دودھ، بچوں کا دودھ، پانی، آئس کریم، تمام قسم کا غلہ، چٹنیاں، سوپ غرض کھانے پینے کی کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ کمپنی نہ بنا رہی ہو۔ اور یہ مادی دنیا کھانے پینے کی اشیاء میں نیسلے کی محتاج ہے۔

کاشت کار بمقابلہ دجال

جو لوگ دجال کی غذائی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے دجال ان سے ناراض ہو کر واپس چلا جائے گا اور پھر ان کی کھیتیاں سوکھ جائیں گی۔ اس بات کو کاشتکار حضرات آج کے دور میں بہت اسی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اس سے پہلے ایک لفظ کا مطلب سمجھتے چلیں۔ پینٹ (Patent) یہ ایک قانون ہے جو مالک کی حق ملکیت کو ثابت کرتا ہے۔ نئی عالمی زرعی پالیسی، جس کو کسانوں کی ترقی و خوشحالی میں انقلاب کا نام دیا جا رہا ہے دراصل ان کے ہاتھ سے اناج کا ایک ایک دانہ تک چھین لینے کی سازش ہے۔

غذائی مواد کے بیجوں (seeds) کو پینٹ کے ذریعے یہودی کمپنیاں کسی بیج کو Patent کر لیں تو پھر گویا وہ ان کی ملکیت ہو گیا۔ مثلاً پاکستانی چاول کو وہ کسی نام سے پینٹ کر لیں تو ہمارا ہر کسان اس کمپنی سے باستی کا بیج خریدنے کا پابند ہوگا اگر وہ اپنا بیج بنائے گا تو اس پر جرمانہ اور جیل کی ہوا کھانی پڑے گی۔ چونکہ یہ بیج مصنوعی طور پر جینیاتی (Genetic) طریقے سے تیار کیا جاتا ہے اسلئے یہ بیج ایک سال ہی پیداوار اگا سکے گا۔ آئندہ سال پھر اگر باستی کاشت

حاشیہ۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تفصیل جاننے کے لئے ان پر لکھی گئی کتابوں کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

کرنا ہو تو نیا بیج خریدنا پڑیگا۔ اس کے ساتھ دوائی بھی اسی کمپنی کی اس پر کام کرے گی۔ اور اگر کسی اور کمپنی کا اسپرے کیا تو فصل تباہ ہو جائے گی۔ نیز اس بیج سے تیار شدہ فصل غذا کے بجائے بیماری ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ قحط زدہ افریقی ممالک نے ان بیجوں سے تیار شدہ امریکی غذائی امداد لینے سے انکار کر دیا اور زمیمیا کے صدر نے یہاں تک کہا کہ ”اپنے لوگوں کو دینے سے قبل ہمیں اسکی جانچ ضرور کرنی ہے، ہم زہریلی خوراک کھانے پر بھوک سے مرنے کو ترجیح دیں گے۔“

دیکھنے میں تو یہ قانون بڑا سادہ نظر آتا ہے لیکن معاملہ جسکی لالچی اس کی بھینس والا ہے۔ اس قانون کا سہارا لے کر عالمی یہودی کمپنیوں نے دنیا کی تجارت پر کنٹرول کے بعد اب تمام دنیا کی پیداوار پر قبضے کے لئے یہ قانون بنایا ہے۔ تاکہ کل اگر کوئی انکی بات ماننے سے انکار کرے تو اس کو اناج کے دانے دانے کے لئے سختاج بنا دیا جائے۔

پینٹ بل کے ذریعے اس طرح دھیرے دھیرے وہ ہماری پیداوار پر قبضہ کرتے جا رہے ہیں۔ جلد ہی وہ تمام دنیا کی پیداوار پر مکمل کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری اس بات کو سمجھنے کے لئے آپ نئی زرعی پالیسیوں کا مطالعہ کیجئے یا پھر پنجاب کے کسانوں سے تفصیل دریافت کریں تو بات آسانی سمجھ میں آجائیگی۔ دھیرے دھیرے ملک کے اندر غذائی مواد گندم چاول وغیرہ کی کاشت کی مسلسل حوصلہ شکنی کر کے اسکی کاشت کو کم کرایا جا رہا ہے۔ کیا یہ المیہ نہیں کہ ہم ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود گندم اور چینی درآمد کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں؟ آخر کیوں؟ اس سال صرف راجن پور ضلع میں گندم کی پیداوار ہدف سے لاکھوں من کم ہوگی۔ یہ حال صرف ایک ضلع کا نہیں بلکہ تمام ملک میں یہی صورت حال ہے۔ جسکی وجہ سے اس سال پاکستان کو پندرہ لاکھ ٹن گندم درآمد (Import) کرنی پڑی ہے۔ کیا یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ یہ سب کس کے کہنے پر کیا جا رہا ہے؟ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے کہنے پر؟ لیکن دانشور تو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے بہت ہمدرد ہیں ہمارے بچوں کو گھر گھر جا کر پولیو کے قطرے پلاتے ہیں تو آخر وہ ہمیں قحط زدہ کیوں بنانا چاہتے ہیں؟

غذائی مواد کو اپنے قبضے میں کرنے کے علاوہ یہودیوں کا تخریبی کام یہ ہے کہ جراثیمی ہتھیاروں (Biological Weapons) کے ذریعے وہ کسی بھی فصل کو تباہ کرنے کی صلاحیت بنارہے ہیں اور کچھ بنا چکے ہیں۔

اور جو لوگ دجال کی بات مان لیں گے انکی فصلیں ہری بھری ہو جائیں گی۔ ممکن ہے دجال ان کو اس وقت پانی اور اسپرے دیدے تو ظاہر ہے ان کی فصلیں ہری بھری ہو جائیں گی۔

آپ ﷺ نے جو کچھ بیان کیا وہ ہر حال میں پورا ہو کر رہیگا خواہ ظاہری حالات ابھی اسکے مطابق ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن اب تو حالات بھی نبی ﷺ کی احادیث کے مطابق ہوتے چلے جا رہے ہیں لہذا اب بھی ان خطرات سے غافل رہنا کہاں کی عظمتی اور کہاں کا دین ہے؟

دجال کے پاس گرم گوشت کا پہاڑ ہوگا

نعم ابن حماد کی کتاب ”کتاب النفن“ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود کی روایت میں گذرا ومعہ جبل من مرق وعراق اللحم حار لا یبرد کہ دجال کے پاس شوربے یا پنجنی کا پہاڑ ہوگا، اور ایک پہاڑ اس گوشت کا جو ہڈی پر سے اتار کر کھایا جاتا ہے۔ یہ گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ اس وقت دنیا میں کھانے پینے کی چیزوں کو مختلف مراحل سے گذار کر محفوظ رکھنے کے لئے چھٹا کر کھایا جاتا ہے۔ ذریعے مستقل ایک عالمی ادارہ قائم ہے۔ جو فوڈ پروسسنگ اینڈ پریزرویشن (Food Processing And Preservation) کے نام سے 1809 سے کام کر رہا ہے۔ اس ادارے کا کام کھانے پینے کی چیزوں کو جدید سے جدید طریقے سے ذخیرہ کرنے پر تحقیق کرنا ہے۔ اس حوالے سے یہ ادارہ اب تک بہت سے مختلف طریقے ایجاد کر چکا ہے جن کا مشاہدہ آپ بازاروں میں روز کرتے رہتے ہیں۔

انہیں طریقوں میں سے بعض طریقے ایسے ہیں جن میں کھانوں کو ایک خاص درجہ حرارت پر گرم رکھ کر محفوظ کیا جاتا ہے۔ جن میں سوپ، چٹنیاں، بھنریاں، گوشت، مچھلی اور ڈیری سے متعلق اشیاء شامل ہیں۔ لہذا آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ وہ گوشت گرم ہوگا اور پھر یہ فرمانا ”ٹھنڈا نہیں ہوگا“۔ اسے اندر بڑی گہرائی لئے ہوئے ہے۔

عالمی ادارہ صحت (W.H.O)

ڈاکٹری انتہائی معزز اور قابل قدر پیشہ ہے ہسپتالوں میں آپ نے لکھا دیکھا ہوگا من احیا ہا فکانما احیا الناس جمیعاً (جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے ساری انسانیت کی جان بچائی)۔ لیکن اس پیشہ کی مثال بھی تلوار کے مانند ہے کہ تلوار اگر اللہ والوں کے ہاتھ میں ہو تو تمام انسانیت کے لئے رحمت کا کام دیتی ہے اور انسانیت کو تمام موزی امراض (انسانیت کے دشمنوں) سے بچاتی ہے لیکن اگر یہی تلوار بے دین اور اللہ کے دشمنوں کے ہاتھ میں چلی جائے تو انسانیت کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ ڈاکٹری کے پیشہ کے ساتھ بھی آج یہی معاملہ ہے۔

حاشیہ ۱۔ عراق اللحم اس گوشت کو کہا جاتا ہے جو ہڈی پر لگا ہوتا ہے اور اس کو دانتوں کے ذریعے چھٹا کر کھایا جاتا ہے

عالمی ادارہ صحت کی باتوں کو میڈیا کے ذریعے اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسے یہ کوئی آسمان سے اتری وحی ہو کہ اس کی بات غلط ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن کیا آپ نہیں جانتے WHO کیا ہے؟ اسکے کرتا دھرتا کون ہیں؟ اسکو فنڈ کہاں سے ملتا ہے؟ اور اسکا بنیادی مقصد انسانیت کی خدمت ہے یا کچھ اور؟

یہاں ہم اتنا کہیں گے کہ یہ ادارہ سو فیصد یہودی ادارہ ہے۔ جس کا کام ان تمام چیزوں کی ایجاد ہے جو ابلیسی مشن میں یہودیوں کے لیے مدگار ثابت ہوں، خواہ وہ خربہ (Destructive) ایجاد ہو یا تعمیری (Constructive)۔ یہاں بحث کو مختصر کرتے ہوئے صرف چند چیزوں کی طرف اشارہ کریں گے کہ WHO یہودی مفادات کے لیے کس طرح راہ ہموار کرتا ہے۔

قدرتی غذائی اشیاء اللہ نے انسانوں کی ضرورت کے لیے پیدا فرمائیں اور ہر خطہ میں ان کے مزاج موسم اور جغرافیہ کے اعتبار سے مختلف قسم کے پھل فروٹ اور بنریاں اگائیں۔ یہ تمام چیزیں اس ملک کے باشندوں کی ملکیت تھیں اور وہ پیٹ بھرنے میں کسی کے محتاج نہیں تھے۔ اپنا اگاتے تھے اور اپنا کھاتے تھے۔ لیکن اللہ کی دشمن قوم یہود سے یہ برداشت نہ ہوا اور انہوں نے ان وسائل کو اپنے ہاتھ میں لینے کا پروگرام بنالیا۔ (بالکل اسی طرح جیسے اللہ کے نازل کردہ من و سلوئی پر راضی نہ ہوئے تھے بلکہ معیشت کو اپنے کنٹرول میں لینے کے لئے انہوں نے سبزیوں اور دالوں کی اللہ سے فرمائش کی تھی تاکہ ذخیرہ اندوزی کر کے اپنی شری فطرت کا مظاہرہ کر سکیں)۔

اس کے لئے انھوں نے عالمی ادارہ صحت سے ایسے حکم نامے جاری کرائے جن میں قدرتی کھانے پینے کی چیزوں کو صحت کے لئے نقصان دہ قرار دیا گیا۔ جس کی وجہ سے دنیا دھیرے دھیرے قدرتی کھانے پینے کی چیزوں سے دور ہوتی چلی گئی اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تیار کردہ غذائی اشیاء کا محتاج بن گئی۔ حالانکہ ملٹی نیشنل کمپنیاں جو کھانے پینے کی چیزیں تیار کرتی ہیں ان میں اکثر خراب اور غیر معیاری چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ خصوصاً ترقی پذیر ممالک (Developing Countries) کے لئے تو وہ کسی قانون کی پاسداری بھی نہیں کرتے۔

1997 میں سعودی وزارت تجارت نے امریکی ہڈن فوڈ کمپنی پر جراثیم (Bacteria) سے متاثرہ گوشت کی فراہمی کا الزام لگاتے ہوئے اسکو بلیک لسٹ کر دیا تھا۔ اس کے بعد مسقط حکومت نے بھی امریکہ سمیت تمام ممالک سے گوشت کی درآمد (Import) پر پابندی عائد

کردی۔ (بحوالہ ڈان 24 دسمبر 2004) یہودی ملٹی نیشنل کمپنیاں اسٹیل کے کارخانے لگا کر اس سے دولت کماتا چاہتی تھیں لہذا اس مال کے لئے منڈیوں کی تلاش کی گئی جہاں انکا تیار کردہ مال کھپ سکے۔ اسکے لئے بھی عالمی اداروں کی خدمات حاصل کی گئیں اور حکم نامہ جاری کرایا گیا کہ مٹی کے برتنوں میں کھانا نقصان دہ ہے۔ پھر کیا تھا جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے ان کی بات ماننا فرض کا درجہ رکھتا تھا بغیر اس کی حقیقت میں غور کئے ہوئے کہ اسکے پس پردہ اصل حقائق کیا ہیں؟

اس طرح انھوں نے گھروں سے مٹی کے برتنوں کا استعمال چھڑوا دیا۔ پھر طرفہ متاशा یہ کہ جن مٹی کے برتنوں کو نقصان دہ اور ازکار رفتہ (Old Fashioned) کہہ کر دیس نکالا دیا گیا تھا اب وہی مٹی کے برتن فائیسٹار ہوٹلوں میں بیوینچ چکے ہیں اور ان میں کھانے کا اپنا ہی ایک مزہ بتایا جاتا ہے۔

لوگوں کے ذہن چونکہ مغربی میڈیا کے زہریلی اثرات سے بری طرح متاثر ہیں لہذا جو اہل مغرب کہتے ہیں بغیر غور و فکر کئے ہوئے اس کو تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ خدا را آپنے اپنی جس عقل کو بی بی سی اور سی این این کے پاس گروی رکھ دیا ہے ان سے واپس لے لیجئے ورنہ اس کو بھی کسی دن شن پیک کر کے اور نیسلے کا لیبل لگا کر عالمی مارکیٹ میں بیچ دیا جائے گا۔

عقل کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد عالمی ادارہ صحت نے دجال کے لیے بہت سے معاملات میں راہ ہموار کی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر کسی کا اونٹ مر گیا ہو گا تو دجال اس کے اونٹ کی طرح بنادے گا اور یہ واقعہ وہ ایک دیہاتی کو دکھلایگا۔ یہ جادو بھی ہو سکتا ہے اور جینیاتی کلوننگ Genetic Cloning کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے۔

اگرچہ حدیث میں یہ ذکر ہے کہ دجال کے حکم سے شیاطین دیہاتی کے ماں باپ کی شکل میں آجائینگے، اسکے باوجود کلوننگ کے عمل کو اس کی وجہ سے رد نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ شیطان کا لفظ قرآن وحدیث میں انسانوں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں ہے وکذلک جعلنا لکل نبيّ عدواً شياطين الانس والجن الا یہ ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے ایک دشمن بنایا انسان شیطان میں سے اور جن شیطان میں سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! کیا تم نے انسان اور جن شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی؟ حضرت ابو ذرؓ نے پوچھا۔ کیا شیطان انسانوں میں سے بھی ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بلکہ انسان شیطان کا شر جن شیطان سے زیادہ ہوتا ہے۔

حاشیہ ۱: تفسیر قرطبی

مغرب کی تجربہ گاہوں میں انسانی کلوننگ کے حوالے سے مختلف تجربات کئے جا رہے ہیں۔ اور ان میں سب سے خطرناک کوشش ایک ایسا انسان بنانے کی ہے جو طاقت کے اعتبار سے ناقابل شکست، اور ذہانت میں اپنا ثانی نہ رکھتا ہو۔ اسکے لئے بنیادی کردار پیشمل جغرافیک ادا کرتا ہے جسکا کام جانوروں پر تحقیق ہے۔ بظاہر عام تفریحی نظر آنے والا یہ ادارہ ایسا نہیں جیسا نظر آتا ہے۔ اسکے اصل مقاصد جینیاتی انسان اور ایک نئی قسم کی مخلوق ایجاد کرنے کی کوشش ہے۔ پیشمل جغرافیک کے تمام اخراجات یہودی برداشت کرتے ہیں۔

انہی عالمی طبی اداروں کے کہنے پر انکے فنڈ پر چلنے والی این جی اوز مسلم ممالک میں نسل کشی کر رہی ہیں۔ سب کی آنکھوں کے سامنے انہی کے ہاتھوں سے مسلمانوں کی نسلوں کو تباہ کرایا جا رہا ہے۔ انکی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی گودوں کو سونا کرایا جا رہا ہے پھر بھی قوم جان بوجھ کر بھڑمانہ خاموشی اور غفلت برت رہی ہے۔

منصوبہ بندی کی مہم جس گھناؤنے انداز میں چلائی جا رہی ہے، اس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہے کہ زنا کاری و فحاشی کے راستے کی ساری رکاوٹوں کو ختم کر دیا جائے۔

کیا قوم کو کچھ احساس ہے کہ یہودی اداروں کے فنڈ سے قوم کی نئی نسل کو نفسیاتی طور پر مفلوج کرنے کی سازش کی جا رہی ہے؟ قوم اتنی سادہ کیوں ہو گئی کہ اتنا بھی غور نہیں کرتی کہ اس قوم کے دشمن کبھی ہمارا بھلا نہیں سوچ سکتے۔

جن یہودی سرمایہ داروں نے ہمارے ملک کی معیشت کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا، گندم چاول اور گھی کی قیمتوں کو آسمان پر پہنچا کر قوم کے بچوں کے منہ سے نوالہ تک چھین لیا، عام دوائیوں پر آئی ایم ایف اور عالمی بینک نے اتنے ٹیکس لگوا دیے کہ ایک غریب آدمی ان دوائیوں کے مقابلے موت کو پسند کرنے لگا، گلی گلی انٹرنیٹ کیفے کھول کر قوم کے کمسنوں کو فحاشی میں مبتلا کر کے، ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج (Paralytic) کر دیا گیا، وہ عالمی یہودی ادارے ہماری قوم کے اتنے ہمدرد ہو گئے کہ انھیں اس قوم کی نئی نسل کی فکر لگ گئی۔ آخر کیوں؟

اس وقت اللہ کے دشمنوں کے ذریعے انسانوں پر اور خصوصاً تیسری دنیا کے لوگوں پر جو تجربات کئے جا رہے ہیں انکی تفصیل پڑھکر انسانیت کے دشمنوں کی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کس طرح سے انسانوں کے خلاف کام کر رہے ہیں جسکے نتیجے میں آج انسان طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ نام نہاد مہذب دنیا کے شر سے نہ تو فضاء محفوظ ہے، نہ سمندر اور نہ ہی

زمین۔ قدرتی غذائی اشیاء کا استعمال طاقت کے زور پر ختم کرا کے انگریزی ادویات سے تیار شدہ گندم اور دیگر اشیاء تیار کرائی جا رہی ہیں جو بجائے غذا کے بیماریاں ہیں جراثیمی ہتھیاروں کے ذریعے پانی کے ذخائر کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہر فضاء مقامات پر پولن کے درخت (وہ درخت جس سے بہار کے موسم میں روئی کی طرح ایک چیز نکلتی ہے) لگا کر وہاں کی فضاء کو پولن سے زہر آلود کر کے لوگوں کو دسمی کی بیماری میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ پانی کے زیر زمین ذخائر ختم کرنے کے لئے پلٹس کے درخت لگائے گئے ہیں۔ اگر پتہ لگایا جائے کہ یہ کس ملک سے اور کس کے پیسوں پر درآمد کر کے لگوائے جاتے ہیں اور پھر کس کی نگرانی میں انکی دیکھ بھال کی جاتی ہے تو سب کچھ کھل کر سامنے آجائے گا کہ نام نہاد این جی اوز کس قدر ملک و ملت دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان سب چیزوں کا دجال سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ ان چیزوں کا دجال سے بہت گہرا تعلق ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایمان والے دجال سے قتال کریں گے جبکہ یہودی اور فاسق و فاجر لوگوں کی اکثریت اس کیساتھ ہوگی۔

لہذا دجال کے صحیحین مسلمانوں کو گناہوں کی طرف لگانا چاہتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ نیک سے نیک مسلمان کو بھی اگر مشکوک کھانا کھلایا جائے تو اس کے اثرات سب سے پہلے اس کے دل پر پڑتے ہیں۔ چنانچہ عالمی اداروں نے اس کی مکمل کوشش کی ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیوں کی تیار کردہ مصنوعی کھانے پینے کی اشیاء میں وہ کیمیکل شامل ہوتے ہیں جو انسانی جسم میں داخل ہو کر انسان کو فحاشی و عریانی کی طرف مائل کرتے ہیں۔ نیز ان کی قوت بہاہ کو متاثر کرتے ہیں۔ خصوصاً بچوں کے اعصابی نظام (Nervous System) کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔

اس وقت مسلمان ڈاکٹر حضرات پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ امت کو ان تمام خطرات سے آگاہ کریں، جو امت کو اس وقت عالمی کفر کی جانب سے درپیش ہیں۔ اگرچہ یہ وقت ایسا ہے کہ جب حق کہنے پر آگ اور جھوٹ کے آگے سر جھکانے پر ڈالر برس رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی کو نبی کریم ﷺ کی حدیث پر مکمل یقین ہے کہ دجال کے وقت میں جو اسکی آگ ہوگی وہ حقیقت میں ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ تو ڈاکٹر حضرات کو وہی اختیار کرنا چاہئے جو ان کے لئے فائدہ مند ہو۔

معدنی وسائل

جہاں تک دنیا کے معدنی وسائل کا تعلق ہے اس وقت دنیا کے تمام معدنی وسائل پر

یہودیوں کا بالواسطہ یا بلاواسطہ (Directly or Indirectly) کنٹرول ہے۔

دولت کا ارتکاز

حدیث میں آپ نے پڑھا کہ وصال کے پاس دولت کے بے شمار خزانے ہونگے۔ چنانچہ یہودی دنیا کی تمام دولت کو اپنے قبضے میں کر رہے ہیں۔ دنیا سے گولڈ اسٹینڈرڈ کا خاتمہ کر کے سونا اپنے قبضے میں لیکر دنیا کے ہاتھوں میں رنگ برنگی کاغذ کے ٹکڑے (نوٹ کرنسی وغیرہ) تھما دیئے گئے ہیں جن کو یہودی غلامی میں جکڑی دنیا نوٹ یا دولت سمجھتی ہے (یہ خوش فہمی جلد دور ہو جائیگی) بلکہ اب تو وہ نوٹ بھی ان سے چھینے جا رہے ہیں اور پلاسٹک کے کارڈ تھمائے جا رہے ہیں۔ نادان پلاسٹک کارڈ (کریڈٹ کارڈز) ہاتھ میں پکڑ کر خود کو کروڑ پتی اور ارب پتی سمجھتا ہے۔ کمپیوٹر کے کی بورڈ پر بیٹھ کر اپنی انگلیوں کے اشاروں سے کروڑوں اور عربوں روپے کا حساب کتاب کرنے والا اس دن کیا کرے گا جب اپنی انگلیوں سے کی بورڈ کو پیٹتے پیٹتے تھک جائے گا لیکن اس کے آن لائن اکاؤنٹ کا کہیں کوئی پتہ سرائیں ہوگا۔

پہلے تو یہودیوں نے بڑی بڑی کمپنیوں کو اپنے قبضہ میں لیا اب وہ غلطی سطح پر آ کر ہر شہر میں اپنے بڑے بڑے شاہنگ پلازے بنا رہے ہیں۔ جہاں 25 بیسے کی ٹافی سے لیکر لاکھوں روپے تک کا سامان دستیاب ہوتا ہے۔ اس طرح اب وہ دنیا کی ہجی کچھی دولت بھی اپنے ہاتھوں میں لینا چاہتے ہیں۔ عالمی بینک اور آئی ایم ایف: ان دونوں اداروں نے ابھی تک دنیا کی دولت کو اس انداز میں لوٹا ہے کہ لٹنے والی قوموں کے نام نہاد دانشور، ان اداروں کو قوموں کا محسن ثابت کرتے رہے ہیں۔ یہ دونوں سو فیصد یہودی ادارے ہیں۔ چنکا مقصد مالی نظام کے ذریعے ساری دنیا کے، سیاسی، سماجی، عسکری، تجارتی، تعلیمی اور پانی کے نظام کو کنٹرول کرنا ہے۔

اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ ان دونوں اداروں نے ساری دنیا کو اس وقت اپنا غلام بنایا ہوا ہے۔ اور مختلف ممالک میں تعمیر و ترقی (یا قوموں کو غلام بنانے) کے پروگرام نہیں طے پاتے ہیں۔ اس مالی نظام کے ذریعے ان اداروں نے مختلف مسلم ممالک کو کتنی ہی مرتبہ گھٹنے میکنے پر مجبور کیا ہے۔ اگر وصال کے مالی فتنے کو کوئی اچھی طرح سمجھنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ عالمی بینک اور آئی ایم ایف کے قریضے جاری کرنے کے طریقوں اور ان قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔

عالمی ادارہ تجارت W.T.O

ڈبلیو ٹی او (World Trade Organization)

دنیا کی بچی کھچی تجارت و معیشت پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے عالمی ڈاکوں کا ایک گینگ بنایا گیا، جس کا کام دنیا کے اندر پھیلی چھوٹی صنعتوں (Small Industries) کو قوت کے ذریعے تباہ کر کے، ان میں لگے لاکھوں مزدوروں کو بے روزگار کر کے، غریبوں کے منہ سے آخری نوالہ تک چھین کر، ان کو سسک سسک کر مرنے پر مجبور کرنا تھا، پھر اس گینگ کو ”تہذیب و شائستگی“ کا لبادہ اوڑھا کر اس کو ”ڈبلیو ٹی او“ کا نام دیدیا گیا۔

یہ اتنا سنگ دل اور بے رحم ادارہ ہے، جس کے ظلم کے اثرات غریبوں، مرض سے بلکتے بیماروں اور کمزور انسانوں پر پڑنے والے ہیں۔ کیونکہ اس کا سب سے زیادہ اثر زراعت، صحت اور تعلیم پر پڑتا ہے۔

ڈبلیو ٹی او نے پاکستان پر اپنے اثرات دکھانے شروع کر دیے ہیں، اور سب سے پہلے ٹیکسٹائل کی صنعت متاثر ہونا شروع ہوئی ہے۔ اور برآمدات میں کمی واقع ہونا شروع ہو گئی ہے۔ پاکستان میں 27 لاکھ ایکڑ رقبے پر ہونے والی گنے کی فصل کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی، کیونکہ زیادہ گنا پیدا کرنے والے ممالک کی جانب سے عالمی مارکیٹ میں کم قیمت پر چینی فراہم کی جائے گی۔ جسکی وجہ سے پاکستان کی 77 شوگر ملیں بند ہو جائیں گی جس کے نتیجے میں ہزاروں مزدور بے روزگار ہو جائیں گے۔

افراد و وسائل (Human Resources)

دیگر وسائل کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے اپنے دشمنوں کے افرادی وسائل کو بھی مفلوج کر دیا ہے یا اپنے ملک میں بلا کر ان کو اپنے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

وہ علماء ہوں یا دانشور، یہودی ان میں سے ہر ایسے افراد پر نظر رکھتے ہیں جو چنی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ جس دماغ کو وہ خرید نہیں سکتے انکی کوشش اس کو تباہ کرنے کی ہوتی ہے اس وقت میں علماء حق کا قتل عام اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

وجاہل اور عسکری قوت

دنیا کا خطرناک سے خطرناک ہتھیار اس وقت یہودیوں کے پاس موجود ہے اور اس میدان

میں مزید تجربات جاری ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک جراثیمی ہتھیار (Biological Weapons) ہیں، جس کی تیاری میں ”پڈس“ (BIDS) (Biological Integrated Detection System) نامی مشین استعمال ہوتی ہے۔ انکی کوشش ایک ایسا جراثیمی ہتھیار بنانے کی ہے جو خاص افراد پر اثر کرے۔ یعنی اگر وہ اپنی کسی مخالف قوم، قبیلے یا نسل کو ختم کرنا چاہیں، جبکہ اس علاقے میں انکے ایجنٹ بھی رہتے ہوں، تو یہ ہتھیار صرف انکے دشمنوں پر ہی اثر کریں اور انکے دوست بچ جائیں۔

دوسری جانب یہودیوں کی مکمل کوشش یہ ہے کہ ہر اس قوت کو غیر مسلح (Disarmed) کر دیا جائے جہاں سے ذرا بھی وصال کی مخالفت کا امکان موجود ہو۔ افغانستان اور عراق کا یہی جرم تھا۔

پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور سائنس دان

یہودی نفسیات کا مطالعہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہودی دو قسم کے لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرتے۔ ایک اپنے دشمنوں کو اور دوسرے اپنے محسنوں کو۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بانی ڈاکٹر عبدالقدیر خان یہودیوں کے نزدیک وہ شخص ہیں جنہوں نے پاکستان جیسے مسلم ملک کے لئے ایٹم بم بنا کر براہ راست یہودیت کے منصوبوں کے راستے میں بہت بڑی دیوار کھڑی کر دی تھی۔ یہ ایسی دیوار تھی کہ اسکو ڈھائے بغیر یہودی کبھی بھی اپنے عالمی منصوبوں کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے تھے، لہذا یہ ناممکن تھا کہ وہ ڈاکٹر خان کے اس ناقابل معافی ”جرم“ کو نظر انداز کر دیتے، سو ڈاکٹر قدیر کو اس جرم کی سزا دینے کے منصوبہ پر 1990 ہی سے عمل شروع کر دیا گیا، اور اسکے لئے وہ جسکو استعمال کر سکتے تھے اسکو استعمال کیا۔

2000 میں سی آئی اے کے ڈپٹی چیف نے دورہ بھارت کے دوران بھارتی ایٹمی سائنسداں اور موجودہ صدر ڈاکٹر عبدالکلام سے کہا تھا کہ آپ کا نام تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائیگا لیکن پاکستانی ایٹمی سائنسداں ڈاکٹر اے کیو خان کو گلی کو چوں میں رسوا ہونا پڑیگا۔

اس بحث میں پڑے بغیر کہ ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کی حقیقت کیا ہے اگر اس وقت یہودیوں کی تیاریوں اور پاکستان کے بارے میں امریکہ بھارت اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ کا مطالعہ کیا جائے تو صورت حال بالکل واضح ہو جاتی ہے، کہ پاکستان کے خلاف تاریخ کی بھیانک سازش اپنے آخری دور میں داخل ہو چکی ہے۔ یہ سارا ڈرامہ خود یہودیوں اور انکے ایجنٹوں کا پیدا کردہ ہے۔ اچانک ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے مسئلہ پر خاموشی چھا چکی ہے، اور خوابوں کی جنت میں رہنے کے

ہیکل سلیمانی کی تعمیر میں کوئی قوت رکاوٹ نہ ہو۔ اسی امن کو حاصل کرنے کے لئے افغانستان کو خون کے سمندر میں ڈبو دیا گیا اور اسی امن کی تلاش میں عراق کے معصوم بچوں کی زندگیوں کو چھین لیا گیا۔ یہی امن مشن ہے جس کا رخ اب پاکستان کی جانب ہوا ہے اور ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم خود کو بھارت کے سامنے جھک کر اپنی غیرت اور مستقبل کا فیصلہ برہمن پر چھوڑ دیں۔

اب یہ بات سمجھ میں آ جانی چاہئے کہ صرف مسلم ممالک کو ہی غیر مسلح کیوں کیا جا رہا ہے جبکہ بھارت کو ہر طرح سے مسلح کیا جا رہا ہے۔ اسلئے کہ بھارت کا مسلح ہونا عالمی امن کے لئے ضروری ہے اور پاکستان کا مسلح رہنا عالمی امن کے لئے خطرہ ہے۔ اسکے علاوہ بہت ساری اصطلاحات ہیں جو یہودی خاص معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً انسانی حقوق، عالمی سلامتی، دہشت گردی، انصاف، آزادی نسواں وغیرہ۔ انکو سمجھنے کے لئے ہمیں یہودیوں کے منصوبوں کو سمجھنا ہوگا ورنہ قیامت تک ہم امن و سلامتی اور اس جیسی اصطلاحات کا رونا روتے رہینگے۔

جب تک ہم ان یہودی اصطلاحات کو نہیں سمجھیں گے اس وقت تک ہماری سمجھ میں یہ نہیں آسکے گا کہ امریکہ اور دیگر یہودنواز قوتیں اپنے پاس مہلک ہتھیاروں کے ڈھیر لگائے جا رہی ہیں اور مسلم ممالک سے سب کچھ چھینا جا رہا ہے۔ مشرقی تیمور کو آزاد کرایا جاتا ہے جبکہ فلسطین و کشمیر میں ظالموں کی مدد کی جاتی ہے۔ ایک یہودی کے مرنے پر دنیا جیج پڑتی ہے اور امت مسلمہ کے خون سے دریا سرخ کر دئے جاتے ہیں تو کسی کو انسانی حقوق یاد نہیں آتے۔ یہودیوں کی اس مکاری کی جانب قرآن کریم نے اشارہ فرمایا ہے:

”یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا و قولوا انظرونا

ترجمہ: اے ایمان والو! راعنا نہ کہا کرو اور انظرونا کہا کرو۔

پاک بھارت دوستی

اس وقت یہودی قوتوں کا سارا زور جنوبی ایشیاء کی جانب ہے۔ چونکہ صیہونی طاقتیں جانتی ہیں کہ عالم اسلام میں عراق کے بعد اب پاکستان ہی کے پاس عسکری قوت ہے۔ پھر پاکستان میں موجود جذبہ جہاد جو انکے نزدیک ایٹم بم سے زیادہ خطرناک ہے جو آگے چل کر اس لشکر کا حصہ بن سکتا ہے، جو دجال کے خلاف حضرت مہدی کی حمایت کیلئے خراسان سے نکلے گا۔

ان سب باتوں کو ذہن میں رکھ کر دجالی قوتوں نے سب سے پہلے پاکستان کے نظریاتی اور جغرافیائی دفاع طالبان کو ختم کیا اور اب پاکستان سے بھارت کی دوستی کرا کر اور مسئلہ کشمیر کو بھارت

کی مرضی سے حل کرا کر پاکستان پر دباؤ ڈالا جائیگا کہ اب آپ کو ایٹم بم کی کوئی ضرورت نہیں لہذا اب اپنی اقتصادی (Economical) حالت بہتر بنانے پر توجہ دیں اور ملک کو غیر عسکری (Demilitarize) کر کے اپنی افواج بھی ختم کریں۔

اس منصوبے پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔ برہمن کا دیرینہ خواب اکھنڈ بھارت اب ایک خوبصورت پیکج کی شکل میں سامنے آ رہا ہے۔ واجپائی کی جانب سے مشترکہ کرنسی اور ایڈوائی کی جانب سے کنفیڈریشن کی پیش کش اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ نیز پاکستان میں رہ کر برہمن سے محبت کرنے والی این جی اوز، اور ہندو بننے کے نکلڑوں پر پلٹنے والے غدار ملت و غدار وطن وہ دانشور جنہوں نے اپنا قبلہ و کعبہ بھارت کو بنالیا ہے، وہ اس سازش میں پیش پیش ہیں۔

ہمارا حکمران طبقہ بہت خوش ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی کی وجہ سے مسئلہ کشمیر اب توجہ کا مرکز Flash Point بن چکا ہے اور امریکہ اس پر بہت توجہ دے رہا ہے۔ لیکن وہ یہ بھول رہے ہیں کہ امریکہ کا توجہ دینا ہماری خارجہ پالیسی کا نتیجہ نہیں بلکہ یہود و ہنود کی خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے مسئلہ کشمیر ہمارے مفادات سامنے رکھ کر حل نہیں کرایا جائیگا بلکہ یہود و ہنود کے مشترکہ مفاد کے تحت اس مسئلہ کو حل کرایا جائیگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عراق و افغانستان کے بعد اب صیہونیت (Zionism) کے منصوبوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ایٹم بم، اور جذبہ جہاد سے آراستہ پاکستان ہے۔ جس کو وہ ہر قیمت پر اپنے راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ تاریخ اس قسم کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ حالیہ مثال عراق کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ پہلے اسکو غیر عسکری کیا گیا اسکے بعد اس کو اپنے قبضے میں لے لیا گیا۔

ہم لالو پرشاد یادو کو بلا کر استقبال کریں یا ناپننے گانے والے بھانڈوں کو قوم کا نمائندہ بنا کر بھارت بھیجیں، برہمن کے منہ میں رام رام آنے کا صاف مطلب یہی ہے کہ لالہ جی کی بغل میں چھری بھی جھی ہوئی ہے۔ اسکی واضح دلیل بھارت کا روس سے طیارے، دارہ جری بیڑا خریدنا، پولینڈ سے ہتھیاروں کی خرید، اسرائیل سے جدید راڈار سسٹم اور اب امریکہ سے ایف سولہ کی بات کرنا، امریکہ اور اسرائیل کا بھارت کو پاکستان کا ایٹمی پروگرام جام کرنے کے آلات فراہم کرنا ہے۔

بھارتی میڈیا اور عالمی میڈیا کی جانب سے دونوں ملکوں کے درمیان پیار و محبت کا راگ الاپنے کا اس کے سوا کوئی اور مقصد نہیں کہ ہمارے جوانوں کو بھارتی اداکاروں کی زلفوں کا اسیر

بنادیا جائے۔ کشمیری مجاہدین کو پاکستان سے بدظن کر دیا جائے، کشمیر میں بھنسی بھارتی فوج کو فارغ کیا جائے پاکستانی فوج کو غیر مسلح کر دیا جائے۔ یہی برہمن کی خواہش ہے۔

کہتے ہیں اس خطے کو پر امن بنانے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے..... کیا خوب دلیل ہے..... بھارت کو فالکن راڈار، جدید طیارے، بحری بیڑے اور ہمارے ہاتھ میں ایک کلاشکوف بھی گوارہ نہیں۔ بھارت باڑ لگائے..... لائن آف کنٹرول پر کیمرے، سینسر (Sensor) اور الارمنگ سسٹم نصب کرے..... اور ہم اپنا دفاعی بجٹ بھی کم کر دیں۔

اس نازک صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے ملک و ملت کا دفاع کرنے والے اداروں کو ہر حال میں ملکی دفاع کو مضبوط کرنا چاہئے اور دشمن اور دوست کا تعین اپنے ملکی مفاد کو سامنے رکھ کر کرنا چاہئے نہ کہ کسی اور کے مفاد کو سامنے رکھ کر۔ اسلئے کہ بہادر اور غیور قومیں اپنے رب پر اور اپنے بازوؤں شمشیر زن پر ہی بھروسہ کیا کرتی ہیں۔ یہی دنیا میں خود کو منوانے کا اصول ہے اور یہی قانون فطرت ہے۔ علامہ اقبال نے فرمایا۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے

شمیر و سنال اول طاؤس و رباب آخر

پاک اسرائیل دوستی

ملک کا روشن خیال طبقہ (درحقیقت تاریک خیال طبقہ) کہتا ہے کہ جب عرب ممالک نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا تو ہم کیوں فلسطین کے درد میں مرے جاتے ہیں کہ اسرائیل کو دشمن بنائے رکھیں۔ یہ وہ طبقہ ہے جس نے ہر دور میں ملک و ملت کی پیشانی پر ذلت کی کالک ملی ہے۔ ڈالروں کی منڈی میں اپنی غیرت، عزت، ضمیر اور وقار نیلام کرنے والا یہ ٹولہ ساری قوم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی ان جیسے ہو جائیں۔

ہائے افسوس..... انکی مثال ایسی ہے جیسے کسی مردار کو بہت سارے گدھل کر نوچ رہے ہوں اور شاہین کا کوئی بھوکا بچہ شاہین سے کہے..... ہم کو بھی وہ گوشت کھلاؤ..... وہ سارے پرندے بھی تو اس گوشت کو کھا رہے ہیں تو شاہین... اپنے بچے سے یہی کہے گا۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی

جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی



یہ سن کر شاہین بچہ یقیناً سمجھ جائیگا اور بھوکا رہ کر مرنا تو گوارہ کر لے گا لیکن کبھی مردار کو نہیں کھائے گا۔ کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ اس کی پرواز اسکی شان اور اسکا وقار ہے۔ اس کو اس بات کا شعور ہے کہ میری پرواز ہی میری زندگی ہے۔ لیکن جن نادانوں کو اڑنا ہی نہ آتا ہو، جنکی سوچ کی پرواز وائٹ ہاؤس کے گنبد کے ارد گرد ہی چکر کاٹتی ہو، وہ بھلا آسمان کی بلندیوں اور پہاڑوں کی چٹانوں کی اہمیت کو کیا سمجھیں گے، جنکے پروں کو اقتصادیات و معاشیات کی فتنی سے کاٹ کر قوت پرواز سے محروم کر دیا گیا ہو، تو وہ گدھوں کو مردار میں منہ مارتا دیکھ کر خود بھی ان میں شامل ہو جائیگے کہ انکے نزدیک پیٹ بھر جانے کا نام ہی کامیاب زندگی ہے۔ جنکی آنکھوں پر ڈالر کی دجالی آنکھ (جو ڈالر پر بنی ہوتی ہے) لگ گئی ہو، جنکے ضمیر گرین کارڈ کی منڈی میں نیلام ہو چکے ہوں، جنکا طواف کفر کے ایوانوں میں ہوتا ہو، جو چند کھوئے سکوں کے عوض اپنے وطن کو دشمنوں کے حوالے کر دیتے ہوں، بھلا وہ نادان کیا جانیں کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے میں کیا نقصان ہے؟ پھر انکو کیا پتہ ہوگا کہ پاکستان کس چیز کا نام ہے؟

دجال اور جادو

دجال کے پاس تمام شیطانی اور جادوئی قوتیں ہوں گی۔ جادو کو ابھی سے ایک نئے انداز میں متعارف کرایا جا رہا ہے۔ بڑے شہروں میں باقاعدہ جادو کے سٹیج شو منعقد کرائے جا رہے ہیں۔

میڈیا کی جنگ

مغربی میڈیا کے بارے میں خلیفہ عبد الحمید ثانی نے فرمایا تھا۔ یہ ذریعہ الشیطان (شیطان کی اولاد) ہیں۔ اور واقعی درست فرمایا تھا۔ اس وقت اگر وہ ہوتے تو اسکو دجال کی آنکھ اور آواز کا نام دیتے۔

دجال عربی کے دَجَل سے نکلا ہے۔ دَجَل کے معنی ڈھانپ لینے کے ہیں۔ دجال کے معنی بہت زیادہ ڈھانپ لینے والا۔ دجال کو دجال اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے جھوٹ اور فریب کے ذریعے حقیقت کو ڈھانپ لے گا۔ وہ اپنے دَجَل و فریب سے بڑے بڑے لوگوں کو بہکا دے گا۔ اور لوگ دیکھتے ہی دیکھتے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

مغربی میڈیا کا کردار بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ جس حقیقت کو یہ دنیا کی نظروں سے چھپانا چاہتے ہیں اس پر شکوک و شبہات کی اتنی چادریں چڑھا دیتے ہیں کہ لوگ اسکی تہہ تک پہنچ ہی نہیں پاتے۔ جبکہ جس بات کو یہ ثابت کرنا چاہیں اس کو جھوٹ کے ہزاروں خوبصورت غلافوں میں لپیٹ

کر ثابت کر دیتے ہیں۔

مثلاً اگر وہ آج یہ خبر دیں کہ پورا آسٹریلیا سمندر میں ڈوب گیا ہے تو اس میڈیا پر ایمان رکھنے والی بچاری دنیا کے لئے ماننے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہوگا۔

عالمی میڈیا دجال کی خبر اور اسکی خدائی کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچائے گی۔ اور اسکو اس طرح بیان کرے گی جیسے ساری دنیا اسکی خدائی کو تسلیم کر چکی ہو، اور ہر طرف امن و امان اور خوشحالی کا دور شروع ہو گیا ہو۔ نیز جیسا کہ سٹنن کا قول پیچھے نقل کیا گیا کہ دجال کی خبر عالمی پریس کانفرنس کے ذریعے نشر کی جائے گی جسکو تمام دنیا میں سیٹلائٹ کے ذریعے دیکھا جاسکے گا۔

اسکے لئے وہ دو طرح کے انتظامات کر رہے ہیں ایک تو ہر جگہ بجلی پہنچانا، تاکہ ہر جگہ ٹی وی پہنچ جائے، اور دوسرا ٹیلی مواصلاتی نظام (ٹیلی فون، موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ) کو انتہائی آسان اور سستا کرنا، تاکہ تمام دنیا ایک عالمی گاؤں (Global village) میں تبدیل ہو جائے۔ اور ہر خبر دنیا کے اکثر انسانوں تک فوراً پہنچ سکے۔ اسی لئے اب دور دراز کے علاقوں میں ٹیلی فون لائن دیجائے گی بلکہ وائرلیس نظام کو جلد متعارف کرایا جائے گا۔ اسی طرح اہم خبریں یا بریکنگ نیوز (Breaking News) ہیں جو کسی بھی واقعہ کو فوراً دنیا میں پھیلا دیتی ہیں۔

ٹیلی فون، موبائل اور ٹیلی ویژن وغیرہ اگر عوام استعمال کرنا چھوڑ دیں تو یہ عالمی یہودی قوتوں کی ایسی مجبوری ہے کہ وہ پھر ان چیزوں کو مفت تقسیم کریں گے اور استعمال کرنے پر انعامی اسکیموں کا اعلان کیا جائے گا۔

موجودہ دور اور صحافیوں کی ذمہ داری

جیسا کہ بتایا گیا کہ دجال کے فتنے میں حقیقت سے زیادہ جھوٹ اور فریب ہوگا۔ اور اس کو پھیلانے کا بڑا ذریعہ میڈیا ہے۔ لہذا ہر وہ صحافی جو خود کو محمد عربی ﷺ کا غلام سمجھتا ہے، اور فتنہ دجال سے محفوظ رہنا چاہتا ہے، اس کو ہر حال میں دجالی قوتوں کے جھوٹ و فریب کے خلاف اپنا قلم اور اپنی زبان استعمال کرنی چاہئے۔ تمام دنیا کی کفریہ میڈیا اسلام کے خلاف زہرا گل رہی ہے، اور اپنے باطل نظام کو امن و انصاف کا نظام ثابت کرنا چاہتی ہے، تو کیا مسلمان صحافی برادری صرف اس لئے اپنے دین اور مذہب کا مذاق برداشت کرے گی کہ اگر اس نے قلم اٹھایا تو اس کی نوکری چلی جائے گی؟

حاشیہ ۱۔ ان کے کروت جاننے کیلئے ملاحظہ ہو مغربی میڈیا کا اسلامی ہم

کیا اس کا مطلب وہی ہے جو دجال آکر کہے گا کہ میری بات مانو ورنہ رزق بند کر دوں گا؟ اگر ایک لکھنے والے کا قلم حق لکھنے کی پاداش میں توڑ دیا جائے، باطل کا خوف اسکے قلم کی رگوں میں دوڑنے والی سیاہی کو منجمد کرنے لگے تو ایسے وقت میں حق لکھنے والے اپنے جگر کے لہو کو سیاہی اور انگلیوں کو قلم بنا کر اپنا فرض ادا کیا کرتے ہیں۔

متارح لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے
کہ خون دل میں ڈوبی ہیں انگلیاں میں نے

اور اگر باطل کے خوف سے اس کا قلم لرزنے لگے اور دولت کا لالچ تقدس (Sanctity) کو پامال کرنے لگے تو پھر اسکو اپنا قلم توڑ کر جنگلوں اور بیابانوں میں نکل جانا چاہئے تاکہ اس کا قلم اسکے ضمیر کے خلاف کچھ لکھنے کے جرم میں ملوث نہ ہو پائے، اور دجال کو مسیحا اور مسیحا کو دجال لکھنے سے بچ سکے۔ یہ جنگ نہ تو کسی تنظیم کی ہے، نہ کسی ایک ملک کی، اور نہ ہی کسی ایک طبقے کی۔ بلکہ یہ جنگ محمد عربی ﷺ کے غلاموں اور ابلیس کے غلاموں کے درمیان ہے۔ اور کسی ایک شعبے میں نہیں اس وقت ہر شعبہ میں یہ جنگ جاری ہے۔ لہذا ابلیس کے غلام تو وہی کر رہے ہیں جو وہ ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں، لیکن کیا محسن انسانیت ﷺ کے غلام، کعب بن اشرف کی اولاد کو، اپنے پیارے نبی کے دین میں گستاخی کرتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہ پائیں گے؟

جب کعب بن اشرف یہودی اور دیگر اسلام دشمن شاعر رحمۃ اللعالمین ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتے تو آپ ﷺ کی جانب سے شاعر اسلام حضرت حسان بن ثابتؓ اشعار میں جواب دیا کرتے تھے۔

اگرچہ اس وقت ہر شعبہ کی طرح صحافت میں بھی حق پر جبر رہنے والے کم ہی نظر آتے ہیں لیکن وہ کم نہیں ہیں انکے ساتھ ہزاروں نہیں لاکھوں مظلوموں، شہداء کے وارثوں اور ان نوجوانوں کی دعائیں ہیں جن کی دعائیں اللہ کبھی رد نہیں کرتا۔ ایمان والے جب ان کالم نگاروں کے کالم پڑھتے ہیں، جو آج بھی حضرت حسان ابن ثابتؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کعب بن اشرف یہودی کی اولاد کو جواب دے رہے ہیں، تو دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے یہی دعائیں نکلتی ہیں کہ یا اللہ تو ان کو ہمیشہ حق پر استقامت دینا اور ظالموں کے شر سے ان کی حفاظت فرماتا۔

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ اپنے نظریات اور اصول بیچ کر جسم خاکی کو بچانے والے تاریخ کا سیاہ باب بنے، اور جو اپنی جان دیکر اپنے اصول و نظریات بچا گئے آج بھی قوم کا بچہ بچہ ان کو ہیرو

اور آئیڈیل مانتا ہے۔ سوائے اہل قلم! دجالی قوتیں اس میڈیا کی چھوٹوں سے شمع اسلام کو بجھا دینا چاہتی ہیں، آپ اس کے امین ہیں، اس کو بچانے کے لئے اپنے قلم کی حرارت سے اس کو بجھڑکائے رکھنا، اور جب قلم کی سیاسی ختم ہونے لگے تو اپنے لبو سے اس کو جلانے رکھنا، کیونکہ اس پر تمہارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کسی اور کا۔ نیز جب باطل، باطل ہونے کے باوجود اپنے مشن پر ڈٹا ہوا ہے تو تم تو حق والے ہو تم کو تو اور بہادری کے ساتھ ڈٹے رہنا چاہئے۔ کہ تمہارے رب نے تمہارے لئے اس دنیا سے بہت بہتر دنیا بنا رکھی ہے جو ان کو نہیں ملنے والی جو اس دنیا پر ہی راضی ہو چکے ہیں۔

ہالی وڈ

اس کو ابلتیت کا گڑھ کہا جائے تو بہتر ہوگا۔ دجالی نظام کی راہ ہموار کرنے میں اس کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔ ایک ایسی چیز جس کا وجود ہی دنیا میں نہ ہو، یہ اس کو حقیقت بنا کر پیش کرنے میں اور ماڈرن طبقے کے ذہن میں بٹھانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ یہود کے بنائے گئے منصوبوں کیلئے یہ رائے عامہ (Public Opinion) ہموار کرتا ہے۔ افسوس کہ نام نہاد روشن خیال طبقہ چند طوائفوں کے اشاروں پر بنا چ رہا ہے اور پھر بھی خود کو وسیع النظر (Broad Minded) سمجھ رہا ہے حالانکہ انکی عقل تو کب کی ہالی وڈ کی منڈی میں نیلام ہو چکی ہے۔

نجکاری (Privatization)

بڑی کمپنیوں کو اپنی ملکیت میں لینا اور ملک کے بڑے بڑے فیکٹری مالکان کو مزدور بنالینے کا خوبصورت نام نجکاری ہے۔ یہ دولت کے ارتکاز کا ہی ایک حصہ ہے۔ بین الاقوامی یہودی کمپنیاں کسی بھی ملک کے انتہائی قیمتی اور فائدہ مند ادارے کو کوڑیوں کے بھاء خرید لیتی ہیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے کل کے مالک آج کے مزدور بن جاتے ہیں۔

حبیب بینک آغا خان کو بیچ دیا گیا ہے۔ اس کے 52% شیئرز صرف 22 ارب روپے میں فروخت کر دئے گئے۔ جب کہ صرف حبیب بینک پلازہ اس سے زیادہ مالیت کا ہے۔ قومی بینکوں اور دیگر اداروں کی نجکاری کی مجبوری کیا ہے اس کو آگے بیان کیا جائے گا۔

دجال کے فریب نے اس نجکاری کے عمل کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جیسے اس کے بعد قومی قسمت بدل جائے گی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ نجکاری کے لئے سب سے بڑی دلیل یہ دجالتی ہے کہ قومی خزانے پر بوجھ اداروں کی نجکاری کرنے سے انکی کارکردگی بہتر ہوگی۔ لیکن جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ حبیب بینک جیسے فائدہ دینے والے ادارے کی نجکاری کیوں کر دی گئی اور اسکے

بعد پی آئی اے، پی ٹی سی ایل اور واپڈا پر بیرونی قزاقوں کی نظریں کیوں لگی ہوئی ہیں تو اسکے جواب میں خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے۔

نیز یہ سوال بھی اہم ہے کہ ایک ایسا ادارہ جسکو حکومت چلاتی ہے تو وہ نقصان کرتا ہے اور اسی کو اگر یہودی کمپنی خرید لے تو وہ اسکو فائدہ دینے لگتا ہے اسکا مطلب عوام کیا سمجھے؟ کیا حکومت میں اتنی طاقت اور صلاحیت نہیں کہ جو اقدامات غیر ملکی کمپنی اٹھاتی ہے وہ حکومت خود اٹھائے؟

اس نجکاری کی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو ایک بات وہاں مشترک نظر آئے گی کہ ہر ملک کے قومی اداروں کو خریدنے والی ہمیشہ کثیر القومی (Multi National) کمپنیاں رہی ہیں۔ بیرونی سرمایہ کاری کے نام پر باہر سے آنے والی یہ کمپنیاں کسی بھی ملک پر دیکھتے ہی دیکھتے چھا جاتی ہیں۔ اس کے بعد بڑے شہروں میں ظاہری خوبصورتی کو میڈیا کے ذریعے اس طرح بنا کر پیش کیا جاتا ہے کہ بیرونی سرمایہ کاروں کے آنے کے بعد ملک کی قسمت بدل گئی ہے۔ لیکن اس دجل و فریب کی حقیقت اس وقت سامنے آتی ہے جب یہودی اس ملک کو استعمال کرنے کے بعد کسی اور ملک کا رخ کر رہے ہوتے ہیں، اور پیچھے وہ گند چھوڑ جاتے ہیں جو کسی سیلاب کے بعد ساحل پر رہ جاتا ہے۔

یہودیوں نے اس سرمایہ کاری اور بینکنگ کی ابتدا جرمنی سے کی۔ اسکے بعد برطانیہ کو مرکز بنایا برطانیہ کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے بعد دوسری جنگ عظیم کی ابتداء سے ہی یہودی سرمایہ کار نیویارک کا رخ کرنا شروع ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے امریکہ دنیا کا تجارتی مرکز بن گیا۔ اب آپ ذرا تحقیق کریں کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہودی اب دھیرے دھیرے امریکہ کے بجائے کسی اور ملک کا رخ کر رہے ہیں؟

اگر اس نجکاری اور بیرونی سرمایہ کاری سے مقامی لوگوں کی قسمت بدل جایا کرتی تو اسپین والے دیگر ممالک سے کیوں پیچھے رہ گئے، امریکہ برطانیہ سے آگے کس طرح نکل گیا، اور اب امریکی ڈالر یورو کے مقابلے کیوں گرتا جا رہا ہے۔ نیز ایسا کیوں ہوتا ہے کہ کبھی عالمی منڈی اسپین ہوتا ہے، کبھی برطانیہ، کبھی جاپان، کبھی امریکہ تو کبھی کوریا؟

یہ وہ ڈرامہ ہے جسکے بارے میں خود یہودی پروٹوکولز میں لکھا ہے کہ ”ہمارے ان منصوبوں کو دنیا نہیں سمجھ سکے گی اور جب تک سمجھے گی ہم اپنا کام کر چکے ہونگے۔“ دنیا کے مختلف ممالک اس نجکاری اور بیرونی سرمایہ کاری کے لئے استعمال ہوتے رہے ہیں لیکن یہ اٹل حقیقت ہے کہ یہودی جس ملک کا بھی رخ کرتے ہیں اس ملک میں پیسے کی ریل پیل تو ضرور ہوتی ہے لیکن

صرف چند ہاتھوں تک۔ قومی کمپنیاں چند سال میں ہی تجارت کے اس سمندر میں بڑی مچھلیوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔ عوام کو وہ کچھ نصیب ہوتا ہے جو ہانگامنگ اور سنگاپور کے بازاروں میں نظر آتا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ حکومتی حلقوں کی جانب سے مسلسل اس بات کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ ہم آئی ایم ایف سے آزاد ہو گئے ہیں، زرمبادلہ کے ذخائر 12.2 بلین ڈالر ہو گئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مہنگائی، بے روزگاری اور غربت میں اضافہ ہوا ہے۔

اقتصادی اور معاشی امور پر نظر رکھنے والے حضرات ان بیانات کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ ہزاروں نہیں لاکھوں گھروں کا چولہا بند کر آئی ایم ایف سے چھٹکارا حاصل کیا گیا ہے۔ آئی ایم ایف نے شرف قبولیت اس لئے بخشا ہے کہ ہماری حکومت نے اس کی ان تمام شرائط پر بغیر کسی چوں چوں کے عمل درآمد کیا ہے جن پر آج تک کوئی سیاسی حکومت بھی عمل درآمد نہیں کر سکی تھی۔

آئی ایم ایف کی ان شرائط میں بجٹ کا خسارہ کم کرنا، مختلف ٹیکس لگانا اور بڑھانا، بجلی اور گیس کی قیمتوں کو مارکیٹ ریٹ کے برابر لانا، پیٹرول کی قیمتیں ہر دو ہفتے میں مارکیٹ کے مطابق رکھنا، درآمدات پر ایکسائز ڈیوٹی کو کم اور سادہ کرنا، قومی ملکیت میں بڑے بڑے بینکوں کی نجکاری اور واپڈا، ریلوے، اور پی آئی اے کو خود کفیل بنانا قابل ذکر ہیں۔

ان شرائط کو پورا کرنے سے اشیاء کی قیمتیں بڑھیں اور غربت میں اضافہ ہوا۔ نیز ان تمام شرائط کا فائدہ غیر ملکی کمپنیوں اور عالمی اداروں کو ہوا جس کی وجہ سے ملکی سرمایہ کار اور صنعت کار کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ٹیکسٹائل کی صنعت مسلسل خسارے کی طرف جا رہی ہے۔

اب بھی اگر ہماری بات کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو وہ امریکی عوام کی موجودہ صورت حال جا کر دیکھے، ہانگ کانگ کے مقامی لوگوں کے حالات کا مطالعہ کرے، اور اگر کوئی صرف امریکی دانشوروں کی ہی باتوں کو قابل اعتبار سمجھتا ہے تو اسے مشہور امریکی صنعت کار اور فورڈ آٹو موبائل کمپنی کے بانی ہنری فورڈ (1863-1947) کی کتاب ”دی انٹرنیشنل جیوز“ یا اس کا اردو ترجمہ ”عالمی یہودی فتنہ گر“ کا مطالعہ کرنا چاہئے جو اس نے یہودی سرمایہ داروں پر لکھی ہے جس میں اس ڈرامے کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے اور اس سوال کا بھی جواب دیا گیا ہے کہ کبھی تجارتی عالمی منڈی اسپین میں نظر آئی، کبھی لندن، کبھی ٹوکیو تو کبھی نیویارک۔ اسکے بجائے اگر ملکی سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کی جائے، عالمی تجارتی معاہدوں کا سہارا لے کر ملٹی نیشنل کمپنیاں ان

کے حقوق پر جو ڈاکے ڈال رہی ہیں، ان کا سد باب کیا جائے عالمی ادارہ تجارت کے خونی پنجے سے انکی جان چھڑائی جائے تو اللہ نے اس قوم کو آج بھی وہی صلاحیت عطا کی ہے کہ دنیا کی منڈیوں میں ہر جگہ میڈان پاکستان نظر آ رہا ہوگا۔ تاجر حضرات ان حقائق کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔

پینٹاگون (Pentagon)

دجال کا عبوری عسکری ہیڈ کوارٹر (Interim military head quarter) جی ہاں..... دجال کی آمد کے لئے عسکری تیاریاں یہیں سے ہوتی ہیں۔ اسکے لفظی معنی اگرچہ پانچ کونے کے ہیں۔ لیکن توریت کے مطابق پنٹاگون حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر یا ڈھال کا نام ہے (بحوالہ ”دجال“ مصنف اسرار عالم دہلی)

یہودی دنیا میں اپنی اسی طرح کی حکومت چاہتے ہیں جس طرح سلیمان علیہ السلام کی تھی (اس لئے قوت کی علامات وہ وہیں سے لیتے ہیں) پنٹاگون میں موجود عسکری ماہرین کی اکثریت یہود پر مشتمل ہے خواہ وہ کسی بھی روپ میں ہوں اور دیگر بھی انکے مکمل آلہ کار ہیں۔ یہ وہ عسکری ماہرین ہیں جو دجال کی آمد کے وقت اسکے عسکری حلقے کے خاص لوگوں میں سے ہونگے۔ جن میں اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔ اس وقت خواہ وہ کہیں بھی اور کوئی بھی مذہب اختیار کئے ہوں۔

وائٹ ہاؤس White House

یہ بھی ایک اصطلاحی (Terminological) لفظ ہے جسکے معنی اس عمارت کے ہیں ہاں دجال کی آمد سے پہلے یہودی مذہبی پیشوا (رہی) رہتے ہوں۔ (بحوالہ ”دجال“ مصنف اسرار عالم)

یہ مذہبی پیشوا دجال کے آنے کے بعد اسکے مشیر خاص ہونگے۔ یہاں یہ واضح رہے کہ اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں موجود یہودی مختلف مذاہب اختیار کئے ہوئے ہیں اور اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اپنا یہودی ہونا چھپاتے ہیں۔

نیٹو (NATO)

سرد جنگ کے بعد اصولاً اسکو ختم ہو جانا چاہیے تھا کیونکہ سرد جنگ کے ڈرامے کے بعد اسکی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن دنیا کی بساط پر مہرے بچھانے والوں کے سامنے ابھی اور اہم مقاصد حاصل کرنا باقی تھے جسکی وجہ سے نہ صرف نیٹو کو زندہ رکھا گیا بلکہ اس میں توسیع بھی کی گئی۔ کیونکہ اب جو معرکہ شروع ہونے والا ہے اس میں بہت ساری ذمہ داریاں نیٹو کے سپرد کی جائیں گی۔

نیوٹیکل ایک اسلام دشمن عسکری ادارے کا نام ہے جس کا مقصد کل بھی ابلیسی مشن کی حفاظت تھا اور آج بھی اس کا مقصد یہی ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی (Family Planing)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَذَلِكَ زَيْنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ أَوْلَادَهُمْ شُرَكَائِهِمْ لِيُثْبِتُوا دِينَهُمْ.

ترجمہ: اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے سامنے ان کے اتحادیوں نے، انکی اولاد کو (ان کے ہاتھوں) قتل کرنے کے عمل کو خوبصورت بنا کر پیش کیا تاکہ (اس طرح انہی کے ہاتھوں انکی نسل کو ختم کر کے) وہ ان کو تباہ کر دیں، اور ان کو انکے دین کے بارے میں شبہ میں ڈال دیں۔

مشرک عیسائیوں کو انکے اتحادی یہودیوں نے خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعے خود انہی کے ہاتھوں انکی نسلوں کو تباہ کرایا، اور اب جو صورت حال یورپ کی ہو چکی ہے وہ انتہائی خراب ہے۔ اس کے بعد یہی طریقہ کاری یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف اختیار کیا ہے۔ اور اسکے لئے عالمی اداروں کی جانب سے ہر سال اربوں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں، اور اس وقت نسل کشی کے اتنے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں کہ انکو شمار کرنا بھی دشوار ہے۔

ناسا (NASA)

یہی وہ ادارہ ہے جس نے زمین سے نکل کر خلاؤں میں دجالی قوتوں کی بالادستی قائم کی ہے۔ اس وقت خلاؤں میں موجود سیٹلائٹ کے ذریعے وہ دنیا پر نظر رکھے ہوئے ہیں، اور انکے جنگی طیارے، میزائل، ایٹم بم سب کچھ انھیں سیٹلائٹ کے ذریعے گائیڈ کئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں انھوں نے انفراریڈ (Infrared) دوربین خلا میں بھیجی ہے۔ انفراریڈ دوربین کے ذریعے ہر اس چیز کو دیکھا جاسکتا ہے جس میں حرارت ہوتی ہے۔ خواہ وہ چیز عام آنکھ سے غائب رہتی ہو۔

اس کا بظاہر مقصد تو یہی بتایا جاتا ہے کہ اس کے ذریعے خلا میں موجود گمنام جگہوں کو تلاش کرنے میں مدد ملے گی، لیکن عالمی عسکری تیاریوں کی روشنی میں اگر اس کو دیکھا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اسکے ذریعے وہ ان قوتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں جو عام آنکھ سے نظر نہیں آتیں۔ یہودیوں کا ہر کام ابلیس کو خوش کرنے اور تقدیر کے خلاف ہوتا ہے۔ انکو معلوم ہے کہ جہاد

میں مسلمانوں کے ساتھ اللہ کی طرف سے فرشتے آیا کرتے ہیں تو کیا وہ اس دور بین کے ذریعے انہی آسمانی قوتوں کو دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ ان سے مقابلے کا کوئی طریقہ سوچا جاسکے؟ ویسے بھی یہودی حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کو اپنا پرانا دشمن سمجھتے ہیں۔ اسکے علاوہ اس ادارے کے بہت سے خفیہ مشن ہیں جنکو دنیا کی نظروں سے اوجھل رکھا جاتا ہے۔

موجودہ حالات اور اسلامی تحریکات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دنیا سے ظلم و فساد کو ختم کرنے اور امن و امان قائم کرنے کے لئے جہاد کو فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے

وَلَوْ لَا دَفَعَ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ .

ترجمہ: اور اگر اللہ بعض (شری) لوگوں کو بعض (اچھے) لوگوں کے ذریعے ختم نہ کراتا تو تمام دنیا میں فساد پھیل جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ تمام جہانوں پر بڑا کرم فرمانے والا ہے۔ (اسلئے اللہ نے ایمان والوں کو جہاد کا حکم دیا تاکہ اس کے ذریعے دنیا میں فساد پھیلانے والوں کو روکا جاسکے۔)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قتال کے فریضہ کو جاری فرمانے میں تمام جہانوں کا فائدہ بیان کیا ہے۔ قتال کا قیامت تک جاری رکھنا اللہ کی مصلحتوں میں سے ایک مصلحت ہے جس میں صرف مسلمانوں کا فائدہ قرآن نے بیان نہیں کیا بلکہ تمام جہانوں کا فائدہ بتایا ہے۔ یعنی انسان تو انسان جہاد جاری رکھنے میں چرند و پرند حتیٰ کہ پیڑ پودوں اور دیگر بے جان چیزوں کا بھی نفع ہے۔

لہذا اللہ تعالیٰ اس فریضہ کو قیامت تک جاری رکھے گا، اور اس کی ادائیگی میں وہ کسی قوم یا فرد کا انتظار بھی نہیں کرے گا، بلکہ ایک خطے کے مسلمان اگر اس فریضہ کی ادائیگی میں سستی کریں گے تو وہ کسی اور خطے والوں سے اس ذمہ داری کو پورا کرائے گا۔ چنانچہ ارشاد ہے

إِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ

اگر تم جہاد سے منہ پھیر لو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا۔ نبی کریم ﷺ نے بھی بار بار اپنی امت کو جہاد کے قیامت تک جاری رہنے کی خبر دی ہے تاکہ امت سستی اور غفلت کا شکار ہو کر اس اہم فریضے سے غافل نہ ہو جائے۔

چنانچہ جہاد کے فرض ہونے سے آج تک اہل حق نے ہر دور میں قتال کے فریضے کو انجام

دیا ہے۔ میدان بدر سے چلنے والے اس قافلے نے ایران کی آگ کے شعلوں کو ٹھنڈا کیا، افریقہ کے جنگلات میں بجیر کی صدائیں لگائیں، اندلس کے سبزہ زاروں کو توحید کے جھنڈوں سے رونق دینا۔ سندھ کے صحراؤں میں پسپائی انسانیت کو غلامی سے نکالا، ہندوستان کی سرزمین کو نغمہ توحید سے آشنا کیا، مملکت کے مرکز قسطنطنیہ کو اللہ کی وحدانیت کا پرستار بنایا، وحشت و درندگی اور ظلم و بربریت کے عادی یورپ کے لوگوں کو انسانیت کا سبق پڑھایا۔

اس طرح یہ قافلہ ہر دور میں مختلف خطوں کا سفر کرتے ہوئے دنیا میں خیر اور شر کے درمیان توازن قائم کئے رہا۔ امام شاملؒ کے افغانستان سے چینچینا تک، سید احمد شہیدؒ کے رائے بریلی سے بالا کوٹ تک اور شمالی سے کشمیر تک کا سفر کرتا ہوا، افغانستان میں آکر پھر ایک نئی اور بھرپور شکل میں نمودار ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس جہاد نے وہی کارنامہ انجام دکھایا کہ مسلمانوں پر واضح ہو گیا کہ غالب آتے ہوئے شر کو جہاد ہی کے ذریعے مٹایا جاسکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عالمی کفری قوتیں جنکا بظاہر سپہ سالار امریکہ ہے اب بغیر کسی کی لغت ملامت کی پروا کئے اپنا کام شروع کر چکی ہیں۔ اور آخری دہشت گرد (دجال کے راستے کی ہر رکاوٹ) کے خاتمہ تک جنگ جاری رکھنے کا عزم رکھتی ہیں۔ صلیبی جنگ کے بارے میں امریکی صدر بش کی زبان سے جو کچھ دنیا نے سنا وہ اس کا کوئی جذباتی بیان نہیں تھا، بلکہ بش نے جو کچھ کہا حقیقت میں ایسا ہی ہے کہ خیر اور شر کے درمیان آخری معرکہ کا آغاز ہو چکا ہے۔

لہذا انکا سب سے پہلا ہدف اسلامی تحریکات ہیں۔ البتہ بش کے خدا (ایلیس یا دجال) نے بش سے اس جنگ کے بارے میں جو وعدہ کیا ہے یہ وہی وعدہ ہے جو جنگ بدر سے پہلے ابو جہل سے اس کے خدا (ایلیس) نے کیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور اس کو مسلمانوں کے خلاف فتح کا یقین دلایا تھا۔ اس وقت بھی بش کا خدا (ایلیس) اپنی تمام ذریت کے ساتھ میدان میں کیوں نہ آجائے محمد عربیؐ کا رب مجاہدین کے ساتھ فرشتوں کی فوج کو بھیج رہا ہے۔ سو کامیابی اہل ایمان کا مقدر ہے، جو ہر حال میں ان کو مل کر رہے گی۔ اس مناسبت سے یہاں ہم دنیا میں جاری اسلامی تحریکات پر انتہائی مختصر بات کرتے ہیں۔

جہادِ فلسطین

اس تحریک نے اپنی تاریخ میں بہت سے اتار چڑھاؤ دیکھے ہیں۔ مختلف نعروں اور مختلف نظریات کی چھاپ اس پر پڑتی رہی۔ معاہدوں، کانفرنسوں اور مذاکرات کے گرداب

(Whirlpool) میں اسکو پھنسائے رکھا گیا۔ اس تحریک میں دنیا نے تمام تجربات کئے لیکن مظلوم مظلوم تر ہوتے گئے اور غاصب بدترین غاصب بنتے چلے گئے۔ فلسطینیوں نے کوئی در نہ چھوڑا جہاں انصاف کی فریاد نہ کی ہو لیکن ہر جگہ سے ایک ہی جواب ملا کہ اس دنیا میں کمزوروں کو انصاف نہیں ظلم ملا کرتا ہے..... جنکے بازوؤں میں فیصلے کرانے کی قوت ختم ہو جائے پھر انکے فیصلے غاصب تو میں ہی کیا کرتی ہیں۔

فلسطینیوں نے تمام تجربات کے بعد اس راستے کا انتخاب کیا جہاں فیصلوں کیلئے بھیک نہیں مانگی جاتی..... جہاں انصاف کے لیے ظالموں کی زنجیریں نہیں کھٹ کھٹائی جاتیں بلکہ اپنے فیصلے سنائے جاتے ہیں۔

تحریک فلسطین نے جب سے اسلامی رنگ اختیار کیا ہے اس وقت سے یہود جیسی مکار قوم کے ہوش ٹھکانے آ گئے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے اللہ نے یہ اصول بتائے ہیں کہ عزت وقار حاصل کرنے کے لیے قرآن و سنت کے مطابق جہاد ہونا چاہئے۔ اسکے بغیر اگر قوم پرستی یا علاقہ پرستی کی جنگ لڑی جائیگی تو اس میں مسلمانوں کو عزت و نہیں مل سکتی۔ یہ اصول ہمیں تمام اسلامی تحریکات میں اپنے اثرات دکھاتا نظر آتا ہے۔ وہ تحریک فلسطین ہو یا تحریک کشمیر یا چیچنیا۔ اس اسلامی تحریک نے دنیا کی مکار ترین قوم کے تمام منصوبوں پر پانی پھیرنا شروع کر دیا ہے باوجود اس حقیقت کے کہ دنیا کا جدید ترین سیکورٹی سسٹم یہودیوں کے پاس موجود ہے، پھر بھی مجاہدین اسرائیل کے قلب میں گھس کر یہودیوں کو واصل جہنم کر رہے ہیں۔

وہ صیہونی منصوبے جن کا راستہ تمام عرب قومیت مل کر بھی نہ روک سکی..... تیل کی دولت سے مالا مال حکومتیں جن یہودیوں کا کچھ نہ بگاڑ سکیں..... وہ بازیاں جو عرب کے سیاسی بازی گر، کیمپ ڈیوڈ اور اوسلو میں یہودی مکاری و عیاری کے سامنے ہار بیٹھے..... ان جہاد کے شیدائیوں کی چند سالہ محنت نے اس بازی کو الٹ کر رکھ دیا ہے۔

اس جہاد سے قبل تمام مہرے یہودیوں کے ہاتھ میں تھے وہ جس طرح چاہتے کھیل کا نقشہ بدلتے رہتے، لیکن ان نوجوانوں اور غیرت مند بہنوں کی قربانیوں کی بدولت اب بازی مجاہدین کے ہاتھ میں ہے۔

عالم اسلام کیلئے یہ بڑی عبرت کا مقام ہے کہ ایک طرف غیر جہادی کوششیں (جہاد کے علاوہ تمام کوششیں) تھیں تو یہودی کس تیزی کے ساتھ اپنے وسیع تر اسرائیل کے منصوبے پر عمل پیرا تھے

اور تمام دنیا سے یہودی اسرائیل پہنچ رہے تھے۔ جبکہ ہماری حالت یہ تھی کہ اپنا گھر ہونے کے باوجود پناہ گزین کمپ ہمارا مقدر بن گئے تھے۔ اور اب جب سے جہادی کاروائیوں کا آغاز ہوا ہے تو بازی مکمل الٹ دی گئی ہے۔ اب ہم جو پناہ گزین بنائے گئے تھے، نئی امیدوں اور امنگوں کیساتھ گھروں کو لوٹ رہے ہیں اور وہ جو وسیع تر اسرائیل بنا رہے تھے اب دوبارہ اختلاہ پر مجبور ہو گئے ہیں۔ وہ جس جگہ کو اپنی آخری پناہ گاہ خیال کرتے تھے اور ساری دنیا سے اٹھ اٹھ کر اسرائیل میں جمع ہو رہے تھے، کہ وہاں عالمی یہودی حکومت قائم کرینگے وہی سرزمین انکا زندہ قبرستان بن رہی ہے اور یہ تو آغاز ہے اس دن کا جب اللہ کا غضب نازل ہوگا۔ اس دن کیا عالم ہوگا جب کہیں بھی انکو پناہ نہ ملے گی؟

یہ ایک کھلی حقیقت ہے اور اس میں تمام مسلمانوں کے لئے بڑی عبرت اور سبق ہے کہ جہاد میں آج بھی اللہ نے وہی قوت رکھی ہے کہ دنیا کے طاقتور ترین دشمن کی نیندیں حرام کی جاسکتی ہیں۔ وہ یہودی جو دنیا کی سیاسی بساط پر اپنی مرضی کی چالیں چلتے ہیں آج فدائی کاروائیوں نے انکے دماغوں کو ماؤف کر کے رکھ دیا ہے کہ کوئی چال اب سمجھ میں نہیں آتی کبھی امن مذاکرات کا ڈول ڈالتے ہیں تو کبھی مقبوضہ علاقوں سے فوج واپس بلانے کی بات کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جہاد میں یہی تاثیر رکھی ہے کہ اگر جہاد جاری رکھا جائے تو تمام مشکلات ختم ہو جایا کرتی ہیں پریشانیاں، راحت و آرام میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور منزل سامنے نظر آنے لگتی ہے۔ موجودہ حالات کے تناظر میں جہاد فلسطین تمام تحریکات کے لئے ایک معیار اور پیمانے کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے تمام اسلامی تحریکات کو بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاد فلسطین کی اہمیت اس وجہ سے اور بڑھ جاتی ہے کہ یہ وہ محاذ ہے جہاں یہ فیصلہ ہونا ہے کہ اس دنیا میں خیر اور شر، حق و باطل اور نیکی اور بدی میں سے کون باقی رہے گا؟ کفر و اسلام کے درمیان آخری اور فیصلہ کن جنگ اسی محاذ پر لڑی جائے گی۔ اس تحریک کی کامیابی و ناکامی کے اثرات براہ راست ان دجالی منصوبوں پر پڑتے ہیں جو اسکے ایجنٹوں نے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے تمام عالم اسلام کو اور ہر اہل ایمان کو ان مجاہدین کی جیسے بھی ہمدرد کرنی چاہئے۔

ہم سلام پیش کرتے ہیں ان جوانوں کو جو اللہ کے حکم کو پورا کرتے ہوئے اسکے دشمنوں کے لئے دردناک عذاب بنے ہوئے ہیں۔

جہاد افغانستان

جہاد افغانستان نے دیکھتے ہی دیکھتے عالم اسلام میں زندگی کی ایک نئی لہر پیدا کر دی۔ جب اللہ سے محبت کرنے والوں نے روئے زمین پر اللہ کا نظام نافذ کر دیا تو کفر کی تمام سازشیں مکڑی کے جالے کی طرح ثابت ہوئیں۔

طالبان کی تحریک نے رات کے مسافروں کو، صبح کی نوید سنائی، سردی میں ٹھنڈے لوگوں کو اپنے لہو سے حرارت بخشی، اہل علم کے دلوں کے بحر اکاہل کو موجوں سے آشنا کیا، ظلم و جبر کے صحراؤں میں بھٹکنے والوں کو، نخلستان کی اہمیت سے آگاہ کیا، بزدلی اور بے غیرتی کو نقدیر کا نام دینے والوں کو، نقدیر کا مطلب سمجھایا۔

طالبان کی بے بہا قربانیوں کی بدولت شاہین بچوں کو بال و پر ملے، عقابانی روح ان میں بیدار ہوئی، شیر خواروں نے خود کو پہچانا، پھر تار یکیاں چھٹنے لگیں، صحراؤں کو نخلستان میں تبدیل کیا جانے لگا، خاموش سمندر بھر پڑے، مظلوموں نے اٹھ کر ظالموں کے ہاتھ پکڑ لئے، فرعونوں سے بغاوت کی گئی، عشق نے آتش نمرود کو پسند کیا... اور آج... آج دنیا کے مختلف خطوں میں ظلم کے خلاف جہاد زور و شور سے جاری ہے۔

جہاد سے بغض رکھنے والے جو چاہیں کہیں لیکن یہ تاریخی حقیقت بن چکی کہ خلافت عثمانیہ ٹوٹنے کے بعد جہاد افغانستان سے پہلے تک لاشوں کا بازار لگا تو صرف اہل ایمان کا، پناہ گزین بنے تو صرف محمد عربی ﷺ کے غلام بنے، چادریں نیلام ہوئیں تو صرف اس امت کی بیٹیوں کی، بچے صرف ہمارے یتیم ہوئے، ماؤں کی گودیں صرف اس قوم کی سوئی ہوئیں، بیوائیں صرف ایمان والی ہوئیں۔

جبکہ جہاد افغانستان کے بعد صورت حال تبدیل ہوئی، اور اب اگر کسی دن ہمارے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تو روٹی قاتلوں کو بھی نصیب نہیں ہوتی، ماتم ہمارے گھروں میں ہوتے ہیں تو چراغاں ہم انکے گھروں میں بھی نہیں ہونے دیتے، گھر ہمارے جلتے ہیں تو گھر جلانے والے خود بھی جلتے ہیں۔ اگر پریشان ہم ہوتے ہیں تو سکون سے انکو بھی نہیں بیٹھنے دیتے، اگر برفانی راتوں میں ہم نہیں سو پاتے تو نیند ان سے بھی کوسوں دور رہتی ہے، اگر ہم سے ہمارے گھر چھوٹ گئے تو گھر دیکھنا انکو بھی نصیب نہیں ہوگا، حساب دوطرفہ ہے کہیں وہ آگے کہیں ہم پیچھے۔ اور ہم انشاء اللہ ان کا پیچھا ہی کرتے رہیں گے۔ اور کامیاب ہم ہی ہونگے کہ ہم اپنے رب سے ان چیزوں کی امیدیں

رکھتے ہیں جو کافروں کو نہیں ملنے والیں۔

اسی جذبے کے ساتھ اس وقت تمام دنیا میں جاری اسلامی تحریکات عالم کفر کے خلاف اعلان جہاد کر چکی ہیں۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ مجاہدین کے پاس کفر کے مقابلے وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لیکن یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ کیونکہ اہل ایمان کی ہر دور میں یہی حالت رہی ہے اور وہ تو اللہ کی مدد کے بھروسے پر میدان میں نکلتے ہیں۔

کفریہ طاقتیں اس حقیقت کو بہت اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ اسلئے عالمی کفر و جال کی آمد سے پہلے ہر اس قوت کو کچل دینا چاہتا ہے جو اس کے راستے میں ذرہ برابر بھی پریشانی کھڑی کر سکتی ہے۔ روس کو شکست دینے کے بعد طالبان نے ابلیسی منصوبوں کو خاک میں ملاتے ہوئے اسلامی نظام نافذ کر کے عالم اسلام کے لئے ایک نمونہ پیش کر دیا کہ آج چودہ سو سال بعد بھی اس اسلام کی وہی شان ہے بشرطیکہ جذبے سچے اور حوصلے جوان ہوں۔

تحریک طالبان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا صحیح اندازہ اس وقت تک نہیں لگایا جاسکتا جب تک کہ خلافت کی اہمیت اور یہود کے حالات پر گہری نظر نہ ہو۔ نیز طالبان کو سمجھے بغیر ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھ کر طالبان کے خلاف زبانی چلانے والے طالبان کے اس عظیم الشان کارنامے کی اہمیت کو اس وقت تک نہیں سمجھ سکتے جب تک وہ اپنی آنکھوں سے دجالی میڈیا کی عینک اتار کر قرآن و حدیث کی نظر سے اس تحریک کو نہ دیکھیں۔

افسوس خلافت کے دشمن اس تحریک کو صحیح معنی میں سمجھ گئے لیکن ایمان کا دعویٰ کرنے والے اس تحریک کو اس طرح نہ سمجھ سکے جس طرح اسکو سمجھنے کا حق تھا۔ افغانستان میں قرآن کی حکومت کے ختم ہونے کے بعد انکے خلاف چلنے والی زبانیں اور تیز ہو گئیں، جتنی خوشی ابلیسی قوتوں کو ہوئی (اور ہونی بھی چاہئے تھی) وہیں خوشی منانے والوں میں بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جنکا اپنے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔

بہت سے لوگ اس لئے خوش ہوئے کہ ان کی پٹن گونیاں درست ثابت ہوئیں کہ جہاد سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہاں بغیر تفصیل میں جائے ہوئے صرف اتنا عرض کرنے کو جی چاہتا ہے کہ یہ حضرات یہی نہ سمجھ سکے کہ اللہ اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے؟ اللہ اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ اس کے نام لیا ہر حال میں اللہ کی وحدانیت اور حاکمیت کے عقیدے پر قائم رہیں، خواہ اس کے لئے انکی جان لے لی جائے۔ حق اور باطل کے درمیان یہ جنگ عقیدے کو بچانے کی جنگ ہے نہ

کہ جسموں کو بچانے کی۔

اسلئے طالبان نے اپنے عقیدے کو بچانے کے لئے اپنی حکومت قربان کی، اپنے گھر بار کو جلوانا گوارا کیا، اپنے سکھ چین کو آگ لگائی، پر اپنے عقیدے کا سودا کرنا گوارا نہ کیا، کفر اپنی تمام قوت استعمال کرنے کے باوجود طالبان کو انکے نظریہ اور عقیدے سے ایک بانٹ بھی نہ ہٹا سکا۔ اسکے باوجود بھی اگر کوئی یہ کہے کہ جہاد کا کوئی فائدہ نہیں، طالبان شکست کھا گئے تو یہ اسکی قرآن و سنت سے دوری ہی ہو سکتی ہے۔

طالبان کا افغانستان تمام اسلامی تحریکات کیلئے اس ماں کی طرح تھا جسکی ضرورت گھر میں ہر وقت محسوس کی جاتی ہے۔ اولاد چھوٹی ہو تب بھی ماں گھر کا مرکز ہوا کرتی ہے اور اولاد جوان ہو جائے تب بھی ماں کی حیثیت بنیادی ہوا کرتی ہے۔ گھر کے تمام افراد میں باہمی تعلقات قائم رکھنا اور گھر کو جوڑے رکھنا ماں کا کام ہوتا ہے۔

ابلیسی قوتیں امارت اسلامی کی اس حیثیت سے واقف تھیں اور یہ ”ماں“ اپنی اولاد کی آنیوالی زندگی میں کیا کردار ادا کر سکتی تھی، انکو حالات کے تھیزوں سے کس طرح پناہ فراہم کر سکتی تھی، اس سب کو یہودی اور انکے حلیف اچھی طرح جانتے تھے۔ پر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قرآن پر ایمان رکھنے والے قرآن کی اس ریاست کی اہمیت کو نہ سمجھ سکے۔ کاش مسعود طالبان کا راستہ نہ روکتا تو اس وقت دنیا کا نقشہ کچھ اور ہی ہوتا۔

احمد شاہ مسعود نے عالمی فتنہ گروں کیلئے جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ یقیناً اسکے لیے نوبل انعام کا حقدار ہے۔ اگر مسعود کو نوبل انعام نہیں دیا گیا تو یہ اسکی روح کیساتھ بہت بڑی زیادتی ہوگی اس وقت اگر علامہ اقبال ہوتے تو ضرور یہ شعر کہتے:

چاک کردی شاہِ تاجک (احمد شاہ مسعود) نے خلافت کی

قبا سادگی اپنوں کی دیکھ غیروں کی عیاری بھی دیکھ

موجودہ افغانستان تحریک آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں دن بدن تیز ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس تحریک کا مضبوط ہونا دنیا کی تمام اسلامی تحریکات کا مضبوط ہونا ہے۔ کیونکہ اللہ نے اس زمین کو اللہ والوں کا مرکز بنایا ہے اور تمام تحریکات کے نمائندے اسی مشرب سے پانی پیتے ہیں۔ تمام تحریکات کے سوتے اسی چشمے سے پھونٹتے ہیں۔

افغانستان میں امریکہ کے خلاف حالیہ کاروائیاں اللہ والوں کے دلوں میں امید کی نئی دنیا آباد

کر رہی ہیں۔ ان کامیابیوں کو دیکھ کر ایمان والوں کے دلوں میں جذبات کی بجلیاں بھر گئیں اور یہ بجلیاں مسلسل باطل پر برسنے کے لیے بیتاب نظر آ رہی ہیں۔ افغانستان پاکستان ہندوستان اور تمام جنوبی ایشیاء اور جنوب مشرقی ایشیاء کے مسلمانوں کو اپنا لائحہ عمل اس خطے کو سامنے رکھ کر بنانا چاہئے۔ اس خطے میں موجود تمام مجاہدین کو مضبوط کرنا چاہئے۔ اس وقت جہاں کہیں مجاہدین کام کر رہے ہیں اسکو جاری رکھتے ہوئے اپنی ریزرو (Reserve) قوت افغانستان میں ہی لگانی چاہئے۔

اس خطے میں جتنا طاقتور دشمن موجود ہے ویسے ہی اللہ کی مدد بھی آ رہی ہے۔ افغانستان میں اب تک دجالی فوجوں کو جو نقصان اٹھانا پڑا ہے اگر وہ دنیا کے سامنے لایا جائے تو فتح کے نشے میں چور امریکیوں کا سارا نشہ اتر جائے گا لیکن وہ کتنا ہی سچ کو چھپائیں عنقریب وہ دنیا کے سامنے آنے والا ہے اور دنیا دیکھے گی کہ قلموں اور افسانوں میں اپنی شجاعت و بہادری کی داستانیں بیان کرنے والی قوم کے لوہے کتنے بہادر ہیں اور اللہ کے شیروں کے مقابلے میں ان میں کتنا دم خم ہے۔ لوگ کہتے ہیں امریکہ کو روس کی طرح افغانستان سے بھاگنا پڑیگا جبکہ دوست کہتے ہیں کہ امریکہ کو بھاگنا نہیں پڑیگا۔ کیونکہ یہ آخری معرکہ ہے، یہ حق و باطل کے درمیان موت و حیات کی جنگ ہے، لہذا روس کو تو بھاگنا نصیب بھی ہو گیا تھا لیکن امریکہ کو بھاگنا بھی نصیب نہیں ہوگا۔ نیز اللہ والے بھی اس بار ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتے کہ امریکہ کو بھاگنے کا موقع دیا جائے۔ چشم فلک دیکھے گا کہ افغانستان امریکی قبرستان بنے گا۔ یہاں امریکہ جتنا شکست کھاتا جائے گا مزید فوج بھیجتا جائے گا۔

سو اس فیصلہ کن معرکہ کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہر اہل ایمان پر اس لشکر کی مدد فرض ہے جو مسلمان اپنے درجات بلند کرانا چاہتا ہے، جسکے دل میں یہ خواہش ہے کہ وہ ان فضائل کو حاصل کرے، جو خراسان کے لشکر کے بارے میں آئے ہیں، تو وہ اس لشکر میں شامل ہو جائے اور ہم دعوت دیتے ہیں ان ایمان والوں کو جو اپنا ایمان بچانا چاہتے ہیں، کہ وہ اس لشکر کا حصہ بن جائیں (جانی مالی) اور وہ اہل تقویٰ جسکو اپنا ایمان شہروں میں خطرے میں نظر آتا ہے وہ انھیں اور ان قافلوں میں شامل ہو جائیں خواہ پانی پلانے کی ہی ذمہ داری کیوں نہ مل جائے۔

... یہ دعوت ہے انکے لئے جو دجال کے فتنے سے دور رہنے والی حدیث پر عمل کرتا چاہتے ہیں کہ شہر تو فتنہ دجال کے مرکز ہونگے، اور امن و عافیت پہاڑوں میں ہی ہوگا۔ لہذا ابھی وقت ہے کہ ان فتنوں سے نکل کر اپنے ایمان کو بچایا جائے۔

یہ دعوت ہے ان اہل علم کیلئے جو حقیقی معنی میں انبیاء کے وارث ہیں، مجاہدین میں درس کیلئے اور تعلیم و تعلم کے لئے اس لشکر میں شامل ہو جائیں، جو نبی کریم ﷺ کی احادیث کا مصداق ہے، اور جسکے حق ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ نیز جہاں کوئی اختلاف اور جماعت بندی بھی نہیں ہے۔ یہ دعوت ہے امت کی ماؤں کیلئے کہ تمہارے بچوں کو تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے.... تمہاری حوصلہ افزائی اور تائید کی ضرورت ہے..... یہ فریاد ہے۔ ان بہنوں سے جو بھائیوں کو سرخرو دیکھنا چاہتی ہیں، کہ بھائیوں کو اس لشکر کا سپاہی بنانے میں اپنا کردار ادا کریں.... دنیا داری سے نکل کر دعوت جہاد کو عام کریں.... اور اس لشکر کو مضبوط کریں جو آنے والے حالات میں تمہاری عصمتوں کا محافظ ہے، برے حالات سے پہلے بھائیوں کو اپنی عزتوں کی حفاظت کرنے کا طریقہ سکھائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بھائی کو ندامت کی موت سے دوچار ہونا پڑا۔

یہ دعوت ہے ہر اس شخص کے لیے جو خود کو محب وطن سمجھتا ہے کہ اس لشکر کو مضبوط کر دے کہ کل برہمن کے ناپاک ارادوں کے راستے میں یہ دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں۔

اور یہ دعوت ہے ان دوستوں کے لئے جو مختلف حالات سے دل برداشتہ ہو کر گھروں میں بیٹھ گئے.... کہ وہ اپنے ان شہید ساتھیوں کو یاد کریں.... جنکے ساتھ کبھی وقت گزارا تھا.... ان لہجوں کو یاد کریں جب رب کی رضا پانے کے لئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کو راستہ بدلنے پر مجبور کر دیا تھا.... کیا وہ خیمے اور خندقیں آپ بھلا سکتے ہیں... جہاں آپ نے اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت لمحات بتائے تھے؟ کیا کبھی آپ کو جہاد کا وہ پہلا دن یاد نہیں آتا جب سودائے عشق میں قدم رکھا تھا؟

ضرور یاد آتا ہوگا، ایمان کی وہ حلاوت آج بھی دل کے کسی گوشے میں محسوس ہوتی ہوگی، جو کبھی برفانی راتوں میں پہرے کے وقت محسوس ہوتی تھی، یقیناً جب آپ عراق و افغانستان میں کاروائیوں کی خبریں سنتے ہو گئے تو آپ کے دل میں سویا ہوا سمندر اچانک سرکش ہو جاتا ہوگا۔

غلطیوں کی وجہ سے افراد سے تو ناراض آپ ہو سکتے ہیں لیکن جہاد سے کیسے ناراض ہو گئے۔ جو ساتھی اس وقت موجود ہیں ان سے بے شک ہزار گلے شکوے ہو سکتے ہیں، اور جب ساتھ ہوتے ہیں تو ہو ہی جاتے ہیں، لیکن شہید ساتھیوں اور اسیر دوستوں کو یاد کر کے آپ ضرور تڑپ اٹھتے ہو گئے۔

اگر ان گلے شکوؤں کی وجہ سے جہاد چھوڑنا جائز ہوتا تو سب سے پہلے طالبان جہاد چھوڑ کر

چلے جاتے کہ ان کے ساتھ اچھا نہیں ہوا۔ اگر جہاد اس وجہ سے چھوڑا جاتا تو عرب ساتھی کبھی بھی جہاد کا نام نہ لیتے۔

سوائے ایمان والو! شکوے شکایتیں تو چلتی ہی رہتی ہیں اور پھر جنت میں سب ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہونگے۔ اس لئے جہاد کے قافلے رواں دواں ہیں یہ نہ رکھتے ہیں اور نہ انتظار کرتے ہیں۔ لہذا خیال رہے کہیں قافلے دور نہ نکل جائیں۔

مبارک ہو ہر اس مسلمان کو جو جتنا حصہ ڈال کر کامیاب ہو جائے..... اپنی جان و مال اپنا سب کچھ... کہ اسکے بعد پھر کچھ اور نہیں ہے۔

اور ہم مبارک باد دیتے ہیں ان جوانوں کو جو افغانستان میں پہنچ کر تاریخ اسلام کی عظیم الشان جنگ میں شریک ہو چکے ہیں اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب کو اس قافلے کا سپاہی بنادے۔ آمین

جہادِ عراق

یہ ایسی تحریک ہے جہاں صورت حال بہت تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہی ہے اور اس میں شریک مجاہدین امریکی فوجیوں سے زیادہ جنگوں کا تجربہ رکھتے ہیں۔ یہ مجاہدین طالبان کی پسپائی کے بعد گھروں کو دلوں میں یہ حسرت لئے ہوئے لوٹے تھے کہ دشمن سے دوبارہ مقابلہ نہ ہو سکا، لیکن اب اللہ نے انکی تمنائوں کو پورا کر دیا ہے اور انکے رب کی جانب سے حکم آیا ہے کہ گھر جا کر آرام نہیں کرنا ابھی چھٹی نہیں ہوئی ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

ملکِ عشق کے انداز نرالے دیکھے

اسکو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

جیسا کہ پیچھے نعیم ابن حماد کی روایت میں گذرا و حال اپنی خدائی کے اعلان سے پہلے دو سال عراق پر حکومت کرے گا۔ اس روایت کو پڑھ کر ہی عراق کے محاذ کی نزاکت اور اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ نیز وہ احادیث جو فرات اور بقیعہ عراق کے بارے میں آئی ہیں وہ بھی مسلمانوں کو بہت کچھ غور و فکر کی دعوت دے رہی ہیں۔

عراق کی اس اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام ابلیسی قوتیں متحد ہو کر سب سے پہلے عراق پر قابض ہوئی ہیں۔ عراق کے مشرق میں اصفہان (ایران) ہے، شمال میں ترکی، شمال مغرب میں

شام، جنوب میں سعودی عرب، جنوب مشرق میں طنج فارس اور مغرب میں اردن ہے۔ اس طرح جغرافیائی لحاظ سے آئندہ آنے والے حالات میں عراق مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

عراق میں موجود مجاہدین آنے والے وقت میں مکہ مکرمہ سے لیکر بیت المقدس تک اور خراسان سے لے کر انطوط اور اعماق تک سپلائی کا کام کریں گے۔ اور دشمن کی سپلائی اور قافلوں کے لیے مستقل عذاب الہی بنے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ویکیدون کیداً واکید کیداً (وہ کافر اپنی چالیں چلتے ہیں اور میں (اللہ) اپنی تدبیریں کرتا ہوں)۔

عراق کی تازہ صورتحال نے غفلت کی نیند میں پڑے عربوں کو بیدار کر کے رکھ دیا ہے، اب وہاں کھلے عام منبر و محراب سے جہاد کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ عوام کے جذبہ جہاد کو اب شاید شہنشاہیت کی زنجیریں زیادہ عرصہ تک نہیں روک سکیں گی۔ عرب عوام کے جذبات اور اللہ والوں کی تکبیروں سے اب عرب شہنشاہیت کے قلعے زمین بوس ہو اچا پتے ہیں۔ اللہ کے محبوب بندوں کا لہو عمل مکافات بن کر بہت جلد انکو اپنی گرفت میں لینے والا ہے۔

عرب دنیا کی بدلتی صورت حال کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جامعہ ازہر جیسے اداروں کے اساتذہ اب وہ باتیں علی الاعلان کر رہے ہیں، جو انکی زبانوں سے نکلنا ناممکنات میں سے سمجھا جاتا تھا۔

جامعہ ازہر کے ایک محقق ایک مشہور ٹی وی چینل پر اعلان کرتے ہیں کہ یہودیوں سے نمٹنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ انہیں جہاں پاؤ قتل کرو۔ سوال کرنے والا پوچھتا ہے یا شیخ کیا اس سے آپ کی مراد حقیقت میں قتل کرنا ہے؟ (گویا وہ کہنا چاہ رہا تھا کہ آپکو پتہ ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟) جواب میں اعتماد بھری آواز آتی ہے۔ جی ہاں

جہاد و چینیا

انتہائی منظم اسلامی تحریک جس نے ماسکو تک کو غیر محفوظ بنا دیا ہے یہاں بننے والے لوگوں کا تعلق اس قوم سے ہے جنہوں نے ایک زمانے تک اسلامی پرچم کو بلند رکھا اور دنیا کے تین بڑے عظمیوں ایشیا افریقہ اور یورپ پر اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا۔ چین مجاہدین کا تعلق ترک قوم سے ہے جسکے مختلف قبائل تمام وسط ایشیائی ریاستوں (Central Asia) میں پھیلے ہوئے ہیں۔ غیرت و حمیت اور ہمت و بہادری کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ کیونسٹ انقلاب نے ان پر بدترین مظالم ڈھائے 70 سال تک اپنا غلام بنائے رکھا۔ اور کسی کو مسلمان نام تک

نہیں رکھنے دیا گیا۔ ان حالات میں ایمان بچانے والی (بقول مولانا ابوالحسن علی مدنی) یہ ترک قوم ہی تھی جنہوں نے اس مشکل دور میں نسل در نسل ایمان کو بچائے رکھا۔ اس وقت وادی فرغانہ ازبکستان (ظہیر الدین بابر کی جائے پیدائش) میں بھی اسلامی نظام کی تحریک چل رہی ہے۔ یہود کو خطرہ ہے کہ اگر چین کی تحریک کامیاب ہوگی تو تمام وسط ایشیاء میں اسلامی تحریکات پھوٹ پڑیں گی۔ جسکے بعد روس کا بچا ہوا وجود بھی باقی نہیں رہ سکے گا۔

یہ خطہ تمام قسم کے وسائل سے مالا مال ہے معدنی وسائل میں گیس اور یورینیم جیسی دولت یہاں بڑی تعداد میں موجود ہے۔ اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس خطے کو افرادی قوت اور زر خیز زمینوں سے بھی مالا مال فرمایا ہے۔ یہی وہ علاقے ہیں جہاں امام بخاریؒ اور امام ترمذیؒ جیسے محدثین اور عالم اسلام کے بڑے بڑے فقہاء اور صوفیاء پیدا ہوئے، جنگی بدولت ہم آج درس و تدریس کی دولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ان تمام علاقوں کو ماوراء النہر (دریا آمو کے پار کے علاقے) کہا جاتا ہے۔ اہل علم اس نام سے اچھی طرح واقف ہیں۔

جہادِ فلپائن

ایک ایسا خطہ جہاں یہودی عزائم کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ جہاں بیٹھ کر وہ تمام جنوب مشرقی ایشیاء پر اپنا کنٹرول جمائے ہوئے تھے۔ تحریکِ فلپائن انکے عزائم کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ بن کر کھڑی ہے۔ یہ ایسا خطہ ہے جہاں بڑے بڑے یہودی آکر اپنا مشن پورا کرتے ہیں۔ لیکن جہادِ فلپائن نے اگر انکے منصوبوں کو مکمل ختم نہیں کیا تو انکو بہت حد تک خراب ضرور کر دیا ہے۔

لہذا یہ بھی ابلیسی قوتوں کی نظر میں چھتا ہوا کانٹا ہے۔ کیونکہ یہ تحریک مکمل اسلامی رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ اور انکی قیادت بھی علماء حق کر رہے ہیں۔ فلپائن ویتنام انڈونیشیاء ملیشیاء ان تمام خطوں میں دین کارِ جہان بہت پایا جاتا ہے۔ یہودی ساہوکاروں نے ان کے وسائل پر ڈاکہ مار کر دولت اکٹھی کی ہے اور ان علاقوں کو پسماندہ رکھا ہے۔ لیکن اب جہاد کی کرنوں نے اس خطے میں بسنے والے مسلمانوں کے دلوں کو ایک نئی روشنی سے آشنا کر دیا ہے اور صورت حال تیزی کے ساتھ اسلام کے حق میں جارہی ہے۔

جہادِ کشمیر

جہادِ کشمیر اور جہادِ فلسطین میں بہت حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔ جس طرح جہادِ فلسطین

یہودیوں کے عالمی منصوبوں کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے اسی طرح اس خطے میں جب تک جہاد کشمیر جاری ہے یہودی اپنا عالمی منصوبہ کبھی بھی پورا نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اب یہودیت کے راستے کی آخری رکاوٹ جذبہ جہاد اور ایٹم بم سے مسلح پاکستان ہے۔ اور ان کے گمان کے مطابق جذبہ جہاد اور ایٹم بم کو پاکستان سے ختم کرنے کے لئے جہاد کشمیر کو ختم کرنا یہودیوں کی مجبوری ہے۔

ایلیسی قوتیں جہاد کشمیر کی اس اہمیت سے بخوبی واقف تھیں کہ اس جہاد کی بدولت نہ صرف یہاں بلکہ دنیا بھر میں جہاد کی فضا عام ہو رہی ہے اور اگر یہی سلسلہ چتا رہا تو آنے والی نسل جہاد کی تکسیروں میں پرورش پائیگی۔ لہذا کسی اور تحریک سے پہلے عالم کفر نے اس تحریک سے نمٹنے کی ٹھان رکھی ہے۔

دنیا کی مظلوم ترین قوموں میں سے ایک کشمیری قوم ہے جسکے ساتھ ہر دور میں اس نوعیت کا ظلم کیا گیا جو تاریخ عالم میں کسی کے ساتھ نہ کیا گیا ہوگا..... ایک ایسی قوم کہ کبھی اسکی لاشوں پر تجارتی محلات تعمیر کئے گئے تو کبھی زندوں کو ہی بھیڑ بکریوں کی طرح انسانیت کی منڈی میں فروخت کر دیا گیا..... اور وہ بھی جانوروں سے سستے داموں پر۔

اللہ جب کسی قوم کا انتخاب کرتا ہے تو اسکو زمین کی پستیوں سے نکال کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دیا کرتا ہے۔ اس قوم کو بھی اللہ نے جہاد کے لئے منتخب فرمایا اور تبصرہ نگاروں کے تبصرے، انسانی نفسیات کے ماہرین کی تحقیقات، دانشوروں اور فلسفیوں کے فلسفے اس قوم کے بارے میں اس وقت غلط ثابت ہو گئے جب اس قوم نے جہاد کے پرچم کو بلند کیا، انسانی نفسیات کے ماہر یہ دیکھ کر حیران و پریشان تھے کہ کیا یہ وہی کشمیری قوم ہے جسکو ایک سپاہی ایک ڈنڈے کے ساتھ بکریوں کے ریوڑ کی طرح اکیلا ہنکا کر لیجا کر لیا کرتا تھا، جسکے زندہ افراد کو جانوروں کی طرح نیلام کر دیا گیا تھا، عقلیں دنگ رہ گئیں، تجزیے غلط ثابت ہوئے..... جب اس قوم نے جہاد کا نعرہ لگا کر اللہ کی رضا کی خاطر اپنی جانوں کو اس راستے میں پیش کرنا شروع کیا۔

تمام دنیا میں جاری اسلامی تحریکات کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ قربانیوں کے اعتبار سے جہاد افغانستان کے بعد سب سے زیادہ قربانیاں کشمیری دے رہے ہیں۔ چودہ سال تک اپنی زمین پر گور یلا جنگ لڑنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

جہاد کشمیر جس نے صرف برہمن کی ہی نہیں بلکہ یہودیوں کی نیندیں بھی حرام کر دیں، ان

گنت اور دل دہلا دینے والی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ اس قوم کی قربانیوں کو بہت قریب سے دیکھنے والے جانتے ہیں کہ قربانیوں کے کتنے ہی میدانوں میں اس قوم نے بہت سوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اسکے علاوہ یہ تحریک بے بہا قربانیوں کے باوجود ہمدردی اور مدد کی اس لئے بھی زیادہ مستحق ہے کہ یہ دنیا کی سب سے زیادہ مظلوم تحریک ہے۔ اسکے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا ہے اور اب ہونے والا ہے شاید اس طرح کسی اور تحریک کے ساتھ نہیں ہوا۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ دشمنان اسلام اس تحریک کو بہت گہرائی کے ساتھ سمجھے اور بہت تیزی کے ساتھ اسکے خلاف حرکت میں آئے، لیکن اپنے آج تک اس تحریک کو سمجھ ہی نہ سکے۔ ہزاروں شہداء کا خون بھی اسکے سامنے موجود تحفظات کی دھند کو صاف نہ کر سکا۔

اس وقت جو مسائل و خطرات جہاد کشمیر کو درپیش ہیں وہ غیروں کی سازشوں سے زیادہ اپنوں کی لاپرواہی اور اس کا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے ہیں۔ اس نا اتفاقی کا ہی تو یہ نتیجہ ہے کہ آج بھارت اپنی دیرینہ خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیں مذاکرات کے کھنور میں الجھا رہا ہے، بیٹیوں کی چادریں بننے کے ہاتھوں فروخت کی جا رہی ہیں، اور سب ہیں کہ جو تماشا ہیں.... ہر طرف موت کا ستانا ہے.... بے حسی اور بے ضمیری کا راج ہے۔

لہو ہمارا بھلا نہ دینا

پاکستان کے غیور مجاہدین نے اپنے کشمیری مجاہدین سے کچھ عہد و پیمان کئے تھے، کہ خون کے آخری قطرے تک جہاد کو جاری رکھا جائیگا، آخری سانس تک میدان کو گرم رکھا جائے گا، ہاتھ شل ہو جائیں.... پاؤں میں چھالے پڑ جائیں لیکن.... منزل کی جانب سفر جاری رکھا جائے گا، جن چراغوں کو سرخ لہو سے روشن کیا گیا ہے، انکی لو کو کبھی مدھم نہیں ہونے دیا جائے گا۔

کشمیری ابھی بھی اپنے عہد پر قائم ہیں، آبلہ پا ہیں پھر بھی عزم سفر جو ان ہے، روشنی کی دشمن آنندھیوں نے ان چراغوں پر یلغار کرنی شروع کر دی ہے، پھر بھی انکو بجھنے نہیں دیا گیا ہے۔ کشمیری تو اپنا عہد نبھا رہے ہیں، اور اندلس کے ان نوجوانوں کی طرح آخری سانس تک ڈٹے رہیں گے، جو امیر غرناطہ عبداللہ کی کم ہمتی اور بزدلی کے باوجود آخری مجاہد تک اسلام اور اپنے ملک کی حفاظت کرتے رہے، اور اپنے رب کی بارگاہ میں سرخرو ہوئے۔

کشمیری مجاہدین بھی آخری سانس تک اس عہد کو نبھاتے رہیں گے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جہاد میں کامیابی صرف علاقہ فتح کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ تو عقیدے کی جنگ ہے، جو اپنے

عقیدے پر آخر تک ڈٹا رہا وہی کامیاب اور فاتح کہلاتا ہے۔ اگلے سامنے اسلام کی تاریخ ہے جس میں انھوں نے پڑھا ہے کہ دنیا کا گھنیا سے گھنیا مورخ بھی میر جعفر اور میر صادق کو کامیاب نہیں کہتا، بلکہ دنیا انہی کو کامیاب کہتی ہے جو اپنے جسموں کو تو منا گئے، لیکن اپنے نظریے اور عقیدے کو بچا گئے، جنے تو عقیدے پر اور جان نگی تو بھی اپنے عقیدے پر۔ یہ کوئی سیاسی جنگ نہیں، بلکہ شریعت نے اسی لئے اس کو جہاد کہا ہے۔

طاغوتی قوتیں ہم سے اس لئے لڑتی ہیں کہ ہم اللہ کی بالادستی کا خیال دل سے نکال کر اگلے ولڈ آرڈر کے سامنے سر جھکا لیں۔ جبکہ ہمارا اصرار ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس کشمکش میں اگر ہماری جان بھی چلی جاتی ہے تو اس حال میں جاتی ہے کہ ہم اپنے عقیدے پر قائم ہوتے ہیں، جبکہ باطل ہم سے اسلئے لڑا تھا کہ وہ ہم کو ہمارے عقیدے سے ہٹا دے۔ سوائے عقل والوں زرا بتاؤ تو سہی اگر مجاہدین کسی خطے میں لڑتے لڑتے شہید ہو جائیں تو انصاف سے فیصلہ کرو کہ فاتح کون بنا؟ ہم یا ہمارا دشمن؟ لہذا مجاہدین کشمیر بھی انشاء اللہ فاتح ہی بننا پسند کریں گے۔

وہ تو اپنے نظریے اور عقیدے پر جانیں قربان کر کے فاتح بن جائیں گے، لیکن کل تاریخ کیا لکھے گی کہ یہ عہد و پیمان تو کسی اور نے بھی کئے تھے، سفر میں ساتھ رہنے کے وعدے کرنے والے تو کوئی اور بھی تھے، چرائیوں میں لہو جلانے کی قسمیں تو اوروں نے بھی کھائیں تھیں، تاریخ کے سامنے کیا عذر پیش کیا جائے گا؟ حالات ناموافق تھے؟ حکومت کی پالیسی تبدیل ہو گئی تھی؟ لیکن مورخ کے قلم کو حرکت کرنے سے بھلا کس نے روکا ہے، وہ تو تاریخ کے سینے میں اپنے خنجر سے یہ ضرور تحریر کر جائے گا، کہ شہداء کشمیر سے عہد وفا کرتے وقت حالات کے موافق و ناموافق ہونے کی تو بات نہیں ہوئی تھی، عشق کی راہوں پر قدم رکھتے وقت ایسی تو کوئی شرط نہیں تھی، کیونکہ عشق شرطوں پر نہیں کیا جاتا۔

میں جب اس کشمیری بوڑھے کے بارے میں سوچتا ہوں، جواب سے پہلے بھی دو مرتبہ انہوں کی بے وفائی دیکھ چکا ہے، تو پریشان ہو جاتا ہوں کہ اس کے دل سے کیا آہ نکلتی ہوگی، میں جب ان ساتھیوں کے بارے میں سوچتا ہوں، جو سخت برفانی راتوں میں ڈوڈہ کے پہاڑوں میں چلتے ہوئے، پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے، کہ قافلے کہاں ہیں، تو انکی نظر میں کسی کی کیا اہمیت رہتی ہوگی؟ کل روز محشر جب جموں کے کہساروں، اور وادی کے سبز زاروں سے شہداء اٹھ کر آئیں گے تو ان سے کس طرح نظریں ملائی جائیں گی؟

وہ خونِ شہداء جس سے وادی کے چنار رنگین ہوئے، امت کی بیٹیوں کی وہ چیخیں جس نے کشمیر کی خاموش فضاؤں کو بوجھل بنا دیا، دریائے جہلم میں بہتی بہنوں کی برہنہ لاشیں، بیٹے کی راہیں نکتی بوڑھی ماں کی پتھرائی آنکھیں، مصائبِ عالم کے پچاس سال جس سے وادی جنتِ نظیر جہنم میں تبدیل ہو گئی، یہ سب اس لئے برداشت کیا کہ ایک دن برہمن کے کفر سے نجات ملے گی۔ روزِ محشر کوئی ان کے خلاف کیا عذر تراشے گا جب کہ امام المجاہدین، محسنِ انسانیت، محمد عربی ﷺ بھی انکے ساتھ ہونگے۔

مجھے اس بات کی کوئی پریشانی نہیں کہ عشق کی راہوں پر چلنے والوں کا کیا بنے گا، ہم انکے حوصلوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ اگر انکے لئے ایک راستہ بند ہوا تو وہ نئے راستے تلاش کر لینگے، اور جو بھی ہو راہِ وفا میں چلتے رہنا ہی کامیابی کہلاتی ہے، تھک کر بیٹھ جانا خواہ کتنے ہی خوبصورت سراب کے قریب ہو، ناکامی ہی کہلاتا ہے۔ سوانِ دیوانوں کے حوالے سے ہم بہت پر امید ہیں۔

اسلئے جہادِ کشمیر سے محبت کرنے والوں کو دل برداشتہ اور افسردہ نہیں ہونا چاہئے، شہداء کے خون سے تجارت کرنے والے ہر دور میں موجود رہے ہیں، میدانِ جہاد میں چنگاریاں بھڑکاتے گھوڑوں کی ٹاپوں کو، سیاست کے میدان میں گرانے کی کوششیں بھی کوئی نئی نہیں ہیں، آسمان کی بلند یوں میں اڑنے والے عقابوں، اور بلند چٹانوں میں نشین بنانے والوں کو خوبصورت گنبدوں کا اسیر بنانے کا درس دینے والے بھی پرانی تاریخ رکھتے ہیں، سو آج جو کچھ جہادِ کشمیر کے ساتھ ہوتا نظر آرہا ہے، نہ تو یہ مجاہدین کی آواز ہے اور نہ ہی ان کشمیریوں کے جذبات ہیں جنکے گھروں تک برہمن کا ظلم پہنچا ہے۔ وہ اپنے مقصد کے حاصل ہونے تک نہ تو مایئگی اور نہ ہی شکست تسلیم کریں گے۔ لہذا ڈھل جھیل کے کنارے خوبصورت ہوٹلوں سے لے کر دہلی کے نرم و گداز بستروں تک اور کٹھمنڈو سے لے کر وائٹ ہاؤس تک جتنے چاہیں خفیہ مذاکرات کئے جائیں انکے ذریعے جہادِ کشمیر کو بند نہیں کرایا جاسکتا۔

اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان حالات میں مجاہدین کو بے انتہا پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑیگا، لیکن اس کے بعد تحریک اپنے نئے جنم کے ساتھ ایک نئے انداز میں اپنے پیروں پر کھڑی نظر آئے گی۔ جب مجاہدین اپنوں کی بے وفائیاں دیکھیں گے تو پھر ممکن ہے ”اپنوں“ کی طرف دیکھنا چھوڑ دیں اور تحریک میں عسکری انقلابی تبدیلیاں لے آئیں۔ ایسا ہونا قطعاً ناممکن

نہیں کیونکہ تحریکوں میں ایسے مراحل آیا ہی کرتے ہیں، لیکن ان مراحل کے بعد تحریکوں میں نکھار اور اجلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ مجاہدین ہمت نہیں ہاری گئے۔ ہاں البتہ ان سے وعدے کرنے والوں کو ضرور سوچنا چاہئے، کہ ہر ایک سے اس کے وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ لوگوں کے انفرادی گناہ تو معاف بھی ہو جایا کرتے ہیں لیکن کبھی قوموں کے اجتماعی گناہ بھی معاف ہوئے ہیں؟ اگر بھول گئے ہو تو تم تو صاحب قرآن ہو، اسکی تاریخ اٹھا کر دیکھ لینا، قوم کے اجتماعی گناہ اللہ معاف نہیں کیا کرتا۔ آخرت میں تو نیتوں کے اعتبار سے فیصلہ ہوتا ہے وہ ہو کر رہے گا، اس جرم کا عذاب دنیا میں ہی آ جاتا ہے، اور سب پر آتا ہے وہاں یہ نہیں دیکھا جاتا فیصلہ کس نے کیا تھا بلکہ دیکھا یہ جاتا ہے کس نے کیا کیا تھا؟

جہاں کشمیر صرف کشمیریوں کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ ہندوستان کے پچیس کروڑ مسلمانوں اور چودہ کروڑ پاکستانیوں کی امن و سلامتی اور بقاء کا ضامن ہے۔ بھارت کی اگر جہاں کشمیر سے جان چھوٹ جاتی ہے تو اسکے بعد اسکے ناپاک عزائم کے راستے میں کوئی اور چیز رکاوٹ نہیں ہے۔

ہفت روزہ تکبیر کے شمارہ ۲۵ نومبر تا یکم دسمبر ۲۰۰۴ میں جارج فریڈمین کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر فریڈمین ”اسٹریٹورگلوبل انٹیلی جنس“ نامی ایک پرائیویٹ کمپنی کا سربراہ ہے۔

فریڈمین نے نیشنل یلک ریڈیو کو ایک انٹرویو میں پاکستان کے خلاف بکواس کی ہے جس میں اس نے کہا ”امریکہ آئندہ موسم بہار تک شمال مغربی پاکستان پر حملہ کر دیگا، اور اگر پاکستان اس حملے کی تاب نہ لاسکا تو امریکہ اور بھارت مل کر پاکستان پر قبضہ کر لینگے۔“

فریڈمین نے اپنی کتاب ”امریکا زیکرٹ وار“ اور اپنے مختلف انٹرویوز میں دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان پر حملہ امریکہ کی ضرورت ہے، کیونکہ القاعدہ کی کمانڈ پوسٹ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں منتقل ہو چکی ہے، اور دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنے کے لئے اس کمانڈ پوسٹ کا تباہ کیا جانا ضروری ہے۔ جارج فریڈمین کے خیال میں امریکہ کو پاکستان پر حملہ بہت پہلے کر دینا چاہئے تھا، لیکن چونکہ اس حملے کے لئے اس علاقے میں امریکہ کے پاس کافی فوج موجود نہیں ہے اس لئے حملہ آئندہ موسم بہار تک مؤخر کر دیا گیا ہے۔ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں فریڈمین نے پیٹنگاؤن کے ایک ترجمان کا بھی حوالہ دیا جس نے غلطی سے امریکی پلان میڈیا کو بتادیا تھا، تاہم

بعد میں امریکن میڈیا نے چیناگوں کی مدد کرتے ہوئے اس پلان کو میڈیا میں زیادہ نہیں اچھالا۔
(ہفت روزہ تکبیر)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں کی دشمنی اور ناپاک افرادوں سے آگاہ فرمایا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدَّوَامًا عَنَيْتُمْ قَدْ بَدَلَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَقْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ**۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے علاوہ (غیروں) کو رازدار نہ بناؤ۔ وہ (کافر) تمہیں دھوکہ دے کر برباد کرنے میں کوئی کسر نہ رکھیں گے، انکی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ تمہیں مشکل میں ڈال دیں، (یہ حقیقت ہے کوئی مفروضہ نہیں کیونکہ) انکی باتوں سے (تمہارے بارے میں) انکا بغض ظاہر ہو چکا ہے اور (اس کے علاوہ) جو انکے دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم کو کچھ عقل ہو تو (حقیقت کو سمجھو)۔

اسلام دشمنوں کا بغض اللہ تعالیٰ انکی زبانوں سے اس لئے ہی ظاہر کراتا ہے تاکہ ملک و ملت سے محبت کرنے والے اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہیں۔ خوش فہمی کی جنت میں رہنے والے اس طرح کے بیان کو پڑھ کر یہی کہیں گے کہ یہ حقیقت کے خلاف ہے، اور امریکہ پاکستان کا اسٹریٹیجک پارٹنر ہے۔

لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان کی کرنیں زندہ ہیں، جو مساجد و مدارس کو بچانا چاہتے ہیں، جو اپنی بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتوں کے پاسبان ہیں، اور وہ لوگ جنکی رگ و پے میں وطن عزیز کی محبت گہرائیوں تک اتری ہوئی ہے اور جو اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، انکو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ملک و ملت کی حفاظت کے معاملے میں ذرہ برابر سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کریں۔

نازک حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

حضرت مہدی سے متعلق احادیث کو پڑھنے کے اور دجال کے بارے میں احادیث کو سمجھنے کے بعد اب یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے کہ اس وقت دنیا کے اسٹیج پر جو کچھ ہو رہا ہے یہ حق و باطل کے درمیان جنگ کا آخری معرکہ ہے۔ اب ابلیس کی ساری محنت و توانائیاں اس بات پر لگی ہوئی ہیں کہ ساری دنیا میں اسکی حکومت قائم ہو جائے تاکہ (اپنے گمان کے مطابق) تاریخ

انسانی کوتاہ کن انجام سے ہمسکار کر دے اور انسان کو اللہ کی نظر میں گمراہ کر دے کہ یہ انسان تیری دی ہوئی ذمہ داری کو نہ نبھاسکا۔

ایلیس کے اس مشن میں ایلیس کے دیرینہ حلیف، اللہ کے دشمن اور انسانیت کے مجرم یہودی سب سے بڑھ چڑھ کر لگے ہوئے ہیں۔ انکے ساتھ ایلیس کے تمام چیلے جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے بھرپور طریقے سے ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اب انھوں نے صاف صاف کہنا شروع کر دیا ہے کہ انکی جنگ مشن کے مکمل ہونے تک جاری رہے گی مقاصد کے حصول تک وہ لڑتے رہیں گے۔

یہ وہ جملہ ہے جو آپ بش اور دیگر کفر کے سرداروں کی زبان سے بار بار سن رہے ہیں۔ ہم سوئے ہوئے مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ اے غفلت کے صحراؤں میں بھٹکنے والو! خطرات کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لینے والو! وہ کونسا مشن ہے جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا؟ مشن اگر طالبان تھے تو وہ انکے مطابق جا چکے، مشن اگر القاعدہ تھی تو وہ (ان کے بقول) ٹوٹ چکی، مشن اگر عراق کی عسکری قوت تھی تو وہ بھی ختم ہو چکی، لیکن بش ابھی بھی کہتا ہے کہ مشن پورا ہونے تک جنگ جاری رہے گی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ مشن آگے کوئی اور ہے..... کفر کے سردار اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہیں۔

بش ایک ایسے ملک کا صدر ہے جو یہودیوں کا غلام ہے جس صدر کا بیڈروم بھی یہودیوں کی نظروں سے محفوظ نہیں رہتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں کے فرقے WASP سے ہے۔ جنگی بنیاد ہی اسرائیلی ریاست کا قیام ہے جنکا نظریہ یہ ہے کہ انکی زندگی یہودیوں کی مرہون منت ہے۔ دنیا سے اگر یہودی ختم ہو گئے تو دنیا ختم ہو جائیگی لہذا یہودیت کی حفاظت بش کی قوم اپنا مذہبی فریضہ سمجھتی ہے، اس قوم کی حفاظت جس پر کتے، بلی سانپ اور بچھو بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحْکِمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنْ الْبَیِّنَاتِ وَ الْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنَ لِلنَّاسِ فِی الْکِتَابِ اُولٰٓئِکَ یُطٰعُوْنَ اللّٰهَ وَ یُطٰعُوْنَ الرَّسُوْلَ

ترجمہ: بیشک جو لوگ ہمارے نازل کردہ واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اسکے کہ ہم نے اس کو لوگوں کے لئے کتاب میں کھول کر بیان کیا ہے، تو ان پر اللہ کی لعنت اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔ جس طرح دجال کے آلہ کار مشن کے مکمل ہونے تک پیچھے ہٹنے کا ارادہ نہیں رکھتے اسی طرح اللہ کے مجاہد بھی اپنے مشن کی تکمیل تک میدان میں ڈلے رہیں گے۔ اور جس دن کا یہودی انتظار کر رہے ہیں کہ جب ان کا خدا دجال آئے گا تو ساری دنیا میں انکی

عالمی حکومت قائم اور کرے گا، درحقیقت یہ وہ دن ہوگا جو یہودیوں کی بربادی کا آخری دن ہوگا جہاں ان کو پتھر اور درخت بھی پناہ نہیں دیں گے۔

اللہ کے مشن کو مکمل کرنے کے لئے تمام دنیا میں ایمان والے اللہ کے دشمنوں سے قتال کر رہے ہیں۔ مشن ایک ہے محاذ مختلف ہیں جنگ ایک ہے خطے تقسیم ہیں۔ دشمن ایک ہے چہرے الگ الگ ہیں، یہ جہاد کرتے رہے، کر رہے ہیں اور فتح یا شہادت تک کرتے رہیں گے۔ نہ دشمن کی قوت ان کے عزائم کو کمزور کر سکتی ہے اور نہ اپنوں کی بے وفائیاں ان کے قدموں کو ڈگمگا سکتی ہیں۔ یہ عزم و ہمت کی وہ چٹانیں ہیں جن سے ٹکرا کر روس کا سرخ سمندر اپنا سر پھوڑ چکا ہے، یہ جذبوں اور حوصلوں کے وہ طوفان ہیں۔

جن سے ٹکفے والی بجلیوں نے دجالی قوتوں کے عسکری اور اقتصادی غرور (ولڈ ریڈ سینٹر اور پیٹفا گون) کی علامات کو زمین بوس کر کے رکھ دیا ہے، یہ اللہ کے دشمنوں کے لیے ایک مکافاتِ عمل ہیں جو سزا دینے پر آمیں تو ایٹم بم کا انتظار نہیں کرتے بلکہ اپنے جسموں کو بم بنا کر اللہ کے دشمنوں کو اڑا دیا کرتے ہیں، ہاں بھلا اب یہ دشمن کی قوت سے کس طرح مرعوب ہو سکتے ہیں، اب تو رحمانی امداد انکی آنکھوں کے سامنے آتی ہے، یہ بھلا مایوسیوں کا شکار کیوں ہونے لگے کہ اب تو قوم کے بزرگ ان کے سروں پر ہاتھ رکھنے لگے ہیں، ان دیوانوں کو اب کون کم ہمت بنا سکتا ہے جنگی مائیں ان کے ساتھ جانے کی فرمائش کرتی ہوں، ہاں، اب تو بہنیں بھی بھائیوں کی شہادت پر جشن مناتی ہیں، ان کے مشن میں انکا ہاتھ بٹاتی ہیں، اب تو ان جوانوں کے حوصلے پہلے سے زیادہ بلند ہو چکے ہیں کہ آقائے مدنی ﷺ کی بشارتوں کو لوٹنے کا وقت آ گیا ہے۔ اس وقت طرح طرح کی مشکلات اور تکالیف کے باوجود اللہ کے مشن کو پورا کرنے کے لئے اللہ کے سپاہی افغانستان، کشمیر، فلسطین، عراق، فلپائن، انڈیا اور دیگر محاذوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایمان والے کو اپنے عمل سے دعوت دے رہے ہیں کہ اے مقصدِ ربانی کو بھول کر دنیا کے ہنگاموں میں گم ہو جانے والو! خود کو تاویلوں، علتوں اور مصلحتوں میں الجھا لینے والو! اے دنیا کے فانی حسن کے پیچھے بھاگنے والے جوانو! آؤ ہم تمہیں اس حسن کے بارے میں بتاتے ہیں جس کو سن کر دلہانہی نویلی دلہن کو تجلہ عروسی میں چھوڑ کر چلے جایا کرتے ہیں۔ اے دنیا کے نشے میں خود کو ڈوبنے والو! ادھر آؤ ہم تمہیں ایسا نشہ پلاتے ہیں کہ جنت میں جا کر بھی جس (شہادت) کا نشہ نہیں اترتا۔ اے خود کو تجارت میں ڈبو دینے والو! اس تجارت کی طرف آؤ جس میں صرف فائدہ ہی فائدہ ہوا کرتا ہے، اے حکمرانو! جہاد کی راہوں کے راہی بن جاؤ پھر دنیا کی بادشاہتیں تمہارے قدموں میں ہوگی۔

اے محمد عربی ﷺ کے غلامو! ایمان بچانے کے لئے جان گنوا دینا، جان بچانے کی خاطر ایمان نہ گنوانا، اس لشکر کی مدد کرو جس طرح بھی کر سکتے ہو۔ اور خود کو بھی تیار کرو کہ حضرت مہدی کے ساتھ وہی تو ہو گئے جن کو جنگ لڑنی آتی ہوگی اور جنگ بھی کیسی المملحمة الکبیری (خطرناک جنگ عظیم)..... اپنے کانوں کو ڈیزیز کی کڑ اور کروڑ کی چنگھاڑ کا عادی بنالو، تاکہ کل جہنم کی چنگھاڑ سے بچ سکو (لہم فیہا زفیر و شہیق) یہ کسی ایک جماعت کا لشکر نہیں یہ سب کا لشکر ہے۔ ہر کلمہ پڑھنے والے پر اسکی مدد کرنا فرض ہے، یہ تمہارے بچے ہیں تمام آپسی اختلافات کو بھلا کر، ذاتی اتناؤں کی دیواروں کو مسمار کر کے، سب کے متحد ہونے کا وقت آ گیا ہے، فرشتے تمہاری نصرت کے لئے تیار کھڑے ہوئے ہیں تمہاری حوری بن سنور کر تمہاری راہیں تک رہی ہیں، تم سے پہلے شہادت پانے والے تمہیں خوشخبری سنارہے ہیں (لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون) کہ نہ تو ان کو خوف ہوگا اور نہ کسی بات کا ملال ہوگا۔

خلاصہ واقعات احادیث

چونکہ آپ ﷺ نے حضرت مہدی اور دجال سے متعلق واقعات کو ترتیب وار بیان نہیں فرمایا، اسلئے ترتیب کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ آپ ﷺ نے حضرت مہدی کے خروج والے سال کچھ نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ لیکن یہاں پھر یاد دلادیں کہ واقعات کی ترتیب حتمی نہیں ہے۔

خروج مہدی سے قریب ترین واقعات

حضرت مہدی کا خروج ذی الحجہ (حج) کے مہینے میں ہوگا۔ اس سے پہلے نفس زکیہ کو شہید کر دیا جائے گا۔ عرب کے کسی ملک کے بادشاہ کی موت اور اس پر اختلاف ہوگا۔ رمضان میں خوفناک آواز آئے گی۔ ذی قعدہ (ذی الحجہ سے پہلے آتا ہے) کے مہینے میں عرب قبائل میں انتشار ہوگا جسکے نتیجے میں لڑائیاں ہوں گی۔ حج کے موقع پر حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور حاجیوں کا قتل عام ہوگا۔ شام (یعنی اردن، اسرائیل، سیریا میں سے کہیں) میں سفیانی اقتدار میں آئے گا اور ایمان والوں پر مظالم ڈھائے گا، دریائے فرات پر جنگ ہو رہی ہوگی۔

جنگ عظیم کے مختلف محاذ

غزوہ ہند اور رومیوں سے جنگ والی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مہدی کے خروج

کے وقت کافروں اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی جنگوں کے دو بڑے محاذ ہونگے۔ پہلا محاذ عرب کی ساری سرزمین ہوگی جہاں مختلف جگہوں پر مجاہدین اور کفار میں جنگ ہو رہی ہوگی جن میں خاص طور پر فلسطین، عراق اور شام قابل ذکر ہیں، اس محاذ پر حضرت مہدی کا ہیڈ کوارٹر دمشق کے قریب الغوطہ میں ہوگا جہاں سے وہ تمام مجاہدین کی کمانڈ کریں گے۔ جبکہ دوسرا محاذ ہندوستان کا ہوگا۔ حدیث میں اس محاذ کے مرکز کا ذکر نہیں ہے۔

عرب کا محاذ

عرب والے محاذ کی ترتیب احادیث کی روشنی میں کچھ یوں بنتی ہے۔ حضرت مہدی کے خروج کی خبر ملتے ہی انکے خلاف ایک لشکر آئے گا۔ جو بیداء میں دھنس جائے گا۔

یہ خبر سن کر شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء حضرت مہدی کے ساتھ مل کر قتال کرنے کے لئے اس لشکر میں آکر شامل ہو جائیں گے۔ پھر ایک قریشی جو سفیانی کے لقب سے مشہور ہوگا اس کے لشکر سے حضرت مہدی جنگ کریں گے۔ یہ جنگ کلب ہوگی۔ اس میں مسلمان فاتح ہوں گے۔

پھر حضرت مہدی دمشق کے قریب الغوطہ کے علاقے میں پہنچ کر اپنا مرکزی ہیڈ کوارٹر بنائیں گے۔ یمن اور خراسان سے مجاہدین کے لشکر بھی آئیں گے۔ رومی عیسائی مسلمانوں کے ساتھ امن معاہدہ کریں گے۔ پھر یہ دونوں مل کر اپنے عقب کے مشترکہ دشمن سے جنگ کریں گے اور فاتح ہوں گے۔

پھر عیسائی معاہدہ شکنی کریں گے اور تمام کافر پھر اکٹھے ہو کر آئیں گے اور اعماق (دابق) میں اتریں گے۔ اور مسلمانوں سے اپنے مطلوبہ افراد مانگیں گے۔ پھر اعماق میں گھمسان کی جنگ ہوگی۔ اس جنگ میں اللہ مجاہدین کو فتح دیگا۔ اسکے بعد روم کی طرف جائیں گے فتح کر لیں گے۔ یہاں دجال کے نکلنے کی خبر سنیں گے۔ لہذا وہاں سے واپس آئیں گے۔

دجال اپنے مخالف ملکوں میں تباہی پھیلانے لگا۔ یہ عرصہ مسلمانوں پر بہت آزمائشوں اور پریشانیوں کا ہوگا۔ ایک تہائی مسلمان جہاد چھوڑ کر دنیا داری میں پڑ جائیں گے۔ ایک تہائی دجال سے لڑتے ہوئے شہید ہو جائیں گے۔ باقی ایک تہائی دجال کے سخت محاصرہ میں ہوں گے۔ اور وقتاً فوقتاً دجال کے لشکر پر حملے کر رہے ہوں گے۔ پھر جب فیصلہ کن حملے کی تیاری کر رہے ہوں گے تو

حاشیہ ۱۔ ضروری نہیں کہ جس لشکر نے قسطنطنیہ فتح کیا ہو وہی روم کی طرف جائے۔ (بلکہ یہ لشکر دوسرا بھی ہو سکتا ہے) اور ویٹیکن شہر (اطلی کا شہر جہاں پاپ جان پال ہوتا ہے)۔

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

ہندوستان کا محاذ

دوسری جانب ہندوستان والے محاذ پر مجاہدین ہندوؤں سے جنگ کر رہے ہونگے، حدیث میں اس محاذ کی زیادہ تفصیل نہیں آئی ہے۔ البتہ اس محاذ پر موجود دشمن کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ محاذ بھی انتہائی خطرناک ہوگا۔ ابتدا میں مسلمانوں کو بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑیگا، پھر مجاہدین ہندوؤں کو شکست دیتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائینگے اور اس طرح پورے ہندوستان پر اسلام کا پرچم لہرا دیں گے، ہندوؤں کے بڑے بڑے لیڈروں اور جرنیلوں کو زندہ گرفتار کر کے لائینگے، جب واپس آئینگے تو خبر ملے گی کہ عیسیٰ ابن مریم تشریف لائچکے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجاہدین کی قیادت کریں گے اور دجالی فوج سے قتال کریں گے۔ اللہ کا دشمن دجال ملعون سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال ملعون کو لہر پر قتل کر دیں گے۔ پھر صلیب توڑ دیں گے۔ اور خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ پھر یاجوج ماجوج آئیں گے اور ہر طرف تباہی پھیلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ میرے بندوں کو لے کر طور کے پہاڑ پر چلے جاؤ۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لیکر کوہ طور پر چلے جائیں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک پھوڑا پیدا کر دے گا۔ اس طرح وہ سب مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش سے ساری جگہ کو صاف کر دے گا۔ ان گھمسان کی جنگوں کے بعد تمام عالم میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔ ہر طرف امن و امان ہوگا۔ کوئی پریشان حال نہ ہوگا، کسی کو کسی سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، زمین اپنے خزانے باہر نکال دیگی، آسمان سے بارش برے گی۔ اس طرح چالیس سال تک یہی سلسلہ چلتا رہے گا۔ پھر دھیرے دھیرے دنیا سے ایمان والے اٹھنے شروع ہو جائیں گے اور جب قیامت آئے گی تو صرف کافروں پر آئے گی۔

دجال کا ذکر قرآن کریم میں

دجال کے بارے میں یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ اگر اس کا فتنہ اتنا زیادہ اہم ہے تو اس کو قرآن نے کیوں نہیں بیان کیا؟ اس کے بارے میں علماء کرام نے مختلف جوابات لکھے ہیں۔ بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: ”اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ دجال کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے۔“

یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفساً ایمانُها

ترجمہ: جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا۔ ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو ایسے شخص کا ایمان لانا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا، اس کو فائدہ نہ دیگا، (وہ تین چیزیں یہ ہیں) دجال، دلبہ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا۔ امام ترمذیؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ اور تفسیر بغوی میں ہے کہ دجال کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے:

لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس

(آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا انسان کے پیدا کرنے سے بڑا ہے) یہاں الناس سے مراد دجال ہے۔“ (فتح الباری ج: ۱۳ ص: ۹۲)۔

اس کے علاوہ ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں یہ ذکر ہے: ”اللہ تعالیٰ کا یہ قول لیسندر باسا شدیداً (تاکہ ان کو سخت عذاب سے ڈرائے) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ باس کو شدت کے ساتھ اور اپنی جانب سے قرار دیا ہے۔ لہذا اس کے رب ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے فتنے اور قوت کی وجہ سے یہ کہنا مناسب ہے کہ اس آیت سے مراد دجال ہو۔“

فتنہ دجال اور ایمان کی حفاظت

یہ شہادت گمبہ الفت میں قدم رکھنا ہے

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

تاریک فتنوں کے مہیب سائے دن بدن انسانیت کو اپنی گرفت میں لئے چلے جا رہے ہیں، ایمان والوں کے لئے یہ انتہائی آزمائش کی گھڑی ہے۔ کفر کی جانب سے ادھر یا ادھر کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ ہر مسلمان کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس امتحان گاہ میں گزرے بغیر جنت و جہنم کا فیصلہ نہیں ہو سکتا قرآن میں ارشاد باری ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ .

ترجمہ: (اے مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی جنت میں داخل کر دئے جاؤ گے حالانکہ ابھی تو اللہ نے یہ ظاہر ہی نہیں کیا کہ تم میں جہاد کرنے والا کون ہے اور ثابت قدم رہنے والا کون؟

حاشیہ! لہذا اس آیت میں دجال کا بھی ذکر ہے۔ کیونکہ نبی کریم کی حدیث قرآن کریم کی تفسیر کرتی ہے۔

یہ اللہ کا قانون ہے اور اللہ کے قانون کبھی تبدیل نہیں ہوتے۔ آپ نے ان تمام احادیث کو پڑھا۔ تمام احادیث میں حضرت مہدی اور سیدنا عیسیٰ ابن مریمؑ کی آمد کا مقصد واضح الفاظ میں قائل بتایا گیا ہے کہ وہ کفار کے خلاف مجاہدین کی قیادت کریں گے۔ اس لئے ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے اور ایمان بچانے کے لئے اپنے دل میں جذبہ جہاد اور شوق شہادت پیدا کر کے اسکی عملی تیاری کرنی چاہئے۔ جہاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہادی تربیت کا حکم فرمایا ہے۔ اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ابھی تو حضرت مہدی کا دور بہت دور ہے لہذا بعد میں جہاد کی تربیت حاصل کر لینگے تو اس بارے میں قرآن کریم نے ایک اصول بیان فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَاَعَدَّوْا لَهُ عُدَّةً

ترجمہ: اگر (وہ منافقین جہاد میں) نکلنا چاہتے تو جہاد کے لئے سامان (وغیرہ) تو اکٹھا کرتے۔ جیسا کہ پیچھے بتایا گیا کہ مسلمانوں کو بہکانے کے لئے ابلیسی قوتوں کی جانب سے جھوٹے مہدی کو مظہر عام پر لایا جاسکتا ہے۔ لہذا آقائے مدنی ﷺ نے جو نشانیاں حضرت مہدی کی بیان فرمائی ہیں ان کو ذہن نشین رکھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ چند باتیں اور ہیں جن پر عمل کر کے فتنوں سے بچنے میں انشاء اللہ مدد ملے گی:

۱۔ چونکہ دجال کے دور میں حقیقت اتنی نہیں ہوگی جتنی کہ افواہیں اور پروپیگنڈہ ہوگا۔ اور اس پروپیگنڈہ کو پھیلانے کا سب سے موثر ذریعہ جدید ذرائع ابلاغ (اخبار، ریڈیو، ٹی وی وغیرہ) ہیں۔ لہذا جدید کمیونیکیشن (ٹیلی فون، موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ) اور دیگر جدید سہولیات کا خود کو محتاج نہ بنائیں بلکہ ابھی سے ایسی عادت بنالیں کہ اگر کل یہ سارا نظام آپ کو چھوڑنا پڑے تو اس صورت میں آپ کیا کریں گے؟ لہذا اس پر کم سے کم اعتاد ہی دنیا و آخرت کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

۲۔ اگر دجالی مغربی میڈیا کو سنیں تو اس وقت ذکر واذکار کرتے رہنا چاہئے۔

۳۔ زبان کا فتنہ: اس دور میں دجالی قوتوں کی کوشش ہوگی کہ وہ حق اور اہل حق کے خلاف اتنا پروپیگنڈہ کریں کہ اسکے زور میں حق دب کر رہ جائے۔ اس لئے اگر آپ کوئی خبر مغربی میڈیا کی جانب سے سنتے ہیں تو اپنے موبائل سے یا زبانی اس وقت تک کسی اور کو نہ بتائیں جب تک کہ صورت حال واضح نہ ہو جائے۔ اس طرح آپ دجالی قوتوں کے پروپیگنڈے کے اثر کو اگر بالکل ختم نہیں تو اس کا زور ضرور توڑ دیں گے۔ قرآن کریم نے کافروں کی اس کوشش کو یوں بیان فرمایا ہے:

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ .

ترجمہ: اور کافروں نے (لوگوں سے) کہا اس قرآن کو نہ سنو اور (جب مسلمان اس کو پڑھیں یا دعوت دیں تو) اس کے مقابلے میں (زور و شور سے) لغو باتیں کرو (کہ اس قرآن کو کوئی سن نہ سکے، اور صحیح بات لوگوں تک نہ پہنچ سکے اور) تاکہ تم غالب آ جاؤ۔

۴۔ جب کسی مسئلے کو دجالی قوتوں کی جانب سے مشتبہ بنا دیا جائے اور صحیح اور غلط کا فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے، تو اس وقت ایمان والوں کے لئے جدید مادی وسائل کے ذریعے معلومات کے بجائے اللہ ہی کی طرف رجوع کرنے میں خیر ہوگی۔ کیونکہ حالات کو دجال کی آنکھ سے دیکھنے والے اور اللہ کے نور سے دیکھنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ رَبِّهِ -

تو کیا وہ شخص جس کے سینے کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کے نور پر ہے۔ (دوسرے جیسا ہو سکتا ہے)

۵۔ دل کی اسکرین کو صاف کریں: عقل و خرد رکھنے والے مسلمان بھائی جب مغربی میڈیا کی حقیقت کو سمجھ جائیں اور انکے ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر کی اسکرین پر حالات کی تصویر دھندلانے لگے، تو اس وقت انکے لئے کہیں دائیں بائیں دیکھنے کے بجائے، اپنے سینے میں موجود چھوٹی سی اسکرین کو صاف کرنا ہی زیادہ بہتر ہوگا، اور پھر وہ دیکھیں گے کہ صاف ہونے کے بعد یہ ننھی سی اسکرین وہ مناظر دکھائے گی جو آپ ساری عمر جدید سے جدید ٹیکنالوجی استعمال کر کے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ ارشاد باری ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا.

ترجمہ: اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو اللہ تمہیں ”فرقان“ عطا کر دے گا۔

یہ فرقان ہی وہ اسکرین ہے جس کے ذریعے عام آنکھ سے نہ نظر آنے والی چیزیں بھی نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بندے کا تعلق ملاءِ اعلیٰ (رحمانی قوتوں) سے جڑ جاتا ہے جہاں دنیا کے انتظامی معاملات طے پاتے ہیں، اور جہاں تجلی الہی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بصیرت عطا کر دیتا ہے، پھر وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

۶۔ سورہ کہف کی ابتدائی آیات

حاشیہ ۱: تفصیل کیلئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی کتاب حجتہ اللہ البالغہ دیکھیں۔

فتنہ و جال سے بچنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے سورہ کہف کی جن ابتدائی آیات کا حکم فرمایا آپ ان کا مضمون پڑھ کر دیکھیں تو ان آیات میں مندرجہ ذیل باتیں بیان کی گئی ہیں:

۱: اللہ کی حمد و ثناء کے بعد قرآن کریم کا حق و سچ نبی کریم ﷺ پر نازل ہوتا۔

الحمد لله الذي الایہ

۲۔ اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں پیش آنے والے انتہائی سخت آفات و مصائب سے ڈرانے لے۔ لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا

۳۔ ہر حال میں اللہ کی فرمانبرداری کرنے والوں کو دائمی راحت و آرام کی بشارت۔

وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ . الایہ

۴۔ اور ان لوگوں کو بھی سخت حالات سے ڈرانا جو اللہ تعالیٰ کا بیٹا رکھنے کا نظریہ رکھتے ہیں۔

وَيُنْذِرُ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا

۵۔ دنیا کی رونقوں کی ناپائیداری بتا کر زہد و تقویٰ (Self denial) اختیار کرنے کی ترغیب دینا۔

وَأَنَّا لَجَعَلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا

۶۔ اصحاب کہف کا واقعہ بیان کر کے اس سے بڑے واقعات کے لئے ذہن کو تیار کرنا۔ اَمْ

حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِن آيَاتِنَا عَجَبًا

۷۔ اصحاب کہف کی دعا

رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَهَبْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ہم میں حق

کے مشتبہ ہو جانے کے وقت دو چیزیں اللہ سے مانگنے کی تعلیم۔

(۱) اے ہمارے رب ہم کو خاص اپنی جانب سے استقامت عطا فرما (۲) اور ہمارے

معاملے (بتوں سے بغاوت اور صحیح دین کے بارے) میں ہماری رہنمائی فرما۔

لہذا ان آیات کو روز تلاوت کر کے ان پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اور انکو زبانی بھی یاد کرنا چاہئے۔

۷۔ تقویٰ: موجودہ وقت میں تقویٰ اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ان اعمال کا خود کو پابند

حاشیہ: اور دجال کے دور سے سخت حالات تاریخ انسانی میں کوئی نہیں ہیں۔

بنایا جائے جن کے کرنے سے رحمت الہی بندے کو ہر وقت ڈھانچے رکھتی ہے۔ مثلاً ہر وقت با وضوء رہنا، نمازوں میں فوائد وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد کچھ دیر تک اسی جگہ پر بیٹھے رہنا۔ تہجد کی پابندی۔ خصوصاً وہ لوگ جو دین کے کسی بھی شعبے میں خدمات انجام دے رہے ہیں ان کے لئے تو تہجد بہت زیادہ ضروری ہے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ سے مضبوط رابطے کے لئے قرآن کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پابندی سے پڑھنا اور اپنے قلوب کو منور رکھنے اور حق کے قافلوں میں شامل رہنے کے لئے علماء حق کی صحبت اختیار کرنا اور ہر حال میں حق والوں کے ساتھ ڈٹے رہنا۔

۹۔ محلوں کے اندر مسجدوں کے کردار کو فعال بنانا: عالمی کفریہ اداروں کی یہ کوشش ہے کہ مسلمانوں کی زندگی سے مسجد کے کردار کو ختم کر دیا جائے اس کے لئے علماء اور دین دار لوگوں کو مختلف طریقوں سے بدنام کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لہذا انکا توڑ کرنے کے لئے محلوں کے اندر مسجدوں کے کردار کو فعال بنایا جائے، ہر مسجد میں درس قرآن کا اہتمام کیا جائے۔

۱۰۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا کہ ہر اس چیز کی عملی تیاری جو حضرت مہدی کے دور میں کرنا ایمان کی علامت ہوگی۔ مثلاً خود کو گرمی سردی کا عادی بنانا، کئی کئی دن بھوک پیاس برداشت کرنا راتوں کو پہاڑوں پر چلنے اور گھمسان کی جنگوں کی تیاری کرنا، پہاڑوں کی زندگی سے طبیعت کو مانوس کرنا، اپنے اندر بھی اور اہل خانہ کو بھی اللہ کے راستے میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ابھی سے تیار کرتے رہنا۔ علامہ اقبال نے فرمایا:

چوں می گویم مسلمانم بلرز

کہ دائم مشکلات لا الہ را

ترجمہ: جب میں یہ کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں لا الہ کے تقاضے پورے کرنے میں بے شمار مشکلات ہیں۔

فتنہ و جال اور خواتین کی ذمہ داری

مسلمانوں کے گھر وہ اسلام کے قلعے ہیں جنہوں نے مشکل سے مشکل دور میں اسلامی تہذیب و تمدن اور ثقافت و اقدار کی حفاظت کی ہے۔ حتیٰ کہ ان قلعوں نے اس وقت بھی اسلام کی حفاظت کی جب مسلمان مردوں کی فوجیں ہر میدان سے پسپائی پے پسپائی اختیار کرتی چلی جا رہی تھیں۔

خلافتِ عثمانیہ ٹوٹنے (1923) کے بعد سے اب تک اگر تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ اسلامی معاشرتی نظام اور تہذیب و تمدن کی حفاظت ہمارے گھروں کے ذریعے ہی کی گئی ہے۔ اور مسلم معاشرے کو ابھی تک ٹوٹ پھوٹ سے بچایا ہوا ہے۔ کتنے ہی مسلم خطوں میں ایسا بھی ہوا کہ مسلمانوں کے پاس اس آخری قلعے کے علاوہ کچھ بھی نہ بچا حتیٰ کہ مسجدیں اور مدرسے بھی کافروں کے قبضے میں چلے گئے، لیکن ان قلعوں میں موجود اسلامی فوج نے ہمت نہیں ہاری اور اپنے محاذ پر ڈٹی رہی۔

اسلام کے ان قلعوں میں جو فوج ہے وہ مسلم خواتین کی فوج ہے، جس نے اسلام کے لئے وہ عظیم الشان کارنامے انجام دیئے ہیں، جس نے اسلام دشمنوں کی ہزار سالہ محنت کے آگے ابھی تک بند باندھا ہوا ہے۔ اس وقت جن حالات کا مسلمانوں کو سامنا ہے یہ تاریخ انسانیت کے سب سے بھیانک حالات ہیں۔ لہذا ان حالات میں مسلمان خواتین کی ذمہ داری بھی پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ایمان والی ماؤں بہنوں کو اس وقت پہلے سے زیادہ محنت، لگن، کڑھن، حوصلے اور جذبے سے اپنی ذمہ داری کو ادا کرنا ہوگا۔

دشمنان اسلام آپ کے مقابلے میں مسلسل اسی سال سے شکست کھاتے چلے آ رہے ہیں۔ لہذا ان شکستوں سے وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ اس فوج سے مقابلے کے ذریعے نہیں جیت سکتے۔ بلکہ اس فوج کو شکست دینے کے لئے دشمن نے اب یہ حکمت عملی اختیار کی ہے کہ مسلمانوں کے گھروں میں موجود اس اسلامی فوج کو اس کی ذمہ داریوں سے غافل کر دیا جائے۔ اس کے لئے وہ بہت سارے خوبصورت نعروں کے ساتھ ہمدرد دوست کی شکل میں آپ کے سامنے آ رہا ہے۔

لہذا میری ماؤں اور بہنو! وقت کی نزاکت اور دشمن کی مکاری و عیاری کو سمجھتے ہوئے آپ کو ان کا مقابلہ کرنا ہے اور کبھی بھی اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں ہونا ہے۔ مسلمان مردوں کی فوج، جو اپنی ذمہ داریوں سے جان چرا رہی ہے، ذہنی طور پر شکست و ریخت کا شکار ہے مایوسیوں کی کالی گھٹائیں انکے گرد گھیرے ڈالے ہوئے ہیں، آپ خواتین کو اللہ رب العزت نے یہ صلاحیت دی ہے کہ آپ پسپا ہوتی فوج کو آگے بڑھنے کے حوصلے عطا کر سکتی ہیں، شل بازوں میں بجلیاں بھر سکتی ہیں اور ڈرے اور سہمے ہوئے مردوں میں غیرت و حمیت بیدار کر کے ان کو انکی ذمہ داریاں نبھانے کے قابل بنا سکتی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات میں خود ایک تنظیم بنایا ہے۔ اسلئے فتنہ و جال

کے خلاف آپ بہت زیادہ کام کر سکتی ہیں۔

گھر کے اندر بچوں کو پکا اور کھرا مسلمان بنانا اور انکو ہر حال میں اسلامی روایات کا پاسبان بنانا خواتین کی ذمہ داری ہے۔ بچپن سے ہی بچے کے ذہن میں یہ بات بٹھادی جائے کہ اس کا ایمان دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔ لہذا ایمان کو بچانے کے لئے اگر ساری دنیا کو بھی قربان کرنا پڑے تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے دنیا قربان کر دے لیکن ایمان پر آنچ نہ آنے دے۔

عن عمران بن سلیم الکلاعی قَالَ مَا عَدْتُ امْرَأَةً فِي رِبْعَيْهَا بِأَفْضَلْ لَهَا مِنْ مِیْضَاةٍ وَتُعْلَنٍ وَنِیْلِ لِلْمُسْمَنَاتِ وَطُوبَى لِلْفُقَرَاءِ الْبُسُوْا نَسَائِكُمْ الْخِفَافِ الْمُنْعَلَةِ وَعَلِمُوهُنَّ الْمَشَى فِي بُيُوتِهِنَّ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُخَوِّجَنَّ إِلَى ذَٰلِكَ (کتاب النہی، ۲۵۱: ۲۵۲)

ترجمہ: حضرت عمران ابن سلیم کلاعی سے روایت ہے انھوں نے فرمایا عورت کا اپنے گھر میں دوڑنا (یا چکر لگانا) اسکے لئے افضل ہے، بلوٹے (یا کوئی بھی پاکی حاصل کرنے کے برتن) سے اور جوتوں سے۔ اور موٹی عورتوں کے لئے مصیبت ہے، اور خوشخبری غریب عورتوں کے لئے ہے۔ اپنی عورتوں کو سول والے جوتے پہناؤ اور انکو انکے گھروں کے اندر چلنا سکھلاؤ کیونکہ وہ وقت قریب ہے کہ ان عورتوں کو اس (چلنے) کی ضرورت پیش آجائے۔

اس روایت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسلمان عورتوں کو آرام پسند نہیں ہونا چاہئے بلکہ سخت سول والے جوتے پہنیں اور خود کو گھر کے اندر چلنے پھرنے کا عادی بنائے رکھیں تاکہ جسم ہلکا رہے۔ کیونکہ مسلمان عورتوں پر ایسے حالات آسکتے ہیں جب انکو اپنی عزت اور اپنا ایمان بچانے کے لئے پہاڑوں اور بیابانوں میں پیدل سفر کرنا پڑے۔ جیسا کہ افغانستان، عراق، فلسطین اور کشمیر وغیرہ میں ہوا۔ اس روایت پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ گزشتہ بحثوں میں جو آپ نے پڑھا اس پر خود بھی عمل کریں اور پورے گھر اور خاندان میں باقاعدہ ہم چلائیں اور اس عظیم فتنے کی ہولناکیوں سے سب کو آگاہ کریں۔

آپ کو عراق کی مجبور ماؤں کا واسطہ، فلسطین کی ان بہنوں کا واسطہ، جنکے ہاتھوں کی مہندی بھی ابھی نہیں سوکھی تھی کہ انکے سہاگ اجاڑ دئے گئے، کشمیر و افغانستان کی ان بیٹیوں کا واسطہ جو ہر پل اور ہر لمحہ خوف کے عالم میں گذارتی ہیں، ان معصوم بچوں کا واسطہ جو کھلے آسمان تلے ماں ماں پکارتے ہیں، لیکن انکی ماں کو اسلام کے دشمنوں نے چھین لیا ہے۔

آپ تو بہت رحم دل ہوتی ہیں، آپ کے اندر تو ایثار و قربانی کا جذبہ مردوں سے کہیں زیادہ ہوتا ہے، سو آپ کو عراق کی ماؤں بہنوں، فلسطین کے بچوں اور کشمیر و افغانستان کی مجبور بیٹیوں پر ترس آنا چاہئے۔ کہ برے حالات کا کیا پتہ کب کس پر آجائیں۔ اللہ تمام عالم اسلام کی ماؤں بہنوں کی حفاظت فرمائے۔

اسلام آپ سے آپ کی طاقت سے زیادہ قربانی نہیں مانگتا، لہذا جو آپ کی طاقت میں ہے وہ آپ کو ہر حال میں کرنا چاہئے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری دیانت داری کے ساتھ نبھانا چاہئے۔ ظاہر ہے ایمان جیسی عظیم دولت کو بغیر کسی قربانی دے تو نہیں بچایا جاسکتا۔ بلکہ اس کے لئے انھیں حالات کا سامنا کرنا پڑے گا جو پہلے والوں کو پیش آئے۔ سو یہ کام طبیعت پر گراں گذرے گا۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اس دور کی مشکلات کی طرح حق پر ڈٹ جانے والوں کے لئے آقائے مدنی ﷺ نے فضائل بھی اتنے ہی زیادہ بیان فرمائے ہیں۔ لہذا دلوں کو شہنشاہی کرنے کے لئے ہر اہل ایمان کو جہاد کے فضائل، مجاہد کیلئے انعامات اور شہید کے درجات والی آیات و احادیث کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ اس کے دل سے شیطان کے وسوسے دور ہو جائیں اور اللہ کے وعدوں پر یقین آجائے کہ دجال کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، حق والوں کو وہ حق سے نہیں ہٹا سکتا۔ باطل کتنا ہی جج درجج کر آجائے ہمیشہ باطل ہی رہے گا اور حق کتنا ہی بے سروسامان نظر آئے غالب حق ہی کو ہوتا ہے۔

جو کچھ بیان کیا گیا یہ ایک ”غریب“ کا دردِ دل ہے جو آپ کے سامنے نکال کر رکھ دیا گیا ہے، یہ وہ کڑھن ہے جو تمام ”غریب“ کا کل سرمایہ حیات ہے، یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ وہ آپس اور سسکیاں ہیں جنہوں نے ہنگامہ پسند نو جوانوں کو ”غریب“ بنا دیا۔ یہ وہ آنسو ہیں جو قلم کے راستے صرف اسلئے بہہ نکلے ہیں کہ شاید قوم کے سخت دلوں کو پگھلا سکیں۔ شاید یہ کک ہر دل میں اتر جائے۔ اور ہر مسلمان وقت کی نزاکت کو سمجھ کر بیدار ہو جائے، کہ اب بیدار ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والا بنائے اور سب کو دجال کے فتنہ عظیم سے محفوظ فرمائے اور ہم سب کو حق کے ساتھ چمٹے رہنے کی توفیق فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

حوالہ جات ماخذ و مصادر

- ۱۔ نام کتاب..... تفسیر قرطبی
مؤلف..... محمد ابن احمد ابن ابی بکر ابن فرح قرطبی ابو عبد اللہ
وفات..... ۶۷۱ھ ناشر..... دار الشعب قاہرہ
- ۲۔ نام کتاب..... الآحاد والثنائی
مؤلف..... احمد بن عمرو بن شحاک ابو بکر الشیبانی
وفات..... ۲۸۷ھ
- پیدائش..... ۲۰۶ھ
ناشر..... دار الرایہ ریاض
- ۳۔ نام کتاب..... التاریخ الکبیر
مؤلف..... محمد بن اسماعیل بن ابراہیم ابو عبد اللہ البخاری البخاری
پیدائش..... ۱۹۴ھ وفات..... ۲۵۶ھ
- ناشر..... دار الفکر بیروت
- ۴۔ نام کتاب..... الجامع
مؤلف..... معمر ابن راشد الازدی
ناشر..... المکتب الاسلامی بیروت
- وفات..... ۱۵۱ھ
- محقق..... حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی
- ۵۔ نام کتاب..... الہدویہ الیہ الرقائق
مؤلف..... عبد اللہ بن مبارک بن واضح المرزوی ابو عبد اللہ
پیدائش..... ۱۱۸ھ وفات..... ۱۸۱ھ
- ناشر..... دار الکتب العلمیہ بیروت
- محقق..... حبیب الرحمن اعظمی
- ۶۔ نام کتاب..... السنن الکبریٰ
مؤلف..... احمد بن شعیب ابو عبد الرحمن النسائی

پیدائش..... ۲۱۵ھ وفات..... ۳۰۳ھ

ناشر..... دارالکتب العلمیہ بیروت

محقق..... د. عبدالغفار سلیمان البیداری، سید کروی حسن

۷- نام کتاب..... السنن الواردة فی الفتن وغواکبها ولسانہا وشرائطها

مؤلف..... ابو عمر عثمان ابن سعید المقرئ الذاتی

پیدائش..... ۳۷۱ھ وفات..... ۴۴۳ھ

ناشر..... دارالعاصمہ ریاض

محقق..... د. ضاء اللہ بن محمد ادریس المبارکفوری

۸- نام کتاب..... المستدرک علیٰ المحسن

مؤلف..... محمد بن عبداللہ ابو عبداللہ حاکم النیسابوری

پیدائش..... ۳۲۱ھ وفات..... ۴۰۵ھ

ناشر..... دارالکتب العلمیہ بیروت

۹- نام کتاب..... المجم الاوسط

مؤلف..... ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی

پیدائش..... ۲۶۰ھ وفات..... ۳۶۰ھ

ناشر..... دارالاحمدین قاہرہ

۱۰- نام کتاب..... المعجم الکبیر

مؤلف..... ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی

پیدائش..... ۲۶۰ھ وفات..... ۳۶۰ھ

ناشر..... مکتبۃ العلوم والاحکام موصل

۱۱- نام کتاب..... سنن ابوداؤد

مؤلف..... سلیمان ابن الاشعث ابوداؤد السجستانی الازدی

پیدائش..... ۲۰۲ھ وفات..... ۲۷۵ھ

ناشر..... دارالفکر بیروت

۱۲- نام کتاب..... سنن ابن ماجہ

مؤلف..... محمد بن یزید ابو عبداللہ القزوینی

پیدائش..... ۲۰۷ھ وفات..... ۲۷۵ھ

ناشر..... دارالفکر بیروت

- ۱۳۔ نام کتاب..... سنن المصنفی الکبریٰ
مؤلف..... احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ ابوبکر البیہقی
پیدائش..... ۳۸۴ھ وفات..... ۴۵۸ھ
- ناشر..... مکتبہ دارالہدایہ مکہ مکرمہ
۱۴۔ نام کتاب..... الجامع الصحیح سنن الترمذی
مؤلف..... محمد بن علی ابویوسف الترمذی السمرقندی
پیدائش..... ۲۰۹ھ وفات..... ۲۷۹ھ
- ناشر..... دار احیاء التراث العربی بیروت
۱۵۔ نام کتاب..... المجتبیٰ من السنن
مؤلف..... احمد بن شعیب ابوعبد الرحمن النسائی
پیدائش..... ۲۱۵ھ وفات..... ۳۰۳ھ
- ناشر..... مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب
۱۶۔ نام کتاب..... الفتن للنعیم ابن حماد
مؤلف..... نعیم ابن حماد المروزی ابوعبد اللہ
وفات..... ۲۸۸ھ ناشر..... مکتبہ التوحید قاہرہ
- محقق..... سیر امین الزہیری
۱۷۔ نام کتاب..... شعب الایمان
مؤلف..... ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی
پیدائش..... ۳۸۴ھ وفات..... ۴۵۸ھ
- ناشر..... دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۸۔ نام کتاب..... صحیح ابن حبان بترتیب ابن ہلبان
مؤلف..... محمد ابن حبان ابن احمد ابوحاتم النیسابوری
وفات..... ۳۵۴ھ ناشر..... مؤسسۃ الرسالہ بیروت
- ۱۹۔ نام کتاب..... صحیح ابن خزمیہ
مؤلف..... محمد ابن اسحاق بن خزمیہ ابوبکر السلمی النیسابوری
پیدائش..... ۲۲۳ھ وفات..... ۳۱۱ھ
- ناشر..... مکتب الاسلامی بیروت
اسم المحقق..... د. محمد مصطفیٰ اعظمی

- ۲۰۔ نام کتاب..... الجامع الصحیح المختصر
مؤلف..... محمد ابن اسلمیل ابو عبد اللہ البخاری الحنفی
پیدائش..... ۱۹۳ھ وفات..... ۲۵۶ھ
ناشر..... دار ابن کثیر بیامہ بیروت
۲۱۔ نام کتاب..... صحیح مسلم
مؤلف..... مسلم ابن الحجاج ابو الحسین القشیری النیسابوری
پیدائش..... ۲۰۶ھ وفات..... ۲۶۱ھ
ناشر..... دار احیاء التراث العربی
محقق..... محمد فؤاد عبد الباقی
۲۲۔ نام کتاب..... فتح الباری شرح صحیح البخاری
مؤلف..... احمد ابن علی ابن حجر ابو الفضل عسقلانی الشافعی
پیدائش..... ۷۷۳ھ وفات..... ۸۵۲ھ
ناشر..... دار المعرفہ بیروت
محقق..... محمد فؤاد عبد الباقی۔ محبت الدین الخطیب
۲۳۔ نام کتاب..... کتاب الزہد الکبیر
مؤلف..... ابو بکر احمد ابن الحسین ابن علی بن عبد اللہ ابن موسیٰ البیہقی
پیدائش..... ۳۸۴ھ وفات..... ۴۵۸ھ
ناشر..... مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت
محقق..... الشیخ عامر احمد حیدر
۲۴۔ نام کتاب..... الزہد
مؤلف..... احمد ابن عمرو ابن ابی عاصم الشیبانی ابو بکر
وفات..... ۲۸۷ھ ناشر..... دار الریان للتراث قاہرہ
محقق..... عبد العلی عبد اللہ الحمید حامد
۲۵۔ نام کتاب..... کتاب السنن
مؤلف..... ابو عثمان سعید ابن منصور الخراسانی
وفات..... ۲۴۷ھ ناشر..... دار السنن ہندستان
محقق..... حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی
۲۶۔ نام کتاب..... کشف الخفاء وحریل الالباس

مؤلف..... اسماعیل ابن محمد العجلونی الجرجانی وفات..... ۱۱۶۲ھ

ناشر..... مؤسسة الرساله بیروت

۲۷- نام کتاب..... مجمع الزوائد و معیج الفوائد

مؤلف..... علی بن ابی بکر الهیثمی

ناشر..... دار الکتاب العربی قاہرہ وفات..... ۸۰۷ھ

۲۸- نام کتاب..... مستدلی علی

مؤلف..... احمد بن علی الهیثمی ابو یعلی الموصلی التمیمی

پیدائش..... ۲۱۰ھ وفات..... ۳۰۷ھ

ناشر..... دار المامون للتراث دمشق

۲۹- نام کتاب..... مسند الامام احمد ابن حنبل

مؤلف..... احمد ابن حنبل ابو عبد اللہ شیبانی

پیدائش..... ۱۶۳ھ وفات..... ۲۴۱ھ

ناشر..... مؤسسة قرطبه مصر

۳۰- نام کتاب..... مسند اسحاق ابن راہویہ

مؤلف..... اسحاق ابن ابراہیم ابن مخلد ابن راہویہ الحنفی

پیدائش..... ۱۶۱ھ وفات..... ۲۳۸ھ

ناشر..... مکتبۃ الایمان مدینہ منورہ

۳۱- نام کتاب..... البحر الزخار

مؤلف..... ابو بکر احمد ابن عمرو ابن عبد الحلق المیزان

پیدائش..... ۲۱۵ھ وفات..... ۲۹۲ھ

ناشر..... مؤسسة علوم القرآن بیروت - مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ

محقق..... محفوظ الرحمن زین اللہ

۳۲- نام کتاب..... بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث

مؤلف..... الحارث ابن ابی اسامہ - الحافظ نور الدین الہیثمی

پیدائش..... ۱۸۶ھ وفات..... ۲۸۲ھ

ناشر..... مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ مدینہ منورہ

۳۳- نام کتاب..... مسند الشافعیین

مؤلف..... سلیمان ابن احمد ابن ایوب ابو القاسم الطبرانی

پیدائش..... ۲۶۰ھ وفات..... ۳۶۰ھ

ناشر..... مؤسسة الرسالة

محقق..... حمدي بن عبد المجيد السلفي

۳۳- نام کتاب..... الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار

مؤلف..... ابو بکر عبد اللہ ابن محمد ابن ابی شیبہ الکوفی

پیدائش..... ۱۵۹ھ وفات..... ۲۳۵ھ

ناشر..... مکتبہ الرشید ریاض

۳۵- نام کتاب..... المصنف

مؤلف..... ابو بکر عبد الرزاق ابن ہمام الصنعانی

پیدائش..... ۱۲۶ھ وفات..... ۲۱۱ھ

ناشر..... المکتب الاسلامی بیروت

محقق..... حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

۳۶- نام کتاب..... المختصر من المختصر من مشکل الآثار

مؤلف..... یوسف بن موی الحظمی ابو الحسن ناشر..... عالم الکتب بیروت

۳۷- نام کتاب..... موارد الظمان الی زوائد ابن حبان

مؤلف..... علی بن ابی بکر الشعمی ابو الحسن

پیدائش..... ۷۳۵ھ وفات..... ۸۰۷ھ

ناشر..... دار الکتب العلمیہ بیروت

محقق..... محمد عبد الرزاق حمزہ

۳۸- نام کتاب..... میزان الاعتدال فی نقد الرجال

مؤلف..... شمس الدین محمد بن احمد الذہبی

وفات..... ۷۴۸ھ ناشر..... دار الکتب العلمیہ بیروت

محقق..... الشیخ علی محمد معوض والشیخ عادل احمد عبد الموجود

۳۹- نام کتاب..... عون المعبود شرح ابوداؤد

مؤلف..... محمد شمس الحق عظیم آبادی ابو الطیب

ناشر..... دار الکتب العلمیہ

۴۰- نام کتاب..... شرح النووی علی صحیح مسلم

مؤلف..... ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری النووی

ولادت..... ۶۳۱ھ وفات..... ۶۷۶ھ

ناشر..... دار احیاء التراث العربی بیروت

۳۱۔ نام کتاب..... معجم البلدان

مؤلف..... یاقوت ابن عبد اللہ الحموی ابو عبد اللہ

وفات..... ۶۲۶ھ ناشر..... دار الفکر بیروت

۳۲۔ نام کتاب..... معجم ما سنجم

مؤلف..... عبد اللہ ابن عبد العزیز الہکری الاندلسی ابو سعید

وفات..... ۴۸۷ھ ناشر..... عالم الکتب بیروت

محقق..... مصطفی السقا

۳۳۔ نام کتاب..... تاریخ بغداد

مؤلف..... احمد بن علی ابو بکر الخطیب بغدادی

پیدائش..... ۳۹۳ھ وفات..... ۴۶۳ھ

ناشر..... دار الکتب العلمیہ بیروت

۳۴۔ نام کتاب..... تاریخ الطبری

مؤلف..... محمد بن جریر الطبری ابو جعفر

پیدائش..... ۲۲۲ھ وفات..... ۳۱۰ھ

ناشر..... دار الکتب العلمیہ بیروت

۳۵۔ نام کتاب..... الجامع لمصر بن راشد

مؤلف..... معمر ابن راشد

وفات..... ۱۵۱ھ ناشر..... المکتب الاسلامی بیروت

محقق..... حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

۳۶۔ نام کتاب..... عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں

مؤلف..... حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ

ناشر..... الفیصل پرنٹرز کراچی پاکستان

۳۷۔ نام کتاب..... علامات قیامت اور نزول

مؤلف..... حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

ترتیب..... حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب

ناشر..... مکتبہ دارالعلوم کراچی

۴۸۔ نام کتاب..... شرح مشکوٰۃ مظهر حق جدید

از افادات..... علامہ نواب محمد قطب الدین خان و ہلوی

ترتیب..... مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری (فاضل دیوبند)

ناشر..... دارالاشاعت کراچی

۴۹۔ نام کتاب..... انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا

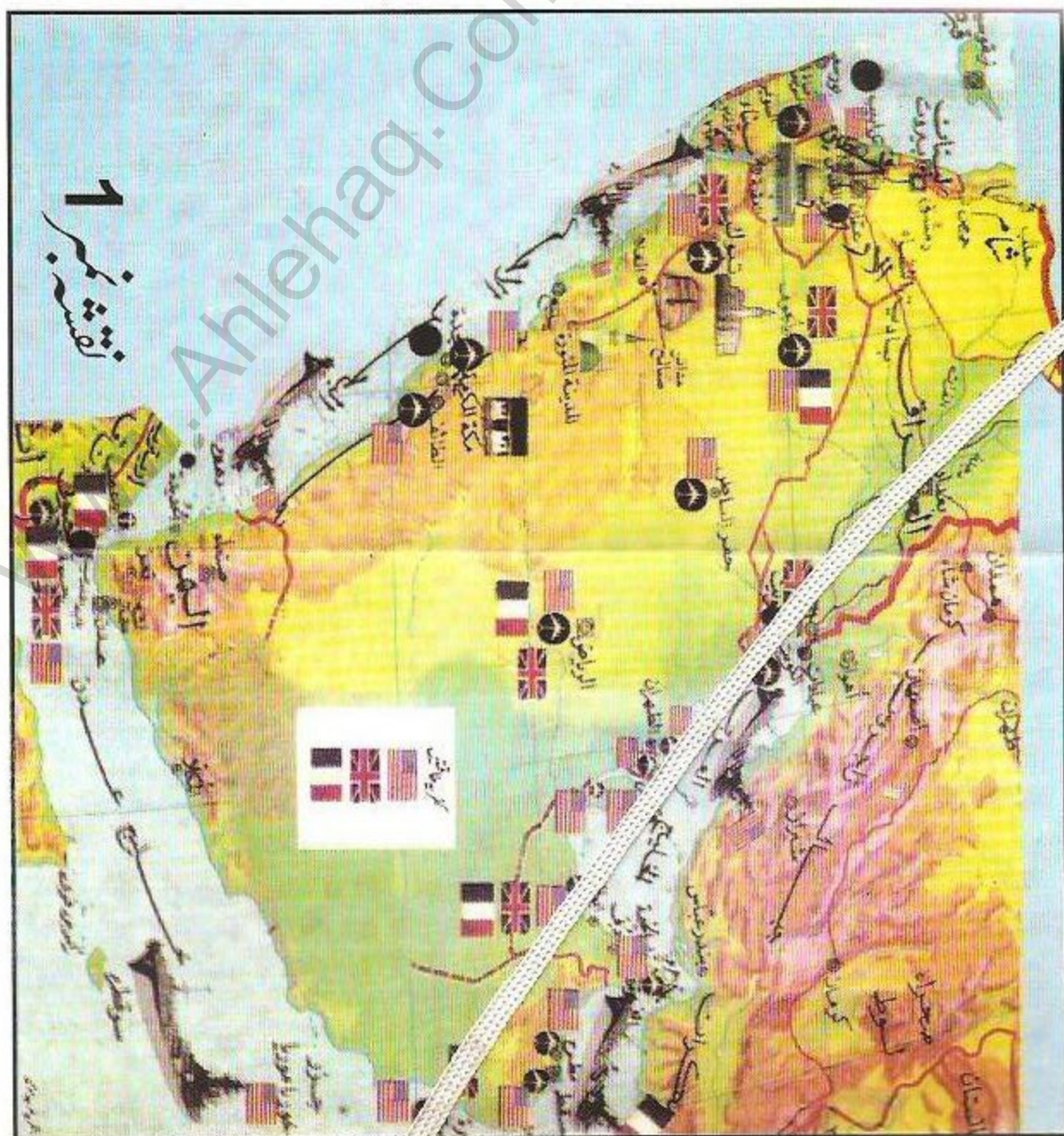
۵۰۔ نام کتاب..... انسائیکلو پیڈیا آف انکارٹا

۵۱۔ نام کتاب..... خوفناک جدید صلیبی جنگیں

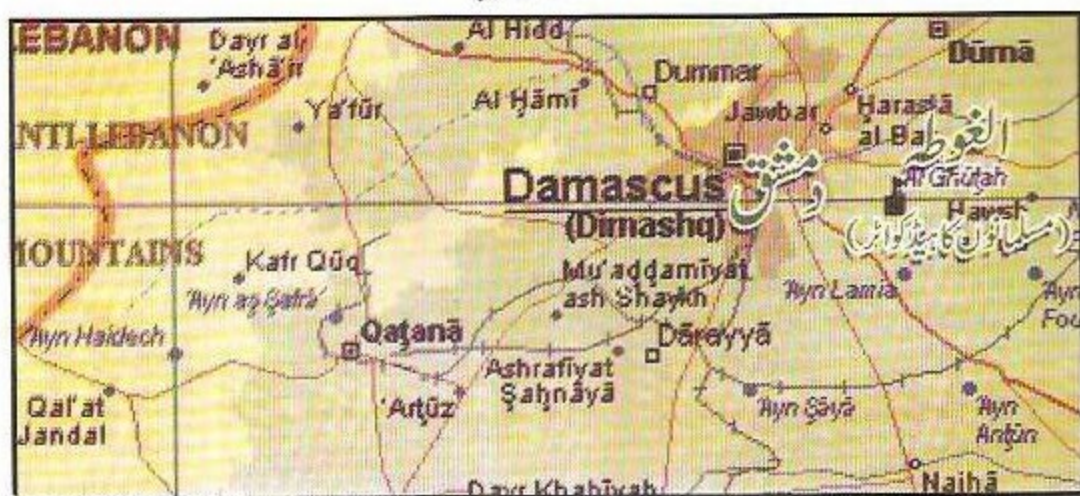
۵۲۔ نام کتاب..... یوم الغضب

مؤلف..... ڈاکٹر سفر الحوائی

۵۳۔ نام کتاب..... مثلث برمودا



نقشه نمبر 3



کیا آپ جانتے ہیں؟

- ❑ آخری جنگ عظیم کب ہونے والی ہے؟
- ❑ یہودی انسانیت کو تباہی کی طرف کیسے دھکیل رہے ہیں؟
- ❑ آپ کے سروں پر خطرات کے خطرناک بادل منڈلا رہے ہیں؟
- ❑ کیا دجال آنے والا ہے؟
- ❑ یہودی دجال کے لئے اتنے بے چین کیوں ہیں؟
- ❑ کیا عالمی ادارے اور ملٹی نیشنل کمپنیاں دجال کے لئے راہ ہموار کر رہی ہیں؟
- ❑ دنیا میں جاری کفر و اسلام کی جنگیں کیا رخ اختیار کریں گی؟
- ❑ فتنہ دجال سے آپ اپنے ایمان کو کیسے بچائیں گے؟
- ❑ یہ اور اس طرح کے دیگر سوالات کے جوابات جاننے کے لئے مطالعہ کیجئے



تیسری جنگ عظیم دجال

جس میں احادیث کی روشنی میں موجودہ حالات کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

ناشر

الغازی ویلفیئر ٹرسٹ